یکے از مطبوعات مجلسِ ترقّیٔ ادب لاہور

سیاسی وثیقہ جات

از عہدِ نبوی تا بہ خلافتِ راشدہ

مرتبہ

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

مترجمہ

مولانا ابویحییٰ امام خاں نوشہروی

مجلسِ ترقّیٔ ادب ۲- نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور

Marfat.com

یکے از مطبوعات مجلسِ ترقّی ادب لاہور

سیاسی وثیقہ جات

از عہدِ نبوی تا بہ خلافتِ راشدہ

مرتبہ

ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی

مترجمہ

مولانا ابو یحیی امام خاں نوشہروی

مجلسِ ترقّی ادب ۲- نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور

UNION
BOOK SHOP
183-Anarkali, Lahore

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ

135121

ناشر

کریم احمد خاں معتمد مجلس ترقیٔ ادب، لاہور

مطبع

زرین آرٹ پریس - ٦١، ریلوے روڈ، لاہور

فون نمبر: ٦٦٢٧٣ء

زیر اہتمام

مینیجر محمد ذوالفقار خاں

به اجازت و بتشکر ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدرآبادی، پیرس (فرانس)

With thanks to and kind permission of
Dr. M. Hamidullah, Paris, (France).

طبع اول

١٩٦٠ء

نمبر ۱ فہرست مولف

صفحہ

مقدمہ ... ۱

قسم اول بعہد نبوی صلعم

مہاجرین و انصار و یہود مدینہ (نمبر ۱) ... ۱۹
بہ اہل مکہ و قریش (نمبر ۲ تا ۱۴) ... ۲۵
بہ یہود (نمبر ۱۵ تا ۲۰) ... ۳۸

بہ سلطنت روم (بزنطیہ) و باجگذاران روم

بہ دولت حبشہ (نمبر ۲۱ تا ۲۵) ... ۴۶
بہ حکومت شام و قیصر روم (نمبر ۲۶ تا ۳۴) ... ۵۱
بہ حکومت معان (نمبر ۳۵ تا ۳۶) ... ۶۳
بہ حکومت غسّان (نمبر ۳۷ تا ۴۰) ... ۶۳

بنام طرفداران سلطنت روم

از قبیلہ لخم و داریّین و بَلّی وغیرہ (نمبر ۴۱ تا ۴۸) ... ۶۵
بنام مقوقس (گورنر مصر از سلطنت روم) (نمبر ۴۹ تا ۵۲) ... ۷۱

بہ حکومت فارس و اعیان و انصار فارس

بنام شہ فارس کسریٰ و روسائے او (نمبر ۵۳ تا ۵۵) ... ۷۴
بنام عمال بحرین (نمبر ۵۶ تا ۶۷) ... ۷۶

Marfat.com

پھر عرب و حجاز

بنام عمال یمامہ (نمبر ۶۸ تا ۷۵) ... ۸۲
بنام روسائے عمانؓ (نمبر ۷۶ تا ۷۸) ... ۸۷
بنام روسائے نجران (بالحارث و ھند) (نمبر ۷۹ تا ۹۲) ... ۸۹
بہ نصاریٰ نجران و مدائی (نمبر ۹۳ تا ۱۰۴) ... ۹۶
بہ روسائے یمن و حضر موت (نمبر ۱۰۵ تا ۱۳۸) ... ۱۲۳
بہ روسائے قبیلہ وائل و تمیم (نمبر ۱۳۹ تا ۱۵۰) ... ۱۴۶

بہ قبائل عرب

روسائے قبیلہ جُہینہ (نمبر ۱۵۱ تا ۱۵۸) ... ۱۴۹
روسائے قبیلہ ضمرہ و دیگران (نمبر ۱۵۹ تا ۱۶۱) ... ۱۵۳
روسائے قبیلہ اشجع و مزینہ (نمبر ۱۶۲ تا ۱۶۴) ... ۱۵۵
روسائے قبیلہ اسلم (نمبر ۱۶۵ تا ۱۷۱) ... ۱۵۶
روسائے قبیلہ خُزاعہ و جُذام و قُضاعہ وغیرہ (نمبر ۱۷۲ تا ۱۸۰) ۱۶۲
اہل طائف (نمبر ۱۸۱ تا ۱۸۴) ... ۱۶۷
اہل جُرش (نمبر ۱۸۵ تا ۱۸۹) ... ۱۷۴
اہل دومۃ الجندل و کلب (نمبر ۱۹۰ تا ۱۹۲) ... ۱۷۴
قبیلہ طیؓ (نمبر ۱۹۳ تا ۲۰۱) ... ۱۷۷
قبیلہ اَسَد (نمبر ۲۰۲ تا ۲۰۴) ... ۱۸۱
مدعی نبوت مُسلیمہ کذّاب (نمبر ۲۰۵ تا ۲۰۶) ... ۱۸۳
قبیلہ اَسَد (نمبر ۲۰۷ تا ۲۲۵) ... ۱۸۳
متفرق قبائل (نمبر ۲۲۶ تا ۲۳۶) ... ۱۹۱

متعلقه به ارتداد عرب (نمبر ۲۴۷ تا ۲۸۷ الف) ... ۱۹۸

خطبه حجةالوداع (نمبر ۲۸۷ ب) ... ۲۲۰

قسم دوم به زمانه هائے خلافت راشده

بعهد خلافت حضرت ابوبکر (نمبر ۲۸۸ تا ۳۰۲) ... ۲۲۹

بعهد خلافت حضرت عمر (نمبر ۳۰۳ تا ۳۶۹) ... ۲۴۳

مراسلات سپه سالاران خلفائے راشدین

از سعد بن ابی وقاص به ایران و عراق (نمبر ۳۰۳ تا ۳۴۲) ... ۲۴۹

از ابو موسیٰ اشعری وغیره (نمبر ۳۲۶ تا ۳۳۰) ... ۲۵۸

از سعد ایضاً به روسائے ایران (نمبر ۳۳۱ تا ۳۴۴) ... ۲۶۰

به روسائے افغانستان

بنام بادشاه هرات و بوشنج و باد غیس (نمبر ۳۴۳) ... ۲۸۱

پهر تذکره ایرانیان (نمبر ۳۴۴ تا ۳۴۵) ... ۲۸۲

به اهل آرمینیا (نمبر ۳۴۶ تا ۳۵۱) ... ۲۸۹

به اهل شام و فلسطین (نمبر ۳۵۲ تا ۳۶۱) ... ۲۹۰

معاهدات عمرو بن العاص به اهل مصر (نمبر ۳۶۲ تا ۳۶۷) ... ۳۱۱

به اهل مغرب ونوبه (نمبر ۳۶۸ تا ۳۶۹) ... ۳۱۶

بعهد حضرت عثمان (نمبر ۳۷۰) ... ۳۲۳

بعهد حضرت علی (نمبر ۳۷۱) ... ۳۲۴

ضمیمه

منسوب به آنحضرت صلعم درباره
یهود و نصاریٰ و مجوس ... ۳۳۱

Marfat.com

تعزیت نامہ

بر وفات فرزند معاذ بن جبل بنام معاذ ... ۳۴۴

نمبر ۲ محررین وثائق نبوی

۱- حضرت ابی بن کعب نمبر ۶۳ ۶۴ ۷۶ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۴ ۱۶۳ ۱۷۳ ۲۰۶ ۲۴۴

۲- حضرت ارقم ابن ارقم مخزومی نمبر ۸۳ ۸۸ ۱۷۶ ۲۱۲

۳- حضرت ثابت ۱- ابن شمّاس نمبر ۷۸ ۱۶۸ ۱۹۲

۴- حضرت جریر بن عبداللہ نمبر ۱۸۶

۵- حضرت جُہیم ابن الصلت نمبر ۸۲، ۸۶

۶- حضرت خالد بن سعید بن العاص نمبر ۱۹ ۲۰ ۱۱۶ ۲۰۲ ۲۱۴ ۲۲۳ ۲۳۱

۷- حضرت زبیر بن العوام نمبر ۱۹۳

۸- حضرت سعد بن عُبادہ نمبر ۷۸

۹- حضرت شرحبیل ابن حسنہ نمبر ۴۳

۱۰- حضرت عبداللہ ابن ابوبکر نمبر ۹۴

۱۱- حضرت عبداللہ ابن زید نمبر ۴۱

۱۲- حضرت عثمان بن عفان نمبر ۱۸ ۱۸۹

۱۳- حضرت علاء ابن حضرمی نمبر ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۹۶

۱۴- حضرت علاء ابن عقبہ نمبر ۱۵۴ ۱۵۵ ۲۱۱

۱- بعض اوقات باپ کا نام حذف ہو جاتا ہے یہ ثابت بن قیس بن شماّس ہیں (مترجم)

Marfat.com

۱۵- حضرت علی ابن ابی طالب نمبر ۵ ۱۱ ۳۳ ۳۴ ۴۴
۴۵ ۸۵ ۱۱۱ ۱۲۱ ۱۶۲
۱۶۷ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۶

۱۶- حضرت قیس بن شمّاس نمبر ۱۵۷

۱۷- حضرت محمد بن مسلمه نمبر ۱۳۷

۱۸- حضرت معاویه ابن ابی سفیان نمبر ۸۹ ۹۶ ۹۷ ۱۶۴ ۱۸۵
۲۱۵ ۲۲۲

۱۹- حضرت معیقیب نمبر ۱۰۰

۲۰- حضرت مغیره ابن شعبه نمبر ۸۱ ۸۳ ۸۶ ۹۵ ۱۵۳
۱۵۴ ۱۹۵

نمبر ۳ گواہان وثائق نبوی

۱- حضرت محمد رسول الله علیه السلام نمبر ۹۶/۹۷

۲- ابوبکر صدیق نمبر ۱۱ ۴۵ ۹۷ ۲۲۲

۳- ابو حذیفه نمبر ۹۶/۹۷

۴- ابوالدرداء نمبر ۹۶/۹۷

۵- ابو ذر غفاری نمبر ۳۴ ۹۶/۹۷

۶- ابو سفیان بن حرب نمبر ۴۸ ۹۴

۷- ابو عُبیدة الجراح نمبر ۱۲۴ ۱۶۸

۸- ابوالغالیه نمبر ۹۶/۹۷

۹- ابوهریره نمبر ۹۶/۹۷

Marfat.com

۱۰- اسامہ ابن زید	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۱۱- اقرع ابن حابس	نمبر	۹۴
۱۲- ثمامہ ابن قیس	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۱۳- جریر بن عبداللہ	نمبر	۱۸۶
۱۴- جعفر بن ابی طالب	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۱۵- حاطب بن بلتعہ	نمبر	۲۰۷
۱۶- حذیفہ بن الیمان	نمبر	۱۲۴
۱۷- حرقوص بن زُہیر	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۱۸- حسان بن ثابت	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۱۹- خزیمہ ابن ثابت	نمبر	۴۳
۲۰- خوات بن جبیر	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۲۱- دحیہ ابن خلیفہ کلبی	نمبر	۱۹۲
۲۲- زبیر بن العوام	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۲۳- زید بن ارقم	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۲۴- زید بن ثابت	نمبر	۹۶ ، ۹۷
۲۵- سعد بن ابی وقاص	نمبر	۱۱
۲۶- سعد بن عبادہ	نمبر	۷۸ ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۱۹۴
۲۷- سعد بن معاذ	نمبر	۹۶ ، ۹۷

Marfat.com

۲۸- سلمان فارسی	نمبر	۳۴			
۲۹- شرجیل بن حَسنہ	نمبر	۴۳			
۳۰- طلحہ ابن عُبید اللہ	نمبر	۹۶ / ۹۷			
۳۱- عباس بن عبدالمطلب	نمبر	۱۹	۴۳	۴۸	۹۶ / ۹۷
۳۲- عبداللہ بن ابی رافع	نمبر	۱۰۵			
۳۳- عبداللہ بن آنیس	نمبر	۱۹۲			
۳۴- عبداللہ بن خذاف	نمبر	۹۶ / ۹۷			
۳۵- عبداللہ بن زید	نمبر	۹۶ / ۹۷			
۳۶- عبداللہ بن سہیل	نمبر	۱۱			
۳۷- عبداللہ بن عمرو بن العاص	نمبر	۹۶ / ۹۷			
۳۸- عبداللہ بن مسعود	نمبر	۹۶ / ۹۷			
۳۹- عبدالرحمن بن عوف	نمبر	۱۱			
۴۰- عثمان بن عفان	نمبر	۴۵	۴۸	۹۶ / ۹۷	۱۰۰
		۱۰۳	۲۲۲		
۴۱- علاء بن حضرمی	نمبر	۱۹۶			
۴۲- علاء بن عقبہ	نمبر	۲۱۰			
۴۳- علی بن ابی طالب	نمبر	۴۸	۹۶ / ۹۷	۱۷۹	۲۰۷
				۲۲۲	
۴۴- عماریاسر	نمبر	۳۴			
۴۵- حضرت عمر بن الخطاب	نمبر	۱۱	۴۵	۹۶ / ۹۷	۱۶۸
۴۶- غیلان بن عمرو	نمبر	۹۴			

Marfat.com

۴۷- فضل بن عباس	نمبر	۹۶ / ۹۷
۴۸- کعب بن مالک	نمبر	۹۶ / ۹۷
۴۹- مالک بن عوف	نمبر	۹۳
۵۰- محمد بن مسلمہ	نمبر	۷۸ ۱۷۹
۵۱- محمود بن مسلمہ	نمبر	۱۱
۵۲- مصعب بن جبیر	نمبر	۹۶ / ۹۷
۵۳- معیقیب	نمبر	۱۰۰
۵۴- مغیرہ بن شعبہ	نمبر	۹۳ ۱۰۲
۵۵- ہاشم بن عقبہ	نمبر	۹۶ / ۱-۹۷

نمبر ۴ گواہان قرارداد صفین (در نمبر ۳۷۲)

(از طرف داران علی)

۱- ابو بشر بن عمر بن انصاری
۲- ابو سعید بن ربیعہ انصاری
۳- اشتر بن حارث
۴- اشعث بن قیس کندی
۵- حارث بن مالک
۶- حجر بن کندی
۷- حجر بن یزید
۸- حسن ابن علی
۹- حسین بن علی
۱۰- حصین بن حارث ابن عبدالمطلب
۱۱- رافع بن خدیج انصاری
۱۲- ربیعہ بن شرحبیل

۱- مترجم وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ (اپنے لشکروں کی تعداد تمہارے رب کو معلوم ہے اور کسی کو نہیں)

Marfat.com

۱۳- سعید بن قیس
۱۴- سہل بن حنیف
۱۵- عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب
۱۶- عبداللہ بن خباب بن ارت
۱۷- عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب
۱۸- عوف بن حارث بن عبدالمطلب
۱۹- عقبہ بن عامر الجُہنی
۲۰- عمرو بن الحمق الخزاعی
۲۱- عُلیّہ بن حجّیہ
۲۲- طفیل بن حارث بن عبدالمطلب
۲۳- نعمان بن عجلان انصاری
۲۴- مالک بن عوف ابن کعب ہمدانی
۲۵- یزید بن عبداللہ اسلمی
۲۶- یزید بن حجّیہ تکری

و از طرف داران معاویہ (ایضاً در نمبر ۴۷)

۱- ابوالاعورا سلمی
۲- بسر بن یزید الحمیری
۳- بشر بن ارطاۃ قرشی
۴- ثمامہ بن حوشب
۵- حبیب بن مسلمہ فہری
۶- حمزہ بن مالک
۷- سبیع بن یزید الحضرمی
۸- صباح بن جلہمہ حمیری
۹- عبداللہ بن خالد بن ولید
۱۰- عبداللہ بن عمرو بن العاص
۱۱- عبداللہ بن عمرو القرشی
۱۲- عبدالرحمٰن بن ذوالکلاع
۱۳- عتبہ بن ابو سفیان
۱۴- علقمہ بن حکم
۱۵- علقمہ بن یزید الحضرمی
۱۶- عمار بن احوص الکلبی
۱۷- محمد بن ابو سفیان
۱۸- محمد ابن عمرو بن العاص
۱۹- مخارق بن الحارث (الزبیدی)
۲۰- مسروق بن جبلہ العکی
۲۱- مسعدہ بن عمرو التیمی
۲۲- مسلم بن عمرو السکسکی
۲۳- معاویہ ابن خدیج کندی
۲۴- یزید ابن ابجر عبسی

Marfat.com

نمبر ۵ از خالد بن ولید

فرامین

بنام مجاعه ابن مراره نمبر ۱۷

بنام هرمز ایران نمبر ۲۸۹

بنام باشندگان حیره نمبر ۲۹۰، ۲۹۱

بنام باشندگان بانقیا و بار و سما و آلیس نمبر ۲۹۲

بنام اهل بانقیا و بسما نمبر ۲۹۳

بنام رؤسائے فارس و شهر یار مدائن نمبر ۲۹۴

بنام رستم و مهران و سپه سالاران فارس نمبر ۲۹۵

بنام باشندگان عین التمر (ایران) نمبر ۲۹۶

بنام اهل آلیس نمبر ۲۹۷

بنام بلاد عانات نمبر ۲۹۸

بنام اهل نقیب و کوائل نمبر ۲۹۹

نمبر ۶ معاهدات

به اهل قرقیسا نمبر ۳۰۰

اهل بهقباز نمبر ۳۰۱

اهل دمشق و شام نمبر ۳۰۲

نمبر ۷ اعطائے جاگیر از رسول اللہ

۱- بلال بن حارث مزنی (مقام قبلیه کی کان) نمبر ۱۶۳

۲- ثور بن عروه القشیری (از هوازن)

(موضع جام - و مَدّ درواذی عتیق) نمبر ۲۲۷

Marfat.com

۳- قبلیه داری
(موضع بیت عینون و جبرون و مرطوم اور بیت ابراهیم) نمبر ۴۳

۴- جمیل بن رزام (موضع رمدا) نمبر ۲۳۰

۵- زبیر بن العوام (موضع مورع اور موقت کی درمیانی اراضی) نمبر ۲۲۹

۶- بنی زیاد از قبیله حارث (موضع جما اور اذنیه) نمبر ۸۵

۷- زیدن الخیل (موضع فیَد) نمبر ۲۰۲

۸- سعید بن سفیان الرعلی (سَواریه کے باغات) نمبر ۲۳۱

۹- سمعان بن عمرو ابن حجر (موضع رسین و درکا) نمبر ۲۳۸

۱۰- شیب بن فره (از شرکائے وفد عبدالقیس) ؟ نمبر ۷۳

۱۱- صہار بن عباس (,,) ؟ نمبر ۷۴

۱۲- عوسجه بن حرملۂ جُہنیؓ ؟ نمبر ۱۵۴

۱۳- مجاعه بن مراره بن سلُمٰی (موضع غوره و غرابه و حبُل) نمبر ۶۹

۱۴- مشمرج بن خالد سعدی (بادیه کا کنٔوان) نمبر ۷۵

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ از مترجم

جدید طریق تالیف و تصنیف نے تحقیق کی نئی نئی راہیں کھول دیں جن میں ایک صنف مقالہ نگاری ہے جو تعلیم کی آخری حد ہے ۔ اور اس کے سوا علمی مجالس میں بھی یہ طرز عام ہے اور دونوں صورتوں میں مقبول و محمود

رہبران دین و ملت کے سوانح اور سیرت مختلف انداز سے قلمبند ہوتے رہتے ہیں ن میں جو برتری نبی آخرالزماں محمد صلی اللہ علیہ و سلم کو حاصل ہے اس میں کوئی آپ کا حریف نہ نکلا ، تاریخی ہیرو کا مولد و مسکن سن ولادت اور مشہور و غیر مشہور ہر قسم کا بیان کیا جاتا ہے لیکن جو انداز رسول مقبول صلعم کی سیرت و سوانح کے لئے وجود میں آیا اس کے عنوانوں میں قسم قسم کی رنگینیاں ہیں سیرت میں سب سے پہلی کتاب موسیٰ بن عقبہ اسدی م ۱۴۱ھ نے لکھی (مگر اس کا وجود نہ رہا)

دوسری تالیف محمد بن اسحاق م ۱۵۰ھ نے تالیف کی جسے عبدالملک ابن ہشام م ۲۱۳ھ نے ملخص کر کے لکھا یہ آج ہمارے ہاتھ میں ہے اور تب سے لے کر آج تک یہ سلسلہ جاری ہے

مستقل سوانح و سیرت رسول صلعم کے سوا احادیث کے مجموعہ میں ہر ایک کتاب آنحضرت صلعم ہی کے کردار کا مرقع ہے ۔ عبادات و معاملات و عقائد و غزوات و فتن و فضائل کون سا باب اور فصل آپ کے تذکرہ سے مزین نہیں !

حدیث ہی کے سلاسل کا ایک حلقہ آنحضرت صلوات اللہ علیہ کے فرامین ہیں کچھ تبلیغی ، کچھ تادیبی ، بعض میں غیر مسلم حلیفوں کے ساتھ معاہدے بعض میں ان کے لئے عطایا اور ایک حصہ ان فرامین کا ہے جن میں الف اعطائے

Marfat.com

جاگیر کا تذکرہ ملتا ھے بعض میں ان جاگیرداروں کے لئے شرائط آبادی کاری بھی ھیں اور ایک حصہ ان فرامین کا ھے جن میں مطیع و وفادار گروھوں کی پہلی جائداد بھی بحال رھنے دی اور ان کے پہلے مناصب میں بھی تصرف نہ فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے بعد (نبوت کے سوا) ریاست کے جملہ انتظامی امور کی عنان جب حضرت ابوبکر کو تفویض ھوئی تو آپ نے بھی متعلقہ حوادث پر اطراف و جوانب اور ماتحت عمال و سپہ سالاران کی طرف سرکاری فرامین بھیجے ، نئے وثیقے بھی لکھے اور رسول اللہ صلعم کے جو وثائق آپ کے سامنے پیش ھوئے ان کی توثیق بھی فرمائی ۔

اسی طرح خلیفہ دوم اور اسی طرح خلیفہ سوم اور خلیفہ چہارم ھر ایک کے عہد میں اس قسم کے فرامین و وثیقے اور عطایا و جاگیرات کا سلسلہ جاری رھا لیکن جمع اقوال و افعال کے معاملہ میں جس التزام کے ساتھ رسول اللہ کے حالات و سوانح حاصل کئے گئے ان کے مقابلہ میں خلفائے اربعہ میں سے کوئی ایک یا سب مل کے بھی آنحضرت صلعم کے ھم پلہ نہ ھو سکے کیسے ھو سکتے تھے ؟ رسول اللہ کے لئے رفعنالک ذکرک فرمایا گیا اور ان ھر چہار حضرات کے لئے اسی درجہ کی شہرت کی طرف اشارہ ھے جس شہرت کے وہ مستحق تھے بایں ھمہ حضرت محمد صلعم کی امت میں جو منزلت خلفائے اربعہ کو نصیب ھوئی بعد والوں نے اس کا شمہ بھی نہ پایا نئے انداز تالیف و تصنیف کے مطابق ڈاکٹر حمید اللہ صاحب نے رسول خدا اور خلفائے اربعہ کی سیرت کا صرف وہ باب مجلا کیا ھے جس میں آنحضرت صلعم اور آپ کے چاروں جانشینوں کے سرکاری فرامین ھیں

ان احکام و فرامین میں سے بعض اسفار حدیث میں ھیں اور اکثر کتب سیر میں ملتے ھیں ۔ ڈاکٹر حمید اللہ سے پہلے بعض اور اھل نظر نے بھی تلاش کر کے ایسے مجموعے شائع کئے اور وہ مجموعے مقبول بھی ھوئے

بظاہر ڈاکٹر حمید اللہ نے ان مجامیع میں اضافہ کیا ہے لیکن ممدوح کے اضافات نے اس صنف کو جامعیت کا درجہ بخشا اور یہ کتاب دنیا میں پھیل گئی اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہوا جن زبانوں میں مسلمانوں کی مشہور زبان اردو بھی ہے

ممدوح نے اس تلاش میں انقرہ تک سفر کیا وادی المقدّس طویٰ (طور سینا) پہنچے پیرس میں تو آپ کا قیام ہی تھا انگلینڈ و فرانس میں زیادہ فاصلہ نہ سہی مگر اسفار کتب میں جستجو کوہ کندن سے کم نہیں ڈاکٹر صاحب نے کس قدر مشقت برداشت کی اور ان کی اس مشقت کے صلے میں دنیا کے لئے علم کو وہ گوہر نایاب ملا جس کے لئے ہم اور آپ سب چشم براہ تھے
ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

ابو یحییٰ امام خان نوشہروی
مترجم الوثائق السیاسیہ
۱۲- اپریل ۱۹۶۰ء

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ذَوِی الْمَجْدِ وَالْعُلٰی

بلا شبہ دنیا کی تاریخ میں عہد نبوی (صلوات اللہ علیہ) سیاسی ، دینی اور اقتصادی اعتبار سے ممتاز ہے ۔ لیکن اس عہد کی تاریخ قلمبند کرنے کے لئے رسول‌ص اللہ کے فرامین کے بغیر چارہ نہیں اس بارے میں اہم ترین ماخذ وہی ہیں ہم نے اس ضرورت کے لئے عہد نبوی کے فرامین و معاہدات اور وثیقہ جات جمع کرنا ضروری سمجھا

قریش میں قبل از اسلام سیاست مدن کا تجربہ وسیع نہ تھا انہیں کبھی کسی حکومت میں منسلک ہونے کا موقع ہی نہ مل سکا جس کی وجہ سے وہ اپنے سیاسی نظم و نسق پر تحریری یاد داشتیں لکھ سکتے آن چند تحریری معاہدوں کے سوا جو آنہوں نے باہم ایک دوسرے سے اور زائرین کعبہ کے ساتھ کئے

ظہور اسلام

ظہور اسلام کے ساتھ جزیرۃ العرب کی بکھری ہوئی قوت ایک مرکز پر

Marfat.com

جمع ہو گئی قومی نظام ریاست کی شکل میں مربوط ہوا نواحی ملکوں سے سیاسی مراسم قائم کئے گئے ۔ جن میں فارس ، بزنطیہ اور ان دونوں ملکوں کی نو آبادیات بھی شامل تھیں ابتدائی دس سال تک یہ حالت رہی دوسری دھائی شروع ہونے کے ساتھ عراق عجم و عرب ، شام ، فلسطین اور مصر وغیرہ پر بھی مسلمان قابض ہو گئے ان حالات کی وجہ سے مرکز اور ممالک محروسہ کے سربراہوں میں خط و کتابت کی ضرورت پیش آنا ہی تھی ان تحریری احکام و مراسلات سے ہم ان ملکوں کی سیاسی حالت کا اندازہ بھی کر سکتے ہیں جس حالت کا ایک رخ ہمارے پیش کردہ "الوثائق السیاسیہ" سے واضح ہے

اس بارے میں وہی روایات کافی نہیں جن پر اوائل اسلام میں اعتماد کیا گیا اور جن میں مسلمانوں کو مکلف گردانا گیا ہے بلکہ وہ ایسی تمام روایات تحریر کرتے گئے جن میں حقوق العباد کی ترغیب اور ان روایات پر شہادت نظر انداز نہ ہونے دی

یہ طریق مصداق تھا آیت ذیل کا !

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا (۲ : ۲۸۲)

اللہ کے نزدیک اس میں تمہارے لئے انصاف کی زیادہ مضبوطی ہے شہادت کو اچھی طرح قائم رکھنا ہے اور اس بات کا اچھی طرح بندوبست کرنا ہے کہ (آئندہ) شک و شبہ میں نہ پڑے رہو (ابوالکلام رح)

قسم اول معاہدات نبوی

اس اسلوب شہادت کے مطابق رسول اللہ ص نے معاہدے اور وثیقے تحریر

Marfat.com

کرا کے قبائل اور نواحی بادشاھوں کی طرف بھجوائے ما سوائے ان مکاتیب کے جو مشار الیھم کی طرف ارسال فرمائے اس قسم کے تحریری معاھدوں کا حضرت عمرض کے پاس بھر ھوا صندوق تھا جو یوم الجاجم ۸۲ھ میں (رجسٹر وظائف کے ساتھ) نذر آتش ھو گیا اس قسم کے تحریری معاھدوں میں اگر کچھ بچا تو مرور زمانہ اور فتنہ تاتار کی بھینٹ چڑھ گیا

رسولﷺ کے تحریری وثیقہ جات میں دو یا تین عدد بلفظہ ھم تک پہنچ پائے ھیں

۱۔ رسولﷺ کا خط (نمبر ۴۹) بنام مقوقس ۔ جو مسیحی فرانسیسی مستشرق بار تیلمی کو مصر میں اخمیم کے کنیسہ کے قریب ایک مقام سے دستیاب ھوا

۲۔ رسولﷺ کا خط (نمبر ۵۷) بنام منذر بن ساوی جس کا فوٹو جرمن مستشرق فلایشر نے شائع کیا

۳۔ رسولﷺ کا خط (نمبر ۲۱) بنام نجاشی جسے پروفیسر دنلوپ (انگریز) نے شائع کیا

ان تین فرامین میں سے نمبر ۱ و نمبر ۲ کی تاریخی حیثیت پر آردو مجلہ عثمانیہ حیدر آباد دکن بابت ۴ جولائی ۱۹۳۶ء اور انگریزی رسالہ اسلامک کلچر حیدر آباد دکن بابت اکتوبر ۱۹۳۹ء میں ھم مفصل بحث کر چکے ھیں ۔ اس کتاب میں ان خطوط کے فوٹو کافی ھیں جو ھم نے خط نمبر ۵۰ اور نمبر ۵۷ کے کے سابقہ منضم کر دئے ھیں

کہنا یہ ھے کہ جب اصلی وثیقہ جات گم ھو گئے تب ھم نے راویان حدیث اور مورخین کے مرتبہ قابل اعتماد ماخذ کی طرف رجوع کیا جیسا کہ ان مصادر کی تفصیل ھماری اس کتاب کے ضمیمہ ''تذکرۃ المصادر''

Marfat.com

(متن در صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۸) میں ہے ۱

ان معاہدات کی طرف اہل علم کی توجہ قدیم سے ہے ۔ ناقلین نے اکثر یہ تذکرہ کیا ہے کہ " ہم نے فلاں وثیقہ کی نقل ایسی اصل محفوظ سے کی ہے جو فلاں صاحب کی تحویل میں ہے ، جنہوں نے مجھے اس کا تحریری اجازہ دیا "

ہمارا خیال ہے کہ ان معاہدات کے متعلق سب سے پہلا مجموعہ عمرو بن حزمرض کا ہے جسے ابوجعفر الدیبلی ہندوستانی مہاجر نے تیسری صدی ہجری میں مدون کیا ۲

مکاتیب نبوی کے متعلق امام زہریرح (م ۱۲۴ ھ) کی زندگی میں بھی ایک کتاب مدون ہوئی جو یزید بن حبیب مصری نے اپنے شہر کے ایک ثقہ کے ہاتھوں امام ممدوح کی خدمت میں بھیجی اور زہری رح نے اسے ناپسند نہیں کیا ۔ افسوس ہے کہ نہ صرف یہ بلکہ ھیثم بن عدی اور مدائنی کی ایسی مدونات (در مکاتیب نبوی) بھی دنیا سے ناپید ہو گئیں

طبقات ابن سعد شائع ہونے سے قبل مستشرقین اور علمائے مشرق نے ان وثیقہ جات کی تلاش کی ۔ ویلہا وزن (مستشرق) نے ان مکاتیب کے دو باب ایک کتابچہ میں بشمول " تذکرہ وفود " جرمنی ترجمہ کے ساتھ شائع کر دئے اور ان پر حواشی لکھے ۔ اس مصنف نے اپنے مضمون کے لئے وہ زمانہ محدود کر لیا جس میں رسولص اللہ نے مہاجرین اور انصار کے لئے فرامین و وثیقہ جات لکھے اور یہود مدینہ سے معاہدے فرمائے

تاریخ اسلام پر مغرب کی دوسری زبانوں میں جو کتابیں لکھی گئیں ان

۱- اسے اردو ترجمہ میں قلم انداز کرا دیا ہے

۲- حضرت عمررض بن حزم کا یہ رسالہ کتاب " اعلام السائلین عن کتب سید المرسلین " شمس الدین محمد بن علی بن طولون کے ساتھ منضم ہے ۔ یہ مصنف دسویں صدی ہجری کا ہے (مولف)

Marfat.com

کتابوں میں بھی آن وثیقوں کا ترجمہ یا تذکرہ ملتا ہے اسپرنگر (جرمن) نے '' سیرت نبویہ '' پر اور کائتانی نے اطالین زبان ۱ میں حولیات اسلام میں ۲ رسول اللہ ص کے آن فرامین پر بحث کی ہے جو بادشاہوں کی طرف تھے ۔ اس قسم کے مکاتیب کا ذکر مغرب کی دوسری زبانوں میں بھی ہے جیسا کہ کتاب کے ضمیمہ '' تذکرۃ المصادر '' سے معلوم ہوگا !

مکاتیب نبوی پر اردو میں دو کتابیں

آردو زبان میں اس فن پر دو کتابیں شائع ہوئی ہیں جن کے مؤلفین نے معاہدات نبوی کو ترتیب ابجدیا تاریخ کے مطابق جمع کرنے کی کوشش فرمائی ۔ اگرچہ ہر دو اصحاب ۳ کی دسترس ضروری فرامین تک نہ ہو سکی تاہم ان کا تقدم قابل تعریف ہے

راقم مؤلف نے فرامین نبوی ـــ اور ـــ زمانہ ہائے خلفائے راشدین کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں شائع کیا جس کے ساتھ ان فرامین کی تاریخی حیثیت پر سیر حاصل بحث کی ناممکن ہے کہ اس بحث کے مطالعہ کے بعد آپ اس دور کی سیاسی حیثیت کا اندازہ نہ لگا سکیں اور اسی عنوان پر راقم نے ۱۹۵۳ء میں پیرس سے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کی سند حاصل کی ۔ بعد میں جو اصلی وثائق دستیاب ہوئے انہیں بطور تکملہ کے پیش کردہ مقالہ میں شامل کر دیا گیا یہی وجہ ہے

۱- Annalidel Islam.

۲- Muhammad Hamidullah, Documents Sur La diplomatic Musulm ane a L' epoque du prophet des Khalijes orthodoxes, Paris, G. P. Maisonneuve, 1935.

۳- عبدالمنعم کی کتاب نام رسالات نبویہ اور مولانا شبلی کی تالیف نام سیرت النبی ص ۔ (مولف)

Marfat.com

که پیش کردہ مقالہ برائے سند اور بعد مرتبہ تکملہ کے درمیان عدم مطابقت کا شبہ نہیں رہتا !

طریق تدوین

ہم نے اس مجموعہ کو دو حصوں میں منقسم کر دیا ہے

(الف) عہد نبوی کے معاہدات

(ب) زمانہ ہائے خلفائے راشدین کے معاہدے

اور دونوں کے متعلق متعدد سیاسی اور جغرافیائی حیثیت و ضمیمے اور نقشے منضم کر دئے گئے ہیں ۱

عہدی نبوی کے سیاسی اثرات

نبی صلعم کا زمانہ قبل ہجرت تمہید و تجربہ کا عہد تھا یہی وجہ ہے کہ مکہ میں جمع شدہ مسلمانوں کی حیثیت کسی قسم کی حکومت کی نہ تھی اور نہ کوئی سیاسی نظام تھا حتی کہ اس پر سیاست خارجہ کا مطلق اطلاق نہیں ہو سکتا سوائے عقبہ (مقام) کی ان دو بیعتوں کے جو فی المعنی آنے والی حکومت اسلامیہ کی بنیاد تھیں جن کا ثمرہ نہایت مفید ثابت ہوا

باوجویکہ ان بیعتوں کا معاہدہ تحریر میں لایا گیا نہ یہ رابطۂ بیعت علانیہ قائم کیا گیا ۔ لیکن یہ دونوں بیعتیں مکہ اور مدینہ ہر دو مقام کے مسلمانوں کے درمیان سیاسی رابطہ تھا اور ان ہر دو بیعت کا منتہلی ہجرت تھا جس کے ساتھ اس دستور (تحریری) کا تعلق تھا جس کا تذکرہ خط نمبر ۱ میں ہے

ہجرت کے بعد

جب '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم '' نے مدینہ میں ہجرت فرمائی تو

۱- اس ترجمہ سے علیحدہ کرا دئے گئے ہیں

Marfat.com

وہاں کے یہود قبائل کی شراکت سے وفاق حکومت کی بنیاد رکھی جس کے صدر اعلیٰ " محمد صلعم " تھے اور ہم نے بھی مدینہ و خیبر و تیماء وغیر کے جملہ یہود کا تذکرہ ان سب سے باہمی روابط کی بناء پر یک جا کر دیا ہے۔ (از خط نمبر ۱۵ تا نمبر ۲۰)

قریش مکہ پر ہجرت کا اثر

قریش اور مسلمانوں کے درمیان جنگوں کا سلسلہ قائم ہو گیا از غزوۂ بدر و احد و خندق و حدیبیہ تا بہ فتح مکہ ! — ان جنگوں کے متعلق فریقین کے مکاتیب ہم نے ایک مقام میں دئے ہیں۔ (از خط نمبر ۳ تا نمبر ۱۴)

عجمی ملکوں سے

جن ممالک میں روم ، فارس اور ان دونوں کے باجگزار تھے اور یہ غسان ، اہل بحرین و عمان ، یمن و نجران و حضرت موت و مہرہ وغیرہ ممالک ہیں رسول صہ اللہ نے جن کے ساتھ تحریری بات چیت کے لئےحدیبیہ کے بعد رابطہ قائم فرمایا ان ممالک کے سربراہوں کی طرف مکاتیب اور ان کے جوابات کا سلسلہ جا ملے گا۔ (از خط نمبر ۲۱ تا نمبر ۱۵۰)

شاہان فارس اور روم کا رویہ

شہ فارس اور روم دونوں نے رسول صہ اللہ کے دعوتی خطوط کے جوابات میں جب نامناسب رویہ اختیار کیا تو آنحضرتصہ نے ہر دو سلطنتوں کے باجگزاروں کو مخاطب فرمایا ان میں سے بعض نے دعوت قبول کرکے اپنے لئے فلاح کا راستہ تلاش کر لیا اور دوسروں نے مخالفت سے اپنے لئے کانٹے بو دئے !

قبائل کا معاملہ

اور ایک فصل میں ان قبائل کے متعلق معاہدات ملاحظہ سے گذریں گے

Marfat.com

آنحضرت ص کا جنہیں قریش مکہ کے ساتھ اختلاط سے دور رکھنا مقصود تھا رسول ص اللہ نے اُن قبیلوں سے رابطہ قائم کیا اور یہ قبائل اسلام اور مسلمانوں کے معاون بھی تھے ان مفاد کی خاطر رسول ص اللہ نے ان قبائل سے بھی معاھدہ کیا جو مدینہ اور ساحل قلزم کے کنارے پر اور قریش مکہ کے گرمائی قافلے جو شام اور مصر جاتے وہ ان قافلوں کی راہ میں آباد تھے قبیلہ جہینہ و ضمرہ اور غفار سے ! ــ جن کے حلیف قبائل بھی ان معاعدوں میں شامل ہو گئے حتی کہ سوداگران قریش کے لئے گرمائی راستے بند ھو گئے

ان کے بعد رسول اللہ ص نے ان قبائل کے ساتھ معاھدہ کیا جن کا بسیرا مکہ کے گرد و نواح میں تھا قبیلہ خزاعہ و اسلم وغیرہ سے، قریش ان معاھدوں سے تلملا اٹھے اور مسلمانوں کے خلاف جنگیں شروع کر دیں جن میں آنہیں نیچا دیکھنا پڑا اس سلسہ کے معاھدات ھم نے یک جا کر دئیے ھیں (از خط نمبر ۱۵۱ تا ۲۴۶)

اور ایک حصہ ان مکاتیب کا ھے جو رسول ص اللہ نے اپنے مقرر کردہ عمال یمن و یمامہ کی طرف اس وقت بھیجے جب وھاں ارتداد شروع ھو گیا (از خط نمبر ۲۴۷ تا ۲۸۷) ۱ - جن مکاتیب کے بعد عہد ابوبکر رض میں ایسے معاھدات کا سلسہ شروع ھو گیا ھے

تکملہ وثائق نبویہ

وہ مشہور خطبۂ حجۃ الوداع ھے جو رسول ص اللہ نے دسویں ھجری کے آخری مہینہ میں مقام عرفہ پر ارشاد فرمایا اس خطبہ میں مسلمانوں کے جملہ حقوق اور بنیادی مسائل اس طرح سے ھیں کہ آنحضرت ص نے کوئی اھم مسئلہ نظر انداز نہ ھونے دیا جس پر اس خطبہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان

۱- اس ارتداد کی بنیاد مدعی نبوت اسود عنسی نے رکھی اور اس کے بعد حجاز و یمن میں چاروں طرف یہ فتنہ برپا ھو گیا : مترجم

Marfat.com

لفظوں میں تکمیل اسلام کی تہنیت فرمائی

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (۵ : ۵) -

(آج کے دن میں نے تمہارے لئے دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے پسند کر لیا کہ دین الاسلام ہو) ۱

ہم نے یہ خطبہ اس اہمیت کی بنا پر عہد نبوی کے وثائق کے آخر میں منضم کر دیا

قسم دوم

خلفائے راشدین کے معاہدات

خلفائے راشدین کے عہدوں کے وثیقے ہم نے دو فصلوں میں منقسم کر دئیے ہیں

(الف) فصل متعلقہ روم

(ب) فصل متعلقہ '' فارس و ایران ''

ان معاہدات میں وہ بے شمار وثیقے قارئین کی نظر سے نہ گزریں گے جن کا تذکرہ واقدی اور ازدی نے فتوحات (روم و ایران) کے ضمن میں کیا ہے - اس لئے کہ ان معاہدات سے ہمارے موضوع کو تعلق نہیں - اگر یہ فرمائیے تو بے جا نہ ہوگا کہ خلفائے راشدین کے معاہدات فی المعنی تکملۂ بیان و مقصد

۱- مولانا ابوالکلام رح

Marfat.com

کی غرض سے ملحق کئے گئے ہیں - اسی طرح ہم نے وہ معاہدات قلم انداز کر دئیے ہیں جو معتبر ماخذ سے نہیں ملے - جن سے اُس صاحب قلم کو امداد حاصل ہو سکتی ہے جو ہمارے بعد اس موضوع پر قلم اُٹھائے

اقسام مندرجات

۱- معاہدات جدید یا ماسبق کی تجدید

۲- مکاتیب مشتمل بہ دعوت اسلام

۳- احکام سرکاری و عمال کے فرائض اور طریق کار

۴- وثیقہ جات عطائے اراضی و اجناس وغیرہ

۵- امان نامے اور وصایا

۶- متعین کردہ افراد کے لئے ہدایات

۷- مکاتیب نبوی کے جواب میں آمدہ مراسیل

ایک قسم ان فرامین و معاہدات کی بھی ہے جو نصاریٰ اور مجوس (و یہود) کے لئے ہیں (بر صفحہ متن ۲۸۷) اس قسم کی تحریریں کثرت سے پائی جاتی ہیں - لیکن حد صحت تک نہیں پہنچ سکتیں یہ حصہ گویا نمونہ ہے اس بارے میں موضوعات و مختلقات کا !

تنبیہ

ہمارا مقصد ان معاہدات پر تنقید اور ان کی تاریخی اہمیت پر سیر حاصل بحث نہیں - صرف چند نکتے بیان کرنے پر اکتفاء کیا گیا اب قارئین پر موقوف ہے کہ اس مجموعہ کی منزلت اس کی حیثیت کے مطابق فرمائیں

Marfat.com

معاهدات کی روایتیں

وثائق نبوی کے ماخذ

(۱) طبقات ابن سعد هے جامع کتاب نے جمع روایات میں بے حد کوشش فرمائی - لیکن روایتوں کی تنقیح کی طرف متوجه نه هو سکے

معاهدات خلفائے راشدین کے ماخذ

(۲) تاریخ طبری اور (۳) فتوح البلدان هیں اول الذکر کتاب میں اس کے جامع جامعیت اور تکثیر روایات کے باوجود تنقید و تصحیح پر التفات نه فرما سکے - یه امر مکتوب نمبر ۲۱ اور ۹۱ سے ثابت هے

(۴) کتاب الاموال مؤلفه ابوعبید قاسم بن سلام ! یه بهترین ماخذ هے ماسوائے ازیں که مؤلف سے کسی روایت میں ایک یا دو جملے نظر انداز هو جاتے هیں

(۵) کتاب الخراج قاضی ابو یوسف اور (۶) سیرة ابن هشام - یه دونوں ماخذ قابل اعتماد هیں - هم نے جا بجا اشاره کیا هے که ان معاهدات کے ماخذ میں سے هر ایک کتاب کو تقدم زمانی حاصل نهیں ! اور هم نے بهی اختلاف مصادر بیان کرنے میں تساهل نهیں کیا - اگرچه اختلاف لفظی یا جملوں کی ترتیب هی سهی - لفظی اختلاف میں عموماً حروف ربط (ف ، و وغیره) میں اختلاف ملے گا جس سے نتیجه پر کوئی اثر نهیں پڑتا - اسی طرح بعض وثیقه جات میں جملوں کا تقدم و تاخر هے مگر اس سے نتیجه متاثر نهیں هوتا

اکثر معاهدات ایسے بهی هیں جن کا من و عن تذکره ضروری نه تها تاهم ان میں سے بهی بعض وثیقه جات بعینه نقل کر دئیے گئے هیں اور بعض مصادر کے اشارات سے اس قسم کے وثائق کی وضاحت میں مدد ملتی هے

Marfat.com

ہر وثیقہ سے قبل اس کا ماخذ نقل کر دیا گیا ہے اور ان مصادر کے ساتھ اپنی مقرر کردہ رمز بھی تحریر کر دی ہے

معاہدات کی اصل زبان

زندہ زبانوں کو ہر زمانہ میں امتیاز حاصل ہے جن میں سے عربی زبان بھی ہے ۔ جس میں یہ معاہدات منقول ہیں ۔ اس زبان کی تصدیق کے لئے قرآن مجید کافی ہے جو مرور زمانہ کے باوجود ہر قسم کے اختلاف و تحریف سے مبرا ہے حتی کہ رسم الخط میں بھی ! اگر سرد حدیث میں روایت بالمعنی پر انحصار نہ ہوتا تو ظاہر ہے کہ حدیث بھی ہم تک اسی طرح پہنچتی جس طرح قرآن !

مسلمان کہ دوسری قوموں کے نزدیک زمانہ حال و قدیم دونوں میں ناطق بالضاد ۱ ہیں ۔ انہوں نے بعض قرآنی الفاظ کا یا تو بدل تجویز کر لیا یا ان کا مفہوم تبدیل کر دیا ۔ مثلاً

۱۔ لفظ حق ہے جیسے زکواۃ کے معنوں میں بولا جاتا ہے (خط نمبر ۹۰) انَّ فِی اَمْوَالِهِمْ حَقًّا " لِلْمُسْلِمِيْنَ " ہے تو یہاں " حَقًّا " کی بجائے زکواۃ تھا ۔ مگر روایات بالمعنی نے اس تبدل میں مضائقہ نہیں سمجھا ۔ وثیقہ نمبر ۹۰ میں لفظ زکواۃ بدل ہے کلمہ الصحۃ۔یا۔ایسے لفظوں کا جن کے معنی انسانی حق کے ہوں

۲۔ مکتوب نمبر ۱ میں لفظ " کتاب " جو بمعنی فرض۲ کے تھا اسے

۱۔ ناطق بالضاد اصلاً اہل عرب ہیں اور تبعاً وہ مسلمان جو عربی بول چال سے ممارس ہوں

۲۔ " هذا كتاب " من محمد النبی (رسول الله) متن صفحہ نمبر ۱ سطر ۲

Marfat.com

" تصنیف " یا " مکتوب " کا بدل قرار دیا

۳۔ مکتوب نمبر ۲۹۴ میں لفظ " غلب ا " " غالبیه " کے معنوں میں استعمال ہونا شروع ہوا

۴۔ مکتوب نمبر ۳۱۶ میں لفظ " ذکر" مستعمل ہوا بمعنی " الصلواۃ " اور عام گفتگو کے !

یہ الفاظ قرآنی تھے جن کا مفہوم و منطوق یوں متبدل ہو گیا

یہ لازم ہے کہ مندرجہ کتاب وہ مکتوب جن میں الفاظ نادر استعمال کئے گئے ہوں قدیم عربی بولی کے اعتبار سے صحیح ہوں جیسا کہ ہم عربی ادب کی اکثر کتابوں میں دیکھتے ہیں کہ بیان کنندہ نے از راہ فخر لغات نادرہ قلمبند کر دئیے اس قسم کی بندش (الفاظ) پر ابن اثیر نے وہ مکتوبات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہیں یہ کہہ کر قلم انداز کر دئیے

ترکنا ذکره لان رواته نقلوه بالفاظ
غیر بینة و بدلوها و صحفوها

(یہ مکتوب ہم نے اس لئے قلم انداز کر دیا کہ راویوں نے اس کی حکایت الفاظ نادرہ سے کی جس سے اس کا مفہوم ہی بدل گیا) ہمارے وجدان کے مطابق اس دور میں عربی زبان کا اسلوب ایسے فصیح و مربوط انداز میں تھا جس میں تکلف کا شائبہ نہ تھا اپنے اسی وجدان کے مطابق جب ایسے مکاتیب پر ہماری نظر پڑتی ہے جو لفظی ہیر پھیر کا مرقع ہوں تو ہمارا یہ شبہ اور زیادہ ہو جاتا ہے ، جیسا کہ مقوقس مصر سے خط و کتابت (خط نمبر ۵۱ و ۵۲)

۱۔ وَ أَنْتُمْ كَارِهُوْنَ عَلَى " غَلَبْ " عَلَى أَيْدِيْ قَوْمٍ يَجُوْنَ الْمَوْتَ ۔ متن صفحہ ۲۴۳ ۔ مترجم

Marfat.com

میں واضع ہے ۔ جسے واقدی نے مستخرج کیا اور الفاظ نادرہ کی مثال میں خط نمبر ۹۱ ہے ۔

بخلاف ان کے !

رسول اللہ صلعم کے دو مکتوبات !

(الف) بنام اہل ایلہ خط نمبر ۳۱

(ب) بنام اہل طائف خط نمبر ۱۸۱

یہ دونوں خط اسلوب بیان کے اعتبار سے ایسی زبان میں ہیں جس کی بنا پر ہمیں ان کی صحت کا یقین ہے

وضع و صحت روایت کا معیار

عام طور پر یہ امر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریری امان نامے تین صورتوں سے مختلف نہیں

۱۔ مسلم قبائل کے لئے

۲۔ غیر مسلم مگر مطیع قبیلوں کے واسطے

۳۔ جن قبائل نے دینی فرائض ادا کرنے کی مخالفت کی

ہر سہ اقسام کے لئے وضع روائت کی ضرورت نہ تھی اگرچہ ان قسموں میں سے بعض افراد نے اپنے قبیلہ کے فخر کی غرض سے ایسا اقدام کیا لیکن اس قسم کے فرامین میں روایت طبعاً ترک ہو جاتی ہے اور ہمارے جمع کردہ وثائق تو امان نامے اور فرائض دین میں اقامت پر مشتمل ہیں لیکن ایسے فرامین جو واجبات عبادت کی بجائے ریاست کے حقوق پر مشتمل ہوں یا ایسی اشیاء کے متعلق ہوں جن کا وجود عہد رسالت میں نہ تھا ہمارے نزدیک

ایسے فرامین موضوع ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نصاریٰ ، یہود اور مجوس کے نام منسوب ہیں (جن کا نمونہ آخر کتاب میں از صفحہ ۲۸۷ تا ۲۹۲ ملتا ہے)

کم سواد مورخین

اکثر اوقات کم سواد مورخین عجیب بندشوں پر اتر آتے ہیں ۔ مثلاً

(الف) ام حبیبہ کی تزویج پر نجاشی کی طرف رسول‌ﷺ اللہ کا لکھنا

(ب) نجاشی کا مسلمان مہاجرین کو مدینہ بھجوانے کا انتظام کرنا

ان دونوں واقعات کا تذکرہ متاخرین کی کتابوں میں ملتا ہے ۔ اسی بنا پر ہمارے وجدان کے مطابق متن کتاب میں دو خط (۲۴ و ۲۵) موضوع ہیں

اور طویل مکاتیب

ان سب سے زیادہ قابل غور طویل خطوط ہیں جن کے محرف ہونے کی دلیل محض سماع ہے ۱

یہی وجہ ہے کہ طویل تحریروں میں بیشتر اختلاف پایا جاتا ہے ۲

اخلاف قراءۃ کا سبب

جو کبھی قاری کے لہجہ کی بدولت لفظ کی شکل میں تبدیلی ہو جاتی ہے ۔

۱۔ عجیب ! اس دور میں ضبط روایت کا اور کون سا طریقہ تھا جسے سماع پر قربان کر دیا گیا : مترجم

۲۔ علماً یہ اعتراض صحیح نہیں کہ طویل مضامین پر قرآن مجید کی بعض آیات اور سورتیں بھی ہیں ۔ کیا ان کے مشتبہ ہونے پر بھی غور کیا جائے : مترجم

Marfat.com

مثلاً مکتوب (نمبر ۲۷) کے تمام ماخذ میں اکبر (بن عبدالقیس۱) ھے - لیکن رجال و انساب کی کتابوں میں ان '' اکبر '' کا کہیں تذکرہ نہیں - یہ لکیز (بن عبدالقیس) ھیں جو وفد عبدالقیس میں رسول اللہ ص کی خدمت میں حاضر ھوئے

اور یہ بھی !

سیاسی فرامین میں بعض جگہ سہو کتابت بھی ھے ، جس میں راوی صرف و نحو کی پابندی کے خلاف کچھ دیتا ھے - مثلاً '' ابن ابو '' جو '' ابن ابی '' ھے - یہ غلطی ان چار مکاتیب میں پائی گئی ھے - (۲۱ ، ۲۲ ، ۳۳ ، ۸۰)

چنانچہ علامہ بلاذری نے فتوح البلدان میں نبی صلعم کے وہ شرائط نقل کئے ھیں جو آنحضرت نے اھل نجران کی طرف لکھے جس کے متعلق یحییٰ ابن آدم فرماتے ھیں—میں نے نجرانیوں کی تحویل میں ایک وثیقہ دیکھا جس کے نیچے '' علی بن ابو طالب '' مرقوم تھا۲ اور صفدی۳ لکھتے ھیں—بعض فرامین نبوی ص میں بھی '' علی بن ابو طالب '' رقم ھے مگر صحیح '' ابی '' ھے اور کتانی ۴ لکھتے ھیں

ابن سلطان شرح شفاء میں بضمن '' فصاحتہ علیہ السلام ''

۱- الروض الانف (مولف)

۲- یعنی نحوی طور پر '' ابو '' کی بجائے '' ابی '' ھونا چاھئے : مترجم

۳- اپنی تالیف الوافی بالوفیات ، جلد ۱ ، صفحہ ۳۹ مطبوعہ استامبول

۴- کتانی کی تالیف کا نام ھے التراتیب الاداریة و العمالات والصناعات و المتاجر و الحالتہ العلمیة علی عہد تاسیس المدنیة الاسلامیة فی المدینة المنورة جلد ۱ ، صفحہ ۱۰۰ طبع رباط (مولف)-

Marfat.com

فرماتے ھیں :

ابن ابی زید نے اصمعی کے نوادر میں یحییٰ بن عمر کی روایت سے لکھا ھے کہ

جب لفظ '' اب '' کنیت میں آتا تو قریش رفع ، نصب و جر ھر سہ حالت میں '' ابو '' ھی بولتے مثلاً ''علی بن ابو طالب''

اسی بنا پر بعض قریش '' تبت یدا ابی لھب '' کو '' تبت یدا ابو لھب '' بولتے

اس کے خلاف ابو موسیٰ اشعری کے محرر کا واقعہ ھے جس نے حضرت عمرؓ کے نام ایک خط میں '' من ابی موسیٰ '' کی بجائے '' من ابو موسیٰ '' لکھ دیا تو حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰ کی طرف لکھا

اذا اتاک کتابی ھذا فاضرب کاتبک سوطاً و اعتزله عن عمله

(یہ خط پہنچنے کے ساتھ اپنے کاتب کو کوڑے لگا کر معزول کر دیجئے ۱)

مؤلف کتاب کا آنکھوں دیکھا

۱۳۵۸ھ میں جب میں مدینہ منورہ میں تھا جبل سلع کے جنوب میں قدیم رسم الخط میں '' اتی علی ابن ابو طالب ۲ '' کندہ دیکھا یہ خط سیدنا علیؓ کا تھا ۔

۱۔ الکتانی جلد ۲ صفحہ ۱۳۵ بروائت روضۃ الاعلام لابن ازرق

۲۔ متن عربی '' ک '' کے ملحقہ صفحہ پر عکس ملاحظہ ھو مگر اردو ترجمہ میں یہ عکس نہیں دیا گیا نیز ھمارا مضمون رسالہ اسلامک کلچر حیدرآباد اکتوبر ۱۹۳۹ء و مکتوب نمبر ۱۱۸ میں

۳۔ یہ تحریر مولف علام نے مقام سلع واقع نواح مدینہ منورہ میں پڑھی تھی متن صفحہ ۲۲۸

Marfat.com

پس پہلی صدی ہجری کے دستور املا میں مرکب جملے مفرد جملوں کی مانند لکھے جاتے مگر بعد کے آنے والے اسے بھلا بیٹھے کہ "ابو طالب" مرکب بنائی نہیں نے جو اسے "واو" سے لکھا جائے اور ناقلین اسے کاتب کا سہو سمجھ کر عوامل نحوی کی تاثیر کی مانند رفع و نصب اور جر ہر سہ حالات کے مطابق گھماتے رہے

اسی طرح لفظ "بلحارث" و "بو سعید" اور "بلعنبر" کی اعرابی حالت ایک ہی رہے گی ایسی مثالیں اور بھی ہیں جن میں لوگ ذاتی اغراض اور لالچ کی بنا پر معرب کو مبنی اور مبنی کو معرب میں ڈھال لیتے ہیں

خاتمہ : یہ سطور اس مختصر مقدمہ میں ارباب مطالعہ کی اطلاع کی غرض سے لکھی گئی ہیں واللہ الہاوی الی الصوب و الیہ المرجع و المآب

عثمانیہ یونیورسٹی
حیدر آباد دکن (ہندوستان)

محمد حمید اللہ

(مترجم ابو یحیٰ امام خاں نوشہروی)
۱۴ جون ۱۹۵۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحریری معاہدہ

یہ معاہدہ ہجرت کے بعد اہل مدینہ سے ہوا جس میں مہاجرین اور انصار کے علاوہ شہر کے تمام یہود و نصاریٰ اور مشرکین بھی شامل تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریری معاہدہ ہے مدینہ کے مندرجہ ذیل طبقوں کے درمیان

(الف) محمد نبی رسول اللہ

(ب) مسلمان قریش مکہ از ساکنین شہر مدینہ

(ج) مدینہ کے مسلمان

(د) مدینہ کے یہودی

(ہ) مدینہ کے نصرانی

(و) مدینہ کے غیر مسلم

دفعہ اول

متذکرۃ الصدر ہر شش گروہ سیاسی طور پر ایک جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں

Marfat.com

دفعه دوم

ان میں سے ہر ایک گروہ فرداً فرداً مندرجہ ذیل امور کا ذمہ دار ہے قریش اپنے قبائل کی طرف سے قدیمی طے شدہ اور اسلام کی طرف سے مصدقہ دیت کی ادائیگی میں انصاف و عدل کے ساتھ ذمہ دار ھیں

اور اس دفعہ میں مدینہ کے مندرجہ ذیل گروہ بھی شامل ھیں

۱- بنو عوف
۲- بنو حارث از قبیلۂ خزرج
۳- بنو ساعدہ
۴- بنو جشم
۵- بنو نجار
۶- بنو عمر و بن عوف
۷- بنو نبیت
۸- بنو اوس

دفعہ سوم

۱- کوئی گروہ دیت کی مقررہ حدوں میں تخفیف کی راہ پیدا نہ کرے

۲- کوئی مسلمان کسی مسلمان کے مظلوم حلیف[۱] کے مقابلے میں اپنے حلیف کی ناحق حمایت نہ کرے

۳- جو شخص باھم ادائے دیت میں سفارش کی راہ پیدا کرنے کی سعی کرے اس شخص کے خلاف دوسرے مسلمانوں کو ورثائے قتیل کی مناسب طرفداری کرنا ھوگی

۴- جو مسلمان خود یا اس کا بیٹا جماعت میں فساد اور تفرقہ پیدا کرنے میں ساعی ھو ، اس کے خلاف تمام مسلمانوں کو یک جا ھو کر یہ فتنہ فرو

۱- موالی کے کئی معنی ھیں یہاں دوست یا حلیف کے مناسب ھیں (متن صفحہ ۳۵۳ ، سطر ۱۶) : مترجم

کرنا ہوگا

۵۔ اگر کسی مسلمان کے ہاتھ سے کافر مارا جائے تو دوسرے مسلمان کا کافر کی حمایت میں مسلمان پر جور و تعدی کرنا خلاف معاہدہ ہوگا

۶۔ اگر کافر مسلمان کے درپے ہو تو کسی مسلمان کو ایسے کافر کی حمایت نہ کرنا ہوگی

۷۔ مسلمانوں کا ہر فرد یکساں طور پر خدا کی پناہ میں ہے اور تمام مسلمان ایک دوسرے کے دوستدار ہیں

دفعہ چہارم

۱۔ مسلمان کے لئے کسی یہودی کے ایسے معاملہ میں مدد کرنے پر کوئی حرج نہیں جس سے وہ یہودی مسلمان کے انصاف پر اطمینان حاصل کر سکے

۲۔ مسلمان کے لڑائی میں شہید ہونے کے بعد ایک دوسرے مسلمان پر اس کی ذمہ داری عائد نہ کی جائے گی

۳۔ تمام مومنین اسلام کے احسن اور اقوم طریق پر ثابت قدم رہیں گے

۴۔ کوئی مسلمان کسی مشرک کو مسلمان کے خلاف پناہ نہ دے گا نہ کسی ایسے مال کا ضامن ہوگا جو مشرک نے ناجائز طور سے مسلمان کے مال سے حاصل کیا ہو اور نہ کوئی مسلمان مشرک کی حمایت میں مسلمان کے درپے ہوگا

۵۔ مومن کے قتل ناحق پر اگر ورثائے قتیل رضامندی سے دیت لینے پر مائل نہ ہوں تو قاتل کو جلاد کے حوالے کیا جائے گا

۶۔ جو مسلمان اس معاہدہ میں شامل ہے اگر وہ دل سے خدا تعالیٰ اور روز محشر پر ایمان لا چکا ہے تو اسے کسی مفسد کی حمایت نہ کرنا ہوگی۔ مفسد کو پناہ دینا بھی اس کی حمایت میں شامل ہے ـــ ایسے بے انصاف مسلمان پر دنیا اور آخرت دونوں میں خدا کی لعنت اور عذاب ہے جس عذاب کے بدلے میں اس سے کوئی معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا

Marfat.com

(ذیلی دفعہ (نمبر ۷) بلا استثنا تمام مسلمانوں پر لاگو ہے)

۷۔ مسلمان اپنے باہمی تنازعات میں خدا اور محمدؐ کی طرف رجوع کرنے کے پابند ہوں گے

دفعہ ششم

یہود شرکائے معاہدہ کے لئے

۱۔ مسلمانوں کی جنگوں میں ان کی مالی اعانت کرنا ہر یہودی پر واجب ہوگا

۲۔ قبیلہ بنو عوف کے تمام یہود کو مسلمانوں کے ساتھ ایک فریق کی حیثیت سے مل کر رہنا ہوگا ۔ مسلمان اور یہودی دونوں اپنے اپنے مذہب کے پابند رہیں گے

۳۔ یہ ذمہ داری بنو عوف کے غلاموں پر بھی ان کے آقاؤں کی مانند عائد ہوگی اور عدم پابندی کی صورت میں ان کے آقا ان کی طرف سے جواب دہ ہوں گے سر کشی کی صورت میں نہ صرف بنو عوف کے مرد بلکہ ان کے بال بچوں پر بھی مواخذہ کیا جا سکتا ہے

۴۔ اس دفعہ میں مدینہ کے مندرجہ ذیل یہود بھی شامل ہیں

(۱) بنو نجار

(۲) بنو حارث

(۳) بنو ساعدہ

(۴) بنو جشم

(۵) بنو ثعلبہ اور ان کے حلیف

(۶) جفنہ جو بنو ثعلبہ کی شاخ ہے

(۷) بنو شطبیہ

135121

الغرض یہ دفعہ ہر یہودی قبیلہ کے حلیفوں پر لاگو ہے

۵۔ ان میں سے کوئی فرد یا شاخ یا قبیلہ اس دفعہ سے محمدؐ کی اجازت کے بغیر مستثنیٰ قرار نہیں پا سکتا

Marfat.com

۶- نہ ان میں سے کوئی فرد یا جماعت کسی کو مجروح کرنے پر مواخذہ سے بری الذمہ قرار دیا جا سکتا ہے

۷- ان میں جو فرد یا جماعت قتل ناحق کا ارتکاب کرے اس کا وبال اس کی ذات[1] اور اہل و عیال سب پر آ سکتا ہے

۸- ان (یہود) میں سے کسی پر ناحق ایسی تہمت پر اس کا ناصر اور حامی خدا ہے

۹- مسلمان اور یہود دونوں اپنے مصارف زندگی کے خود کفیل ہوں گے !

۱۰- دونوں میں سے جو فرد اس قرارداد سے منحرف ہوگا دوسرا فریق اس باغی پر قابو حاصل کرنے میں پہلے فریق کا معاون ہوگا

۱۱- یہود اور مسلمان دونوں ایک دوسرے گروہ اور فرد کے ساتھ صلح اور نصیحت پر عامل رہیں گے اور صلح و نصیحت میں کسی قسم کی رخنہ اندازی درمیان نہ آنے دیں گے

۱۲- فریقین میں سے کوئی فرد یا جماعت دوسرے فریق کی حق تلفی گوارا نہ کرے گی بلکہ ایک دوسرے گروہ کے مظلوم کی حمایت کرنا اس کا فرض ہوگا

۱۳- مسلمان جب تک اپنے دشمنوں سے مصروف پیکار رہیں یہود ان کی مالی اعانت کرتے رہیں گے

۱۴- شہر مدینہ میں ایک دوسرے فریق کے ساتھ جنگ کرنا حرام ہے

۱۵- ہر فرد اپنے ہمسائے کی طرفداری اپنے نفس کی مانند کرتا رہے گا

۱۶- اس معاہدہ کے پابند افراد اور گروہ باہمی اختلاف اور تنازع کا

۱- ذات بمعنی قصاص ــ اور اہل و عیال پر آنے کے معنوں میں قاتل کی ذات پر قصاص اور دیت کی صورت میں بھی ہر فرد مالی مصیبت سے زیر بار ہوتا ہے : مترجم

Marfat.com

مقدمہ خدا اور اس کے رسول محمد صلعم کے سامنے پیش کریں گے

۱۷- شرکائے معاہدہ میں سے کوئی فرد یا جماعت قریش مکہ کو اپنے ہاں پناہ نہ دے گی اور نہ قریش مکہ کے کسی حلیف کی حمایت کرے گی

۱۸- مدینہ پر حملہ ہونے کی صورت میں شرکائے معاہدہ میں سے ہر فرد اور جماعت حملہ آور کی مداخلت کے خلاف دوسرے فریق کی حامی ہوگی

۱۹- شرکائے قرارداد کسی جماعت کی طرف سے دشمن کے ساتھ مصالحت میں دوسرے گروہ میں شریک نہ ہوں گے

۲۰- دشمن سے صلح کی صورت میں اگر کسی نوع کی منفعت ہوگی تو مسلمانوں کی مانند دوسرے شرکائے قرارداد بھی اس سے منتفع ہوں گے

۲۱- البتہ جو شخص اپنے دین سے منحرف ہو جائے اس کے لئے یہ دروازہ بند رہے گا

۲۲- جنگی حالت میں معاہد فریق کے ہر فرد کو مالی اعانت میں اپنا حصہ ادا کرنا ہوگا

۲۳- قبیلۂ اوس کے یہود اور ان (یہود) کے موالی (حلیف) بھی اس قرارداد کے اسی طرح پابند ہیں جس طرح وہ قبائل جن کا نام بنام ذکر اوپر آ چکا ہے

حرف آخر

۱- اس معاہدہ کی خلاف ورزی ظالم اور مفسد کے سوا اور کوئی شخص نہیں کر سکتا

۲- جو شخص مدینہ میں خلوص اور امن کے ساتھ سکونت رکھے اور وہ شخص جو مدینہ سے خلوص اور امن کے ساتھ کسی اور جگہ انتقال مکانی کرنا چاہے ان دونوں پر کوئی مواخذہ نہیں لیکن فساد اور شرارت کرنے کے لئے قیام مدینہ اور یہاں سے ترک اقامت دونوں پر گرفت ہے

۳- جو شخص دوسروں کے ساتھ بھلائی کا طلب گر ہے خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے خیر اندیش ہیں

Marfat.com

(۲)

سراقہ[۱] بن مالک مدلجی کے لئے تحریری امان

یہ واقعہ کامل ابن اثیر جلد دوم ، صفحہ ۵٦۴ تا ۵۷۰ میں ہے مگر اس کی نقل نہیں ملی

(۳)

از طرف رسول ص اللہ بنام عبداللہ بن جحش

یہ آٹھ افراد پر مشتمل گشتی دستہ کا تذکرہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دستہ کے امیر عبداللہ کو مکہ کی طرف نگرانی کے لئے بھجوایا اور ایک خط ان کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا

دو روز کا سفر طے کرنے کے بعد یہ خط پڑھنا اگر خط

۱- سراقہ نے ھجرت نبوی کے دوران میں قریش کے انعام کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا جب قریب پہنچا تو سراقہ کی سواری کا گھوڑا دو مرتبہ رپٹ گیا سراقہ نے بات پا لی اور آنے والے وقت کے لئے امان نامہ کی درخواست کی رسول اللہ صلعم کے ارشاد سے یہ فرمان عامر بن فہیرہ (رفیق سفر) نے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر سراقہ کے حوالے کیا !— سراقہ فتح مکہ اور حنین کے بعد جعرانہ مقام پر رسول ص خدا کی خدمت میں بار یاب ھوا اور امان نامہ پیش کیا تو فرمایا آج کا دن امن و سلامتی کا دن ھے — سراقہ یہ سن کر اسلام لے آئے (بخاری و فتح الباری در تذکرہ ھجرت النبی علیہ السلام) : مترجم

Marfat.com

کا مضمون پڑھنے اور سننے کے بعد همراهیوں میں سے کوئی
شخص تمہاری معیت سے انکار کرے تو اس کی خوشی !

مضمون خط

" یه خط پڑھنے کے بعد مقام نخله پر انتظار کرو جو طائف اور مکه کے درمیان هے اگر قریش کا کوئی قافله ادهر سے گزرے تو اسے گھیر لو اور همیں واقعه سے اطلاع دو "

(۴) - (۵)

از طرف ابوسفیان بن حرب بخدمت رسولؐ الله

واضح هو که آپ نے قریش کے دلاوروں[1] کو موت کے گھاٹ آتار دیا، هارے بچوں کو یتیمی کے حوالے کر دیا هاری عورتیں آپ کی بدولت بیوگی کی مصیبت میں مبتلا هو گئیں وقت آ گیا هے که آپ سے ایک ایک ظلم کا بدله لیا جائے ملک کے چھوٹے بڑے تمام لوگ سمٹ کر هارے هاں پہنچ گئے هیں جن کی امداد سے هم آپ کو قتل کرکے پانی پئیں گے آپ کے (سہجر) مدینه کی وه تمام یادگاریں زمین سے ملا دی جائیں گی جن پر آپ کو فخر هے یه اراده هم اسی صورت میں ملتوی کر سکتے هیں که آپ مدینه کے خرما میں سے نصف پیداوار بطور خراج سالانه ادا کرنے کا معاهده کریں ورنه

تعوا وبت القبائل من نزار   لنصراللات فی بیت الحرام
واقبلت الضراغم من قریش   علی خیل مسومة ضرام

(قریش کے خون آشام دلاوروں نے بیت الله میں جمع هوکر قسم کھائی هے که لات کی آبرو بھر قیمت رکھ لی جائے وه اپنے نشاندار گھوڑوں پر آپ کو ملیا میٹ کرنے کے لئے آ رہے هیں)

۱- بدر میں : مترجم

Marfat.com

من جانب رسولؐ اللہ بنام ابوسفیان

(یہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب سے لکھوایا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مشرکین ارباب کفر و شقاوت کے جواب میں لکھا جاتا ہے کہ تمہاری تحریر کا مفہوم پا لیا تمہاری تواضع کے لئے میرے پاس ایسے تیروں کے پھل اور آب دار تلواریں موجود ہیں جن سے تم جیسے بتوں کے حضور سجدہ کرنے والے سروں کے دو دو ٹکڑے کر دئے جائیں تمہاری بستیاں ویران ہو کر رہیں گی اور تمہارے سر بفلاک محل کھنڈر ہو جائیں گے

والسلام علی من اتبع الھدی

الا یبلغ عنی قریشاً　　من لسان کا لحسام
الا ھلموا کے تلاقوا مالا قیتم　　من الصمصام فی بدن و ھام

(کون ہے جو قریش کو میرا یہ پیغام پہنچا سکے کہ تمہارے لئے میری آبدار تلواریں میان سے باہر نکلی پڑتی ہیں ــ جلدی کرو ! تاکہ تمہارے بدن اور کوپریوں کے دو دو ٹکڑے کر دئے جائیں)

(۶) - (۷)

برموقع غزوۂ خندق ــ من جانب ابوسفیان بن حرب بحضور رسولؐ خدا صلعم

قریش مدینہ پر حملہ کے لئے دنیا جہان کو سمیٹ رہے تھے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے گرد خندق کھدوانا شروع کر دیا ۔ قریش اس خبر پر تلملا اٹھے اور ان کے سردار ابو سفیان نے ابو سلمہ الخشنی کے ہاتھ رسولؐ اللہ کی طرف یہ خط بھیجا (مولف)

باسمک اللہم

اپنے بتوں لات ، عزیٰ ، منات ، نائلہ اور ہبل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے ہمراہ وہ بے کراں لشکر لے کر آ رہا ہوں جو مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہے

میں نے آپ کے حوصلے دیکھ لئے مقابلہ کی تاب نہ لا کر شہر کے ارد گرد خندق کھدوا لی آپ تو یہ طریقہ جانتے نہ تھے

اگر اس مرتبہ ہم مدینہ سے ناکام واپس لوٹے تو جس طرح احد میں ہم نے آپ کو پامال کیا تھا اور آپ کے لشکریوں کی گرفت سے ہم اپنی عورتوں کو بچا لائے کسی وقت احد کی مانند پھر آپ کو نرغہ میں لے کر پیس دیں گے

رسول اللہؐ کے پاس یہ خط پہنچا آپؐ نے اُبی بن کعب کو اپنے خیمے میں لے جا کر ان سے سنا اور مندرجہ ذیل جواب لکھوایا (مولف)

من جانب محمدؐ رسول اللہ بنام ابوسفیان بن حرب

واضح ہو ! تمہارا خط ملا میں جانتا ہوں کہ تم سدا سے اللہ تعالیٰ کے خلاف غرور میں مبتلا ہو

یہ جو تم نے مدینہ پر ایسا حملہ کرنے کا ذکر کیا ہے جس میں تمہارے ہمراہ لشکر جرار ہوگا اور کہتے ہو کہ تمہاری فوج مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گی تو یہ خدا کی مرضی پر منحصر ہے ۔ وہ اگر چاہے تو آپ لوگوں سے لات و عزیٰ کا نام لینے کی طاقت سلب کر لے سکتا ہے

اور یہ جو تم نے لکھا ہے کہ مجھے خندق کھودنے کا طریقہ یاد نہ تھا تو یہ طریقہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس وقت القا فرمایا جب تمہارا اور تمہارے ہمراہیوں کا غیض و غضب یہاں تک آ پہنچا کہ تم لوگ مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے پر تل گئے

سنو ! تمہاری خام امیدوں کا پورا ہونا تو کجا وقت آ گیا ہے کہ

Marfat.com

لات و عزیٰ و منات اور نائلہ ایک ایک کے ٹکڑے کر دئیے جائیں اور میں تم سے بر ملا کہوں کہ

ع مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

(۸)

غزوہ خندق کے دوران میں قبیلۂ غطفان سے قریش کے خلاف گفتگو

غزوہ خندق میں ابو سفیان اہل مکہ کے سوا اکثر قبائل کو ھشکا کر اپنے ھمراہ لے آئے اور مدینہ کا محاصرہ کر لیا خندق میں طرفین گاہ بگاہ ایک دوسرے پر تیر پھینکتے رہے یا دو ایک کشتی ھوئیں — مگر نہ تو قریش مکہ شہر میں در آئے اور نہ مسلمان خندق سے نکل کر کھلے میدان میں پہنچے یہ کیفیت تقریباً ۲۴ روز تک رہی

اسی دوران میں رسول صہ اللہ نے حملہ آوروں میں سے قبیلہ غطفان کے سربراہ عیینہ بن حصن اور حارث بن عوف سے اپنے ایک دوست دار کے ذریعے گفتگو ئے مصالحت فرمائی جس میں طے پایا کہ اگر یہ لوگ اپنے قبیلۂ غطفان کو حملہ آوروں سے الگ کرکے واپس لے جائیں تو رسولص اللہ انہیں مدینہ کی کھجوروں میں سے ایک تہائی سالانہ خراج کے طور پر ادا کر دیا کریں گے یہ مسودہ لکھا گیا اور دستخط کرنے سے پہلے انصار مدینہ کے سربراہ سعد بن معاذ کی رضامندی ضروری سمجھی گئی انہیں طلب فرما کر رسولص اللہ نے یہ تجویز بیان فرمائی تو سعد نے عرض کیا

قد کنا نحن و ھو لاء القوم علی الشرک
باللہ و عبادۃ الاوثان و ھم لا یطمعون ان
یاکلوا منھا ثمرۃً الاّ قریً او بیعاً !

جب ھم اور غطفان دونوں فریق خدا کے ساتھ شرک

Marfat.com

کرتے اور بتوں کے آگے سر رکھتے تب تو ان لوگوں کو ہماری پیداوار سے یہ توقع نہ تھی اگر کبھی وہ ہمارے خرما کھاتے تو مہمان کی حیثیت سے کھاتے یا خرید کر !

افحین اکرمنا اللہ بالاسلام و اعزنا بک وبہ نعطیھم اموالنا !

لیکن آج جب خدا تعالیٰ نے ہمیں اسلام اور آپ کی ذات دوگونہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں ہم انہیں خراج میں اپنی پیداوار پیش کرتے رہیں !

واللہ لا نعطیھم الا السیف حتی یحکم اللہ بیننا وبینھم

یا رسول اللہ ! بخدا ان لوگوں کے لئے خراج میں ہماری طرف سے تیغ آبدار ہے ہمارے ان کے دو دو ہاتھ ہونے پر خدا جسے کامیاب کرے ۔

قال رسول اللہ فانت وذاک ! فتناول سعد بن معاذ الصحیفۃ فمحا ما فیھا من الکتاب

رسول‌ص اللہ نے سعد سے فرمایا یہ آپ کی ملکیت ہے اور آپ مختار ہیں تب سعد نے مسودہ سے یہ حروف مٹا دئے

مگر— ! اس مسودہ کی نقل نہیں مل سکی

(۹) - (۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گشتی دستہ ثمامہ ابن اثال کو گرفتار کر لایا ثمامہ قبیلہ حنیفہ میں سے تھے اور اسلامی دستہ کا کوئی فرد ان کے نام سے واقف نہ تھا رسول اللہ صلعم نے ثمامہ کو شناخت کرکے پھرے میں دے

Marfat.com

کر ثمامہ سے فرمایا

اسلم یا ثمامة ! ثمامہ تم مسلمان ہو جاؤ

ثمامہ کا جواب : اگر آپ مجھے قتل کرا دیں تو میں واقعی مباح الدم ہوں اور اگر خونبہا لینا چاہیں تو پیش ہو سکتا ہے

مسلسل تین روز تک ایک ہی قسم کا سوال اور جواب ہوتا رہا تیسرے روز رسول اللہص نے ثمامہ کو رہا کر دیا کہ تم جانو اور تمہارا کام !

ع کر چکے ہم تو محبت میں حفاظت تیری

حالانکہ ثمامہ نے رسولص اللہ کے قتل کرنے کا اعلان کر رکھا تھا ۔ آج وہ آنحضرتص کی یہ بخشش دیکھ کر خود پر قابو نہ رکھ سکا مدینہ سے باہر آ کر ایک چشمہ پر بدن کے کپڑے دھوئے غسل کیا اور واپس لوٹ کر کر رسولص اللہ کی بیعت کی

(یہاں سے) وہ اپنے وطن لوٹنے کی بجائے عمرہ کی غرض سے بیت اللہ پہنچا قریش ان کے اطوار دیکھ کر اپنی زبان نہ روک سکے ۔ أصبوت یا ثمامة ؟ ۔ (ثمامہ تم لا مذهب تو نہیں ہو گئے ؟) ثمامہ نے فرمایا " لا و لکنی اتبعت خیر الدین محمد و اللہ لا یصل الیکم حبة من الیمامة حتی یاذن فیہ رسول اللہ "۔

میں لا مذهب کیوں ہونے لگا ، میں نے تو بہتر مذهب دین محمدیص قبول کر لیا ہے

سن لو اے قریش ! یہ جو آپ لوگوں کو میرے علاقہ یمامہ سے ہر سال گیہوں مل جاتے ہیں اب سے رسول اللہص کے حکم بغیر ایک دانہ بھی مکہ سے نہیں آ سکتا

ثمامہ واپس اپنے وطن یمامہ تشریف لے آئے اور قریش کے لئے گیہوں کی برآمد بند کر دی ا قریش کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے تب انہوں نے رسول اللہص کی طرف اس مضمون کا خط لکھا

۱۔ مکہ معظمہ سدا سے۔واد غیر ذی زرع۔ناقابل کاشت سرزمین تھا : مترجم

من جانب قریش بخدمت رسول صلی اللہ دربارۂ ثمامہ بن اثال

آپ دوسروں کو صلۂ رحمی کی ہدایت فرماتے ہیں اور خود قطع رحمی کا ارتکاب کرتے ہیں

رسول اللہ ص نے ثمامہ کی طرف مندرجہ ذیل خط لکھوایا

قریش کے لئے گیہوں کی برآمدگی میں مداخلت مت کرو

(یہ واقعہ صلح حدیبیہ سے پہلے کا ہے)

مگر ان دونوں خطوط کی نقل نہیں ملی

اضافہ و استدراک بحسب روائت ابن عبدالبر

قریش کے خط کا مضمون یہ ہے

" جب تک آپ مکہ میں رہے ہم نے بارہا آپ کی زبان سے سنا کہ صلۂ رحمی ضروری چیز ہے لیکن آپ کے رفقاء میں ثمامہ نے غضب کر دیا اس نے اپنی ذیل سے ہمارے لئے گیہوں کی برآمد روک لی ہے جس سے ہم بے حد تکلیف میں ہیں اگر آپ ثمامہ کو لکھ سکیں کہ یہ پابندی وہ دور کر دے تو آپ کی عنائت ہوگی "

رسول ص اللہ نے حدیبیہ سے قبل ثمامہ کی طرف یہ لکھا

' میری قوم قریش سے غلہ کی برآمدگی میں پابندی ہٹا لو "

" اس خط کے الفاظ نہیں ملے "

(۱۱)

معاهدۂ حدیبیہ

جس معاهدہ میں قریش کے وکیل سہیل بن عمرو تھے ، اس قرار داد کا عنوان مختلف لفظوں میں ہے

الف : هذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ

Marfat.com

و سـهـيـل بـن عـمـر و
یہ معاہدہ ہے محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو کا

ب : هـذ ا مـا قـا ضی عـلـيـه مـحـمـد بـن عـبـد ا للہ
ا هـل مـكـة
یہ معاہدہ ہے محمد بن عبداللہ کا اہل مکہ سے

باسمک اللہم !
یہ معاہدہ صلح ہے محمد بن عبد اللہ کا جو سہیل بن عمرو کے ساتھ ہوا **ان شرائط** پر

۱- فریقین میں دس سال کے لئے جنگ کرنا ممنوع ہے

۲- ان دس برسوں میں اگر یاران محمد مندرجہ ذیل تین اغراض میں سے کسی ایک کے لئے مکہ میں آئیں تو اہل مکہ پر ان کی جان اور مال کی ذمہ داری ہے

الف : حج کے لئے
ب : عمرہ کے لئے
ج : تجارت کے لئے

مسلمانوں پر قریش کی ذمہ داری

۳- اگر قریش تجارت کے لئے مدینہ کے راہ سے مصر یا شام کی طرف جائیں تو مسلمان ان کی جان اور مال کے ذمہ دار ہوں گے

۴- اہل مکہ میں سے جو شخص اپنے خاندانی سربراہ کی اجازت کے بغیر مسلمان ہو کر مدینہ چلا آئے تو محمد پر اس کا مکہ لوٹا دینا واجب ہے

۵- بخلاف (نمبر ۴) کے اگر کوئی شخص مدینہ میں سے اسلام ترک کرکے مکہ میں پناہ گزین ہو تو قریش اسے واپس نہیں کریں گے

Marfat.com

نواحی قبائل کے لئے

۶- ان قبائل میں سے جو قبیلہ اھل مکہ کے ساتھ معاھد رھنا چاھے وہ مختار ھے اگر کوئی قبیلہ اسی قبیلہ کی مانند محمد ص کے ساتھ معاھدہ کرنا چاھے تو یہ بھی آزاد ھے

(اس موقعہ پر بنو خزاعہ نے محمدص کے ساتھ معاھدہ کر لیا اور بنو بکر نے قریش کے ساتھ)

۷- اس مرتبہ محمدص اور آپ کے ھمراھیوں کو عمرہ کئے بغیر واپس لوٹنا ھوگا

۸- آئیندہ سال وہ مکہ میں عمرہ کے لئے آنے کے مجاز ھیں

۹- ان کے داخلے پر قریش اور ان کے ھمسائے شہر خالی کر دیں گے

۱۰- مسلمان اپنے ساتھ صرف سواری کے شایان اسلحہ لا سکتے ھیں مگر تلواریں میان میں ھوں نہ کہ کسی اور غلاف سے ڈھکی ھوئی

۱۱- انھیں مکہ میں تین روز سے زیادہ قیام کی اجازت نہ ھوگی

۱۲- مسلمان اس سفر میں عمرہ کے لئے ھدی کے جانور جو اپنے ھمراہ لاتے ھیں وہ منیٰ میں لے جا کر ذبح نہیں کئے جا سکتے یہ مسلمان جانیں اور ان کی ھدی اور اس کا مذبح ! فقط

فریقین میں سے اس معاھدہ پر مندرجہ ذیل افراد کے دستخط ھوئے

مسلمانوں میں سے

۱- ابوبکر صدیق
۲- عمر بن الخطاب
۳- عبدالرحمن بن عوف
۴- عبداللہ بن سھیل بن عمرو
۵- سعد بن ابی وقاص
۶- محمود بن سلمہ

از طرف مشرکین مکہ ۔ ۔ ۔ ؟

محرر وثیقہ: علی بن ابی طالب

Marfat.com

(۱۲)

قریش کا خط بخدمت رسول ص اللہ

حدیبیہ میں فریقین کی قرار داد مصالحت کے مطابق ہمارے ان اشخاص کی واپسی کے آپ ذمہ دار ہیں جو مکہ سے فرار ہو کر مدینہ پہنچ گئے ہیں - لٰہذا ہمارے اس آدمی کو واپس بھجوا دیجئے

یہ خط ابوبصیر صاحب عیص کی واپسی کے متعلق ہے جس کے جواب کی نقل نہیں ملی اور نہ اس خط کا مصدر دریافت ہو سکا : مولف

(۱۴) - (۱۳)

(الف) حدیبیہ کی قرار داد نمبر (۴) کی تنسیخ کے لئے درخواست من جانب قریش مکہ

(ب) رسول اللہ ص کا خط بنام ابوبصیر صاحب عیص

بدین مضمون کہ یہ مستقر چھوڑ کر " مدینہ میں بود و باش اختیار کیجئے "

اہل مکہ نے قرار داد حدیبیہ سے قبل ابوبصیر کو ان کے مسلمان ہونے کی پاداش میں قید کر رکھا تھا اس قرار داد کے بعد ابو بصیر آن کے جیل خانے سے بھاگ کر مدینہ چلے آئے اور ان کے پیچھے مندرجہ ذیل اصحاب بھی

(۱) ازہر بن عبد عوف بن عبدالحرث بن زہرہ

Marfat.com

(۲) اخنش ابن شریق بن عمرو بن وھب ثقفی

اھل مکہ نے اپنے دو سپاھی ابو بصیر کی واپسی کے لئے مدینہ بھیجے ان میں سے ایک غلام تھا اور دوسرا قبیلہ بنی عامر بن لوئی کا فرد تھا رسول‌ص اللہ نے ابوبصیر کو بلا کر فرمایا

''ھمارے اور اھل مکہ کے معاھدہ کے مطابق آپ ان لوگوں کے ھمراہ مکے چلے جائیے'' ابوبصیر بلا تامل دونوں سپاھیوں کے ھمراہ چل دئیے

مگر جب تینوں مقام ذوالحلیفہ میں سستانے کے لئے رکے تو ابوبصیر نے عامری سے کہا '' بھئی ذرا اپنی تلوار دکھانا '' اس نے میان سے تلوار نکال کر ان کے ھاتھ میں دی ابوبصیر نے تلوار کی تعریف میں دو ایک جملے کہنے کے بعد عامری پر ایسا وار کیا کہ وہ زمین پر لوٹ گیا ابوبصیر تلوار ھاتھ میں لے کر سیدھے مدینہ چلے آئے ان کے بعد قریش کا غلام بھی بدحواسی کے عالم میں رسول‌ص اللہ کے پاس پہنچا اتنے میں ابوبصیر از خود رسول ص اللہ کی خدمت میں حاضر ھوئے اور عرض کیا '' آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی اگر یہ نہ ھوتا تو اھل مکہ مجھے میرے دین پر قائم نہ رھنے دیتے '' رسول ص اللہ نے ابوبصیر سے فرمایا '' تم بڑے لڑاکے ھو دوسروں کے ھمراہ بھی تھوڑے سے آدمی ھوتے تو فریقین میں لڑائی چھڑ جانا مشکل نہ تھی ''

ابوبصیر یہ صورت حال دیکھ کر دبے پاؤں نکلے اور مقام عیص میں جا کر مقیم ھو گئے شدہ شدہ یہ واقعہ تمام ملک میں مشھور ھو گیا

Marfat.com

اب اهل مکہ میں سے جو صاحب مسلمان ہوتے مدینہ میں آنے کی بجائے سیدھے عیص کا رخ کرتے اس سے پہلے رسول ص اللہ کی زبان پر بھی یہ جملہ آچکا تھا

و یل أمه مسعر حرب لو كان معه رجال

ابوبصیر کی ماں کو خدا سمجھے اگر اس کے ساتھ کچھ آدمی اور ہو گئے تو وہ جنگ شروع کر دیگا !

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جملہ بھی اہل مکہ نے سن لیا جو وہاں کے نوواردان بساط اسلام کے عیص میں آنے کا محرک ہو گیا دیکھتے دیکھتے عیص میں ستر مسلمانوں کا دستہ بن گیا

عیص کے قریب ہی شام کی وہ شاہراہ تھی جس پر سے اهل مکہ گذرتے ابوبصیر ان کے تاک میں رہتے جونہی ان کا کھوج پاتے حملہ کرکے مال و اسباب چھین لیتے اور جو زد میں آتا اسے بھی موت کی نیند سلا دیا جاتا قریش ان کی تاخت کی تاب نہ لا سکے۱

الف : عریضۂ قریش برائے انتقال ابوبصیر از مقام عیص

" تساله بار حمها الا آواهم فلاحاجة لنا بهم "

اے محمد ص ! ہم آپ سے اپنے اور آپ کے رحم کا واسطہ پیش کرکے عرض گذار ہیں کہ عیص میں مقیم مسلمانوں کی ہمیں ضرورت نہیں آپ انہیں شوق سے مدینہ رہنے کی اجازت دے دیجئے ہم قرار داد حدیبیہ نمبر (۴) سے در گذرے

۱۔ متن مع اضافه از مترجم بحواله سیرة ابن هشام، صفحه ۲۴۲ ، ۲۵۳

Marfat.com

ب : رسولؐ اللہ کا خط بنام ابو بصیر برائے واپسی از عیص

رسول اللہ صلعم نے ابو بصیر کی طرف مدینہ چلے آنے کا خط لکھا مگر اس لمحہ ابوبصیر بستر مرگ پر کروٹ بدل رہے تھے ان کی رحلت کے بعد ان کے تمام ساتھی مدینہ چلے آئے ا

ان دونوں خطوں کے اصل الفاظ اور مصادر نہیں ملے

(۱۵)

دعوتی خط بنام یہود خیبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمدؐ رسول اللہ کہ دوست ہیں موسیٰؑ کے اور مصدق ہیں ان پر نازل شدہ کتاب (تورات) کے ! غور سے سنئے گا

اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں یہ امر واضح فرمایا اور ابھی تک تورات میں موجود ہے !

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ
مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ج
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ج كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْئَهُ

ا۔ سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۲۵۲ ، ۲۵۳ : مترجم

Marfat.com

فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ
الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِیْمًا (۴۸ : ۲۹)

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں ان کی ایذاؤں سے بچنے کے لئے بڑے سخت ہیں (مگر !) آپس میں رحمدل اور مخاطب تو ان کو دیکھ کر کہے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں اور (کبھی) سجدہ کر رہے ہیں اور خدا کے فضل اور خوشنودی کی طلب گاری میں لگے ہیں مگر ان کی شناخت یہ ہے کہ سجدے کا انداز ان کے بشرے سے واضح ہے یہی اوصاف ان کے تورات میں بھی مذکور ہیں اور یہی اوصاف ان کے انجیل میں بھی ہیں (اور وہ روز بروز اس طرح ترقی کرتے جائیں گے) جیسے کھیتی کہ اس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس نے غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کرکے اپنی اس سوئی کو قوی کیا چنانچہ وہ رفتہ رفتہ موٹی ہوئی یہاں تک کہ کھیتی اپنے حال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور (اپنی سرسبزی سے) لگی کسان کو خوش کرنے اور خدا نے ان کو روز بروز ترقی اس لئے دی ہے کہ ان کی ترقی سے کافروں کو (بھی) جلائے ان میں سے جو (سچے دل سے) ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے،

Marfat.com

ان سے خدا نے مغفرت اور اجر کا وعدہ فرما لیا ہے ۱

اور میں قسم دیتا ہوں تمہیں اے یہود ! اللہ کی ذات بے ہمتا کی اور قسم دیتا ہوں تمہیں ان احکام خداوندی کی جو تمہیں وحی الٰہی کے ذریعے حاصل ہوئے اور قسم دیتا ہوں تمہیں اس خدائے یکتا کی جس نے تمہیں من و سلویٰ سے لذت اندوز فرمایا اور قسم دیتا ہوں تمہیں اس نجات دہندہ کی جس نے تمہارے پہلوں کو فرعون کی گرفت سے بچانے کے لئے سمندر میں سے ان کے لئے راستہ نکال دیا تم مجھے بتاؤ کہ جو کچھ تمہارے لئے وحی کی صورت میں نازل ہوا اس میں یہ حکم موجود نہیں کہ " جب محمد کا ظہور ہو اس پر ایمان لانا ؟"

اگر تورات میں یہ حکم نہیں تو بے شک تم میرے معاملے میں آزاد ہو ! "قد تبین الرشد من الغی ۲" مگر تورات میری بشارت سے خاموش نہیں ! لہٰذا میں تمہیں خدا کے حکم اور اس کے آخری نبی پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں ۱

(۱۶)

بنام یہود خیبر برائے مطالبہ دیت عبد اللہ بن سہل انصاری

یہ فتح خیبر کے بعد کا واقعہ ہے انصار مدینہ میں سے دو افراد عبد اللہ بن سہل اور محیصہ ابن مسعود محنت مزدوری کے لئے خیبر آئے اور دونوں اپنی اپنی روزی تلاش کرنے کے لئے بستی میں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے اتفاق سے محیصہ

۱۔ ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد دھلوی

۲۔ " بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے الگ اور نمایاں ہو گئی ہے "۔ (ابو الکلام)

Marfat.com

نے اپنے ساتھی عبد اللہ کی لاش ایک حوض میں پڑی دیکھی۔ اور مدینہ آ کر رسول صہ اللہ کے سامنے واقعہ کا ذمہ دار خیبر کے یہود کو ٹھہرایا۔یہود مدینہ میں حاضر ہوئے

رسول اللہص نے ان (یہود) سے قسامۃ کے لئے فرمایا تو وہ تیار ہو گئے مگر قتیل کے وارثوں نے عرض کیا ''کفار کی قسم کا اعتبار ہی کیا ہے''

آخر رسول اللہص نے قضیہ ختم کرنے کے لیے بیت المال سے دیت ادا فرما دی ۱

مؤلف کا رسول اللہص کے اس خط کی طرف اشارہ

رسول صہ اللہ نے انصار کے اس واقعہ کے متعلق یہود خیبر کی طرف اس مضمون کا خط لکھا

انہ قد قتل بین ابیاتکم فدوہ او ائذنوا بحرب من اللہ !

(تمہاری بستی میں فلاں شخص کی لاش پائی گئی ہے قتیل کی دیت ادا کرو ورنہ تم پر حملہ کیا جائے گا)۲

فرمان رسولص کا جواب یہود خیبر

فکتبوا یحلفون باللہ ما قتلوہ و لا یعلمون

۱- بحوالۂ سیرۃ ابن ھشام صفحہ ۳۲۶ عبد المنعم خاں کی کتاب ''رسالات نبویہ'' صفحہ ۱۲۶ ، کنز العمال جلد ۵ ، صفحہ ۵۵۱۳ - ۵۵۱۴ (مؤلف)

۲- موطا امام مالک باب القسامۃ ؛ مترجم

Marfat.com

لـه قـا تـلاً فـو د ا ہ رسول الله مـن عـنـد ہ
(بخدا ! نہ ہم نے نام بردہ شخص کو قتل کیا اور نہ ہم
اس کے قاتل کو جانتے ہیں تب رسول اللہ ص نے ورثائے قتیل
کو بیت المال سے دیت عنائت فرما دی۱)

(۱۷)

پیداوار خیبر میں فاتحین کا حصہ۲

بـسـم ا لله ا لـر حـمـن ا لـر حـيـم
(خیبر کی پیداوار میں سے) مندرجہ ذیل افراد کے لئے بطور وثیقہ یہ تحریر
کی گئی

۱- ابوبکر بن ابوقحافہ ۱۰۰ - وسق

۱- ایضاً موطا و سیرۃ ابن ہشام صفحہ ۷۷۸ و عبد المنعم خان ع ۱۲۵—
الطرق الحکمیۃ ابن القیم ، صفحہ ۱۸۸ - مترجم : لیکن الطرق الحکمیۃ کا ماخذ
خود موطا وغیرہ ہے - (مولف)

۲- فتح خیبر کے ساتھ خیبر کے مفتوحین سے امان اور مزارعت دونوں پر
معاہدہ ہو گیا

الف : امان کے لیے شرط : جب تک مسلمان چاہیں تم یہاں
آباد رہ سکتے ہو

ب : مزارعت کے لیے شرط : پیداوار میں نصف بٹائی

ج : امان اور کاشتکاری کی اجازت کے ساتھ ان پر فی کس
ایک دینار جزیہ بھی تھا : مترجم

Marfat.com

۲- عقیل بن ابوطالب	۱۴۰ - ,,
۳- پسران جعفر بن ابوطالب	۵۰ - ,,
۴- ربیعہ بن حارث	۱۰۰ - ,,
۵- ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب	۱۰۰ - ,,
۶- صلت بن مخرمہ	۳۰ - ,,
۷- ابو نبقہ	۵۰ - ,,
۸- رکانہ بن عبد یزید	۵۰ - ,,
۹- قاسم بن مخرمہ بن عبد المطلب	۵۰ - ,,
۱۰- مسطح بن اثاثہ بن عباد	۳۰ - ,,
۱۱- بشمول ھمشیرہ مسطح یعنی ھند	۳۰ - ,,
۱۲- صفیہ بنت عبد المطلب	۴۰ - ,,
۱۳- حسینہ بنت ارث بن مطلب	۳۰ - ,,
۱۴- ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطب	۴۰ - ,,
۱۵ تا ۱۷ حصین ، خدیجہ ، ھند / ابن عبیدہ ابن حارث	۱۰۰ - ,,
۱۸- ام حکیم بنت ابوطالب	۳۰ - ,,
۱۹- ام ھانی بنت ابوطالب	۴۰ - ,,
۲۰- جمانہ بنت ابوطالب	۳۰ - ,,
۲۱- ام طالب بنت ابوطالب	۳۰ - ,,
۲۲- قیس ابن مخرمہ بن ابوطالب	۵۰ - ,,
۲۳ ، ۲۴- ارقم کے دونوں فرزند	۵۰ - ,,
۲۵- عبد الرحمن بن ابوبکر	۴۰ - ,,
۲۶- ابو بصرہ	۴۰ - ,,
۲۷- ام بصرہ	۲۰ - ,,

Marfat.com

۲۸- ابن ابی حبیش	۳۰ - ,,
۲۹- عبد الله بن وهب	۵۰ - ,,
۳۰ ، ۳۱- پسران عبد الله	۵۰ - ,,
۳۲- نمیله کلبی از قبیله بنی لیث	۵۰ - ,,
۳۳- ام حبیبه بنت جحش	۳۰ - ,,
۳۴- ملکان بن عبده ۱	۳۰ - ,,
۳۵- محیصه بن مسعود	۳۰ - ,,

باضافه از مؤلف در تذکره مصادر متن صفحه ۲۱

۳۶- فاطمه	۱۰۰ - ,,
۳۷- علی	۱۰۰ - ,,
۳۸- آسامه بن زید	۲۰۰ - ,, غله ۱۰۰ - ,, کهجور
۳۹- عایشه	۲۰۰ - ,,
۴۰- جمله حرم خویش بشمول عایشه	۹۱۰ - ۷۰۰ - ,,
۴۱- عجیز بن یزید	۳۰ - ,,
۴۲- مکرز بن عبده	۳۰ - ,,
۴۳- حمنه بنت جحش	۳۰ - ,, ۲

۱- یه نام واقدی اور طبری میں ہے مگر ؟ "سماہ ابن ہشام ملکون بن عبدة و ذکره فیمن اطعمه النبی ص من خیبر ثلاثین وسقا (اصابه نمبر ۸۱۹۷) مولف انہیں مکوین لکھتے ہیں بذیل خط نمبر ۱۷ : مترجم

۲- ان اجناس میں گیہوں ، جو اور کھجوریں وغیرہ کئی چیزیں شامل تھیں (ابن ہشام) از مترجم

Marfat.com

(۱۸)

خیبر سے آمدہ گندم کے وثیقہ دار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریر ہے ان وثیقہ جات کے بارے میں جو رسول ص نے اپنے حرم کے لئے تحریر کرائے

الف : جملہ حرم کے لئے	۱۸۰ - وسق
ب : فاطمہ بنت رسول اللہ ص کے لئے	۸۵ - وسق
ج : اسامہ بن زید کے لئے	۳۰ - وسق
د : مقداد ابن اسود کے لئے	۱۵ - ,,
ہ : ام رمیثہ کے لئے	۵ - ,,

محرر : عثمان بن عفان
گواہان : عباس بن عبدالمطلب

(۱۹)

وثیقۂ امان تیمأ (مقام) کے یہود بنی عادی کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان ہے بنی عادی کے لیے مسلمان ان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں اور وہ ادائے جزیہ کے ذمہ دار ان پر ریاست کی طرف سے اور کوئی بار نہ ڈالا جائے اور نہ انہیں جلا وطن کیا جائے بغاوت اور فرمان برداری دونوں کی وضاحت کر دی گئی ہے

محرر : خالد بن سعید

Marfat.com

(۲۰)

یہود بنی عریض کے لئے سالانہ پیداوار کا وثیقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ وثیقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہود بنو عریض کے وظیفہ پر ہے

فصول پر : الف : گندم ۱۰ وسق[۱]

ب : جو ۱۰ وسق

ج : کھجور ۵۰ وسق

اس میں کمی نہ کی جائے گی

بقلم : خالد ابن سعید

(۲۱)

تبلیغی خط نجاشی بادشاہ حبش کے نام

(۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از جانب محمد رسول اللہ (صلعم)

بنام نجاشی اصحم

پادشاہ حبش

سلامت باشید !

۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من جانب محمد رسول اللہ (صلعم)

بنام نجاشی سر براہ حبشہ !

سلامتی ہو اس پر جو

(۲۲)

من جانب محمد نبی (صلعم)

بنام نجاشی اصحم بادشاہ حبشہ !

سلامتی اس شخص پر ہے جو ہدایت کا

طلب گار ہو کر خدا

۱- یہ موجب انہی کی اراضی کی پیداوار سے ہو سکتا ہے جو مزارعت پر انہیں دی گئی : مترجم

۲- مولف نے اس خط پر نمبر نہیں دیا : مترجم

یہ خط اُس خدائے برتر کی حمد و ثنا کے ساتھ لکھتا ہوں جو اپنی ذات اور صفات ہر دو میں لاشریک ، ہر قسم کی کمی سے مبرا ، خود سلامت امن دھندہ اور با رعب ہے

میں اقرار کرتا ہوں عیسیٰؑ ابن مریم کے روح اللہ اور اُس کا کلمہ ہونے کی جو خدا نے کنواری اور پاک دامن مریم میں القا فرمایا جس کلمہ سے وہ اُمیدوار ہوئی اور اُس نے عیسیٰؑ کو جنا وہ عیسیٰؑ جسے خدا نے اپنی روح اور نفخہ سے خلق فرمایا اسی طرح کہ جس طرح آدم کو اپنے ہاتھ اور نفخہ سے پیدا کیا

اے بادشاہ !

ہدایت کا جویا ہے

واضح ہو کہ میں آپ کے سامنے خدائے برتر کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں وہ بادشاہ ہے ، ہر قسم کی کمی سے مبرا ، خود سلامت ، امن دھندہ اور بارعب ہے -

میں عیسیٰؑ ابن مریم کے ان اوصاف کا معترف ہوں - وہ روح اللہ اور ایسا کلمہ تھے جو خدا نے مریم عذریٰ اور پاک دامن میں القا فرمایا جس کلمہ سے وہ عیسیٰؑ کی بدولت صاحب اولاد ہوئیں یہ کلمہ اسی قسم کا تھا ، جو خدا نے آدم کے لئے استعمال فرمایا - جب آدم کو اس نے اپنے ہاتھ سے بنایا

میں آپ کو خدائے واحد کی پرستش اور اس کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں جس میں میری اطاعت اور مجھ پر نازل شدہ کتاب پر

اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا

میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ خدائے وحدہ لا شریک کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں

میں اس بات پر شاہد ہوں کہ خدا کی نہ کوئی بیوی ہے نہ کوئی اس کا بیٹا اور میں اسکی شہادت بھی پیش کرتا ہوں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے - میں آپ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کرتا ہوں اور یہ کہ میں خدا کا رسول ہوں اگر آپ اسلام قبول کر لیں تو آپ سے کوئی تعرض نہ ہوگا جیسا کہ قرآن نے بتایا :

یا اھل الکتاب تعالوا الی

Marfat.com

میں آپ کو خدائے واحد لا شریک پر ایمان لانے اور اس سے موالات کی دعوت پیش کرتا ہوں اور یہ کہ آپ میری رسالت پر ایمان لائیں جس کے ساتھ اس کتاب پر بھی ایمان لانا ہوگا جو مجھ پر نازل ہوئی میں خدا کا رسول ہوں

واضح ہو کہ میں اپنے عم زاد برادر جعفر کو چند مسلمانوں کے ساتھ آپ کے ملک میں بھجوا رہا ہوں انہیں پناہ دیجئے اور ان کے شایان حال سلوک کیجئے مبادا ان پر سختی کی جائے! میں آپ کو آپ کی رعیت سمیت خدا پر ایمان لانے کی دعوت پیش کرتا ہوں گواہ

ایمان لانا شرط ہے اور اس کا رسول تسلیم کرنا لازم۔ میں تمہیں اور تمہاری رعیت ہر ایک کو خدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں گواہ رہئے کہ میں نے آپ کو خدا کا حکم پہنچا دیا اور نصیحت کر دی آپ کو میری نصیحت پر عمل پیرا ہونا چاہئے

والسلام

سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت یاب ہے

کـلـمـة سـو ا ء بـیـنـنـا و بـیـنـکـم ا لا نـعـبـد ا لا اللہ و لا نـشـر ک بـہ شـیـا ء و لا یـتـخـذ بـعـضـنـا بـعـضـا ا ر بـا بـا مـن د و ن ا للہ فـا ن تـو لـو ا فـقـو لـو ا ا شـهـدوا بـا نـا مـسـلـمـو ن (۳ : ۵۷)

اے اہل کتاب! آؤ ہم دونوں ایک اصول پر متفق ہو جائیں کہ ایک خدا کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانیں اور کوئی ہم میں سے انسان کو خدا نہ مانے! اے رسول اگر یہ اصول وہ تسلیم نہ

Marfat.com

رهئے که میں نے آپ
کو خدا کا حکم پهنچا
دیا اور نصیحت کر دی
آپ کو میری نصیحت
پر عمل پیرا هونا
چاهئے سلامتی هو اس
شخص پر جو هدایت
یاب هے

کریں تو ان سے که
دو که تم جانو اور
تمهارا کام مگر گواه
رهنا که هم تو
مسلمان هیں"
اے بادشاه اگر آپ
اسلام لانے سے منکر
رهے تو آپ پر اپنی
تمام عیسائی رعیت کا
بار بهی هوگا

نجاشی کی طرف سے جواب[۱]

(۲۳)

بسم الله الرحمٰن الرحیم
بخدمت جناب محمدص
رسول الله
من جانب نجاشی
اصحم ابن ابجر
اے الله کے نبی !
میں آپص کے حضور
سلام اور رحمت و
برکت خداوندی کا

(۲۴)

بسم الله الرحمٰن الرحیم
بخدمت جناب محمد نبی
(صلعم)
من جانب نجاشی اصمحه
السلام علیک یا رسول
الله من الله و رحمة الله
و برکاته !
بعد ازیں !
میں نے آپص کے

(۲۵)

بسم الله الرحمٰن الرحیم
به جانب محمد
(صلعم)
من جانب نجاشی
اصمحه
سلام علیک !
یا رسول الله من الله
و رحمة الله و برکاته !
اس خدا کے سوا کوئی

۱- یه خط عمرو بن امیة الضمری لائے : مترجم

هدیه پیش کرتا
هوں اس خدا کی
طرف سے جو تنہا
معبودیت کے لائق هے
اور جس نے مجھے اسلام
قبول کرنے کی توفیق
عطا فرمائی

اے رسول خدا !
یه جو آپص نے عیسیٰؑ
کی ولادت کے متعلق
تحریر فرمایا هے تو
خداوند ارض و سما کی
قسم حضرت عیسیٰ میں
اس سے زیادہ کوئی اور
بات نہیں اور آپ پر جو
قرآن نازل هوا هے تو
اس کے من جانب الله
هونے پر بھی مجھے یقین
هے آپ کے عمزاد بھائی
اور ان کے رفقاء همارے
هاں تشریف لے آئے
هیں هم نے آپص کے
بھائی کے هاتھ پر آپ
کی بیعت کر لی هے اور
خدائے رب العالمین کی

خاندان کی مسلمان بی بی
سیده ام حبیبه بنت
ابوسفیان کا آپص سے نکاح
کر دیا هے اور آپص کے
لئے مندرجه ذیل اشیاء هدیة
اریحا کے همراه بھیج رها
هوں ایک قمیض ایک
پاجامه ایک رداء اور
پیتادوں کی ایک جوڑی
والسلام علیک و رحمة الله
و برکاته

معبود نہیں جس نے
مجھے اسلام قبول کرنے
کی توفیق عطا فرمائی

بعد ازیں !

یا رسول الله آپص
کے مکی مهاجرین جو
میرے هاں اقامت
گزیں تھے انہیں اپنے
فرزند اریحا کے همراه
واپس بھیج رها هوں
اریحا کے ساتھ حبشه
کے اور ساٹھ افراد بھی
هیں اگر آپص فرمائیں
تو میں خود بھی حاضر
هو سکتا هوں ۔ میں آپ
کی رسالت پر صدق دل
سے ایمان لے آیا هوں

والسلام علیک یا
رسول الله و رحمة الله
و برکاته !

Marfat.com

(بقیه صفحه ۵۰ کالم اول)
وحدانیت کا اعتراف کر لیا ہے

آپ کی خدمت میں اپنے بیٹے ارھا ابن اصحم بن ابجر کو بھیج رھا ھوں لیکن اپنے نفس کے سوا دوسروں کی ذمہ داری لینے سے قاصر ھوں اگر حکم ھو تو میں خود بھی حاضر ھونے کے لئے آمادہ ھوں

یا رسول اللہ ص جب میں آپ کی رسالت پر ایمان لے آیا تو آپ کے حکم کی تعمیل کیا مشکل ہے

والسلام علیک یا رسول اللہ !

(۲۶) - (۲۷)

تبلیغی خط بنام ہرقل بادشاہ روم

(۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
از محمد عبداللہ و رسول خدا (صلعم)
بنام ہرقل " عظیم روم "
سلامتی ہے متلاشی ہدایت کے لئے !
بعد ازیں !

میں تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ھوں اگر تم اسلام قبول کر لو تو تم سے کوئی تعرض نہ ھوگا اور عنداللہ بھی دوگونہ اجر ہے

انکار کی صورت میں تم پر دو چند بار بھی ہے اپنے اور رعیت کے انکار کا
یا اھل الکتاب تعالوا

(۲۷)

" از محمد رسول اللہ (صلعم)
بنام " صاحب الروم "

میں تمہارے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرتا ھوں اگر تم مسلمان ھو جاؤ تو مسلمانوں کے مفاد اور تکالیف دونوں کے حصہ دار ھو گے اور انکار کی صورت میں جزیہ دینا ھوگا یہ خدا کا حکم ہے -

قاتلو الذین لا
یؤمنون باللہ و لا بالیوم
الاخر و لا یحرمون ما
حرم اللہ و رسولہ و لا

Marfat.com

الی کلمة سواء بیننا و
بینکم الا نعبد الا الله و لانشرک
به شیئا و لا یتخذ بعضنا
بعضاً اربابا من دون
الله فان تولوا فقولوا
اشهدوا بانا مسلمون
(۳ : ۵۷)

''اے اهل کتاب ! هم ایک
اصول پر متفق هو جائیں که
خدا کے سوا کوئی عبادت کے
لائق نهیں اس کے ساتھ کسی
کو شریک نه گردانیں کوئی هم
میں سے انسان کو خدا نه مانے
اگر وہ یه اصول تسلیم نه کریں
تو ان سے کهه دو که تم جانو
اور تمهارا کام مگر گواہ رهنا که
هم تو مسلمان هیں''

یدینون دین الحق
من الذین اوتوا الکتاب
حتی یعطوا الجزیة عن
ید و هم صاغرون
(۹ : ۲۹)

''اهل کتاب میں سے جن لوگوں
کا یه حال ہے که نه تو خدا پر
(سچا) ایمان رکهتے هیں نه
آخرت کے دن پر ان کا ایمان ہے
نه ان چیزوں کو حرام سمجهتے
هیں جنهیں الله اور اس کے رسولؐ
نے (اپنی کتاب میں) حرام
ٹهہرا دیا ہے اور نه سچے دین
پر عمل پیرا هیں تو (مسلمانو !)
ان سے (بهی) جنگ کرو یهاں
تک که وہ اپنی خوشی سے
جزیه دینا قبول کریں اور حالت
ایسی هو جائے که اُن کی
سرکشی ٹوٹ جائے''

(۲۸)
قیصر روم کا جواب

بحضور احمد رسول اللهؐ ! جن کے ظهور کی بشارت عیسیٰؑ نے بهی دی !
من جانب قیصر الروم
جناب کا فرمان آپؐ کے سفیر کے توسل سے صادر هوا میں آپ کے رسول

Marfat.com

ہونے کا اقرار کرتا ہوں ۔ آپ ص کے ظہور کی بشارت عیسیٰؑ بن مریم نے بھی انجیل میں دی

میں نے تمام اپنی رومی رعیت کو آپ پر ایمان لانے کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اگر وہ آپ پر ایمان لے آتے تو ان کے لئے کتنا اچھا ہوتا

اے صاحب ! کاش میں آپ ص کی خدمت میں باریاب ہو سکوں اور آپ ص کے قدموں کو دھوؤں

(۲۹)

تبلیغی خط بنام اسقف الروم (روم کے پادری کی طرف)

الی ضغاطر ۱ الاسقف !

سلام اس شخص پر جو مومن ہے

بعد ازیں !

عیسیٰؑ بن مریم روح اللہ ہیں اور خداوند عالم کا وہ کلمہ ہیں جو خدا نے پاک نفس مریم میں القا فرمایا میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ پر

وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اِسْمَاعِیْلَ وَ اِسْحَاقَ وَ یَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (۲ : ۱۳)

مسلمانو ! تم کہو ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں قرآن پر ایمان لائے ہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے ان تمام تعلیموں پر ایمان لائے ہیں جو ابراہیمؑ کو ، اسماعیلؑ

۱۔ ضغاطر پادری کا نام ہے : مترجم

Marfat.com

کو ، اسحاقؑ کو ، یعقوبؑ کو اور اولاد یعقوبؑ کو دی گئیں
نیز ان کتابوں پر جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دی گئی تھیں اور صرف اتنا ھی نہیں بلکہ ان تمام تعلیموں پر بھی ایمان رکھتے ھیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی ھیں ھم ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے نہ مانیں باقی سب کو مانیں یا اسے مانیں مگر دوسروں سے منکر ھو جائیں خدا کی سچائی کہیں بھی ھو اور کسی پر بھی آئی ھو) ھم خدا کے فرمان بردار ھیں

اور سلامتی کا مستحق وہ شخص ہے جو خدا کی طرف سے دی ھوئی ھدایت کو قبول کرے (ابوالکلامؒ)

(۳۰)

تبلیغی خط اسقف ایله اور اس کے ماننے والوں کی طرف

(مریحنه بن رو بہ—اور امرائے ایله)

تم سے کوئی تعرض نہیں اگر تم مندرجہ ذیل حقائق پر یقین کر لو

۱- میں تمہاری تسکین کے لئے اس خدا کی تعریف کرتا ھوں جس کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں

۲- اور میں جب تک پہلے سے تمہیں متنبہ نہ کر لوں تم پر حملہ نہ کروں گا

آج ھی تمہارے لئے میری طرف سے تنبیہ ہے کہ

۱- تم اسلام قبول کر لو—ورنہ

۲- جزیہ ادا کرو

Marfat.com

اور (جزیہ) کے ساتھ یہ شرط بھی ہے کہ
الف ۔ میرے سفیروں کی تعظیم کرو
ب ۔ ان کے لئے شریفانہ پوشاک مہیا کرو نہ کہ فوجوں کی سی وردی ہو
ج ۔ ان سفیروں میں زید کے لئے اور بھی پسندیدہ پوشاک مہیا کرو میرے سفیروں کی خوشنودی میری خوشنودی ہے
۔ جزیہ کے ساتھ اس قسم کا تاوان پہلے ھی سے ملک میں رائج ہے

اگر تم اپنے لئے خشکی اور سمندر میں امن و حفاظت کے خواھاں ھو تو خدا اور اس کے رسولؐ کی جزیہ کے بارے میں پوری اطاعت کرو تب عرب اور عجم تمہارے دونوں قسم کے دشمنوں کے خلاف تمہاری حمایت کی جائے گی

اور اگر تم نے میرے سفیروں کو ناکام واپس لوٹا دیا اور انہوں نے میرے سامنے تم پر خفگی کا اظہار کیا تب میں کسی معاوضہ پر تم سے صلح نہ کروں گا اور تم پر حملہ کرکے تمہارے بچوں کو اسیر اور بالغوں کو تہ تیغ کیا جائے گا

سنو !

میں خدا کا رسول ص ھوں اس کی ذات و اس کی نازل کردہ کتابوں اور اس کے فرستادہ رسولوں ھر ایک کی صداقت پر میرا ایمان ہے اور میرا یہ بھی ایمان ہے کہ مسیح ابن مریم اس کا کلمہ ھیں اور میں ان کی رسالت کا مقر ھوں

بہتر یہ ہے کہ حملہ ھونے سے پہلے تم مجھ پر ایمان لے آؤ جیسا کہ میں نے تمہارے لئے اپنے سفیروں کو ھدایت کر دی ہے

اور دیکھو ! حرملہ کو تین وسق جَو ھدیۃً پیش کر دو اس لئے کہ حرملہ نے میرے سامنے تمہاری سفارش کی ہے ورنہ میں تم پر اپنا لشکر بھیجنے کو تھا

اگر تم نے میرے سفیروں کی ھدایت پر عمل کیا تو خداوند عالم اور

Marfat.com

محمد ص بشمول اپنے یار و انصار سب تمہارے معاون ہوں گے اور میرے بھیجے ہوئے سفیروں جن کے نام یہ ہیں

۱- شرحبیل
۲- آبی
۳- حرملہ
۴- حریث بن زید الطائی

یہ حضرات تمہارے ساتھ جو شرائط طے کریں میں انہیں تسلیم کر لوں گا

اگر آپ ہماری اطاعت کر لیں تو ہمیں آپ سے کوئی تعرض نہ ہوگا

اور دیکھو مقام مقناہ کے باشندوں کی ان کے وطن میں جانے کے لئے اعانت کرو

(۳۱)

اہل ایلہ کے لئے امان نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امان نامہ ہے اللہ تعالیٰ اور محمد ص النبی رسول اللہ کی جانب سے یحنہ۱ بن آوبہ اور اہل ایلہ دونوں کے لئے

۱- ان کے لئے تری اور خشکی دونوں قسم کے راستوں کی ذمہ داری خدا اور اس کے رسول محمد ص پر ہے

۲- اس ذمہ داری میں ان کے ساتھ ان کے وہ حلیف بھی شامل ہیں جو شام و یمن اور بحیرۂ قلزم کے ساحل پر آباد ہیں

اگر ان معاہدین کی طرف سے وعدہ شکنی ہو تو ان پر حملہ کیا جائے گا نہ ان کے آدمیوں سے تعرض ہوگا البتہ ان کے اموال مباح ہوں گے

۱- مؤلف علام نے دونوں نام ضبط کئے مریحنہ (خط نمبر ۳۰) اور یحنہ (خط نمبر ۳۱) میں ہے : مترجم

Marfat.com

ان معاهدین کے لئے خشکی اور سمندر کی راهیں جن پر وہ پہلے سے گزرتے هیں بدستور کھلی رهیں گی

رسول‌ص اللہ نے یہ فرمان جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ دونوں کے هاتھوں ایلہ میں بھیجا

(۳۲)

امان نامہ برائے یہود جربا و اذرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امان نامہ هے محمد نبی‌ص کی طرف سے اهل آذرح کے لئے بہ شرائط ذیل

وہ خدا اور محمد‌ص کی پناہ میں هیں جب تک

۱- هر سال ماہ رجب میں ایک سو دینار ادا کریں (ان کی نصیحت اور ان کی طرف سے مسلمانوں پر احسان میں اللہ تعالیٰ کارساز هے)

۲- اگر مسلمانوں میں سے کوئی فرد کسی جرم یا تعزیر کے خوف سے ان کے هاں آئے تو اسے مسلمانوں کے حوالے کر دیں

۳- اهل اذرح پر حملہ انہیں پہلے سے متنبہ کرنے کے بغیر نہ کیا جائے گا

(۳۳)

امان اهل مقناہ اور بنی جنبہ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمد‌ص رسول اللہ (صلعم)

بنام بنی جنبہ و اهل مقناہ (هر دو)

واضح هو کہ

Marfat.com

ان دونوں قریوں کے رہنے والوں کی مجھے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ تم اپنے اپنے مواضعات میں لوٹ آئے ہو

۱- میرا یہ خط موصول ہونے کے بعد تم دونوں پناہ میں ہو خدا اور رسول (ص) کی

۲- رسول‌ص خدا نے تمہارے گذشتہ قصور معاف کر دئیے ہیں

مکرر یہ کہ اب تم خدا اور اس کے رسول ص کی پناہ میں ہو تم پر کوئی قوم ظلم اورزیادتی نہیں کر سکتی

۳- خدا کے رسول ص جس طرح اپنی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح تمہاری حفاظت کے ذمہ دار ہیں

۴- رسول ص اللہ نے تمہارے لئے اجناس ، اسلحہ اور غلاموں کی جو حد بندی کر دی ہے ، اس کے سوا جملہ اسلحہ جات خدا کے رسول ص اور ان کے مقرر کردہ محاصل ان کے حوالے کر دو

اور مندرجہ ذیل اشیاء میں سے ایک چوتھائی اجناس سالانہ سرکاری خزانہ میں جمع کرو

(الف) کھجوروں کی پیداوار میں سے

(ب) شکار کردہ مچھلی میں سے

(ج) عورتوں کے ہاتھ سے کتا ہوا سوت

جن کے عوض میں یہ مراعات ہوں گی

(الف) جزیہ کی مطلق معافی

(ب) ہر قسم کی سرکاری بیگار سے نجات

اگر تم نے اس فرمان کی تعمیل کی تو خدا کے رسول ص پر تمہارے معززین کی توقیر اور تمہاری معمولی لغزش سے چشم پوشی واجب ہوگی

میں مومن اور مسلم دونوں قسم کے دوستوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ

(الف) تم میں سے جو کوئی اہل مقنا کی طرف سے اطاعت و پابندی دیکھے وہ اس پر صاد کرے اور

Marfat.com

(ب) جو کوئی ان کی طرف سے سرکشی اور تمرد پائے اس کا انسداد کرے

اب اہل مقنا پر یا تو خود ان کا اپنا پسندیدہ سردار ہوگا یا خدا کے رسول ص کا مقرر کردہ[1]

والسلام
محرر علی ابن ابی طالب
در ۹ ہجری

(۳۴)

یہ امان نامہ اہل مقنا و حنین اور خیبر تینوں کے لئے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امان نامہ خدا کے رسول محمد ص کی طرف سے ہے مندرجہ ذیل طبقات کے لئے

(الف) اہل حنین
(ب) اہل خیبر
(ج) اہل مقنا
(د) اور ان سب کی ذریت کے لئے

میعاد امان : تا قیامت (ما دامت السموات و الارض)

میں انہیں اس خدائے بے ھمتا کی حمد و ثنا کے ساتھ سلامتی کی بشارت دیتا ہوں جس کے سوا کوئی الہ نہیں

بعد ازیں یہ کہ

مجھے وحئ الٰہی کے ذریعے تینوں طبقات کے اپنے اپنے گھروں میں لوٹنے کی اطلاع ہوئی ہے سو ضرور لوٹ جائیے سب کے لئے خدا اور خدا

۱- یہ لوگ یہودی تھے خط نمبر ۳۴ ملاحظہ ہو : مترجم

Marfat.com

کے رسول ص کی طرف سے پناہ ہے ۔ نہ صرف تمہاری جانوں کے لئے امان ہے بلکہ

(الف) تمہارے دین
(ب) تمہارے اموال
(ج) تمہارے غلام
(د) تمہاری جملہ املاک

ان سب میں خدا اور اس کے رسول ص کا ذمہ ہے

ما سوائے مذکورہ بالا رعایتوں کے یہ مراعات بھی دی جاتی ہیں

١- جزیہ کی معافی
٢- پیشانی کے بال ترشوانا (جو عمل آزاد کردہ غلاموں کے لئے ایک مرتبہ کیا جاتا)
٣- اسلامی لشکر تم پر حملہ نہ کرے گا ،
٤- ترک بیگار
٥- فوجی مہم میں شرکت سے استثنا
٦- فوجی ضرورت کے لئے تمہارے گھر خالی کرانے کی معافی
٧- لباس اور اس کی رنگت میں ذمیوں کی سی پابندی معاف ہے
٨- گھوڑے پر سواری کی اجازت ہے
٩- مسلح ہو کر نکلنے کی اجازت ہے
١٠- تم خود پر حملہ آور کے خلاف جنگ کر سکتے ہو ایسی لڑائی میں تمہارے مخالف کے مقتولوں کی دیت یا قصاص تم سے نہ دلوایا جائے گا
١١- لیکن جب تم میں سے کوئی شخص کسی مسلمان کا نا حق خون کر دے تب جس طرح مسلمان قاتل پر قصاص یا دیت لازم کر دی جاتی ہے تم پر بھی لازم ہے
١٢- تم پر لاحق بے حیائی کا افترا نہ کیا جائے گا

Marfat.com

۱۳- نہ تمہیں عام ذمیوں کے درجہ میں سمجھا جائے گا
۱۴- تمہارے درخواست کرنے پر تمہاری مدد کی جائے گی
۱۵- تمہارے ورود پر تمہاری مہانی کی جائے گی
اور حقوق ریاست میں تم پر سے مندرجہ اشیاء ساقط ہیں
۱۶- تم سے سونا ، چاندی ، گندم ، مویشی ، زرعین ادا کرنے اور کمر میں پٹکا باندھے رہنے کا مطالبہ نہ کیا جائے گا
۱۷- تمہارے لئے تم ہی میں سے سردار مقرر کیا جائے گا یا اہل بیت رسول ص خدا میں سے
۱۸- تمہارے جنازے لے جانے کی راہ میں رکاوٹ نہ ہوگی
تمہاری یہ تعظیم ام المومنین (صفیہ ۲ تمہاری عم زاد بہن) کی بدولت ہے
۱۹- اہل بیت رسول ص اور جملہ مسلمانوں پر تمہارے شرفاء کی تعظیم واجب ہے
۲۰- تمہارے معمولی مسامحات معاف کر دئیے جائیں گے
۲۱- تم میں جو شخص سفر میں ہو وہ خدا اور اس کے رسول ص کی پناہ میں ہے

۱- متن صفحہ ۳۸ ، سطر ۱۳ میں لفظ '' کشتیز '' ہے - الفاروق شبلی ، جلد دوم ، صفحہ ۴۳ میں اسے '' کستیج '' لکھا گیا - مفہوم پٹکا ہے (زنار نہیں) : مترجم

۲- ام المومنین صفیہ صاحبزادی ہیں مشہور دشمن دین یہود بن نضیر مدینہ کے سردار کی ، جس کا نام حی بن اخطب ہے جو کنانہ ابن ابی الحقیق (یہودی) کے خیبر میں قتل ہو جانے سے بیوہ ہو گئیں اور غزوہ (خیبر) میں اسیر ہوئیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (صفیہ) سے نکاح کر لیا (اصابہ کتاب النساء ، صفحہ ٦٤٧) : مترجم

Marfat.com

۲۲- اسلام میں کسی کو اکراھاً مسلمان کرنا روا نہیں (لا اکراہ فی الدین ۱)

۲۳- تم میں سے جو شخص رسول ص اللہ کے دین میں داخل ہو کر ان کے احکام پر چلے اس کے لئے رسول ص اللہ کے اہل بیت کے موجب میں سے ایک چوتھائی وظیفہ مقرر کیا جاتا ہے جو قریش کے مقرر کردہ موجب کے ساتھ عطا ہوگا یہ رقم پچاس دینار ہے تمہارے لئے یہ وظیفہ میری طرف سے عنایت ہے

۲۴- رسول ص اللہ کے اہل بیت اور تمام مسلمانوں پر اس وثیقہ کی پابندی لازم کی جاتی ہے

۲۵- جو شخص اہل حنین و خیبر اور مقناہ میں رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کرے اُسے اُس کے احسان سے بہتر معاوضہ دیا جائے

۲۶- اور جو شخص ان (ہر سہ) میں سے کسی کے ساتھ برائی کرے اس سے بدلہ لیا جائے

۲۷- جو شخص میرا یہ خط پڑھے یا اسے سنے اور اس میں تغیر یا اس کی مخالفت کرے ایسے شخص پر اللہ اور ملائکہ اور تمام جہان کی طرف سے لعنت ہے ایسا ملعون قیامت کے روز نہ صرف میری شفاعت سے محروم ہوگا بلکہ میں خدا کے سامنے اس کا دشمن ہوں گا اور جس کا میں دشمن ہوں گا خدا بھی اس کا دشمن ہوگا اور جس کا خدا دشمن ہوگا وہ دوزخ کا کندا ہوگا دوزخ بہت تکلیف دہ مقام ہے جس کی شہادت خدائے یکتا ، ملائکہ عرش برداران اور مسلمان دیتے ہیں

محرر : علی ابن ابی طالب بقلمہ

رسول ص اللہ کا فرمودہ حرف حرف علی نے لکھا

۱- ۲ : ۲۵۷ - ترجمہ : دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں (ابوالکلام)

Marfat.com

گواهان: ١- عمار بن یاسر
٢- سلمان فارسی مولئی رسول ص اللہ
٣- ابوذر غفاری

(٣٥)

اطاعت نامه من جانب فروه بن عمرو صوبه دار معان

بخدمت محمد رسول اللہ صلعم
میں نے صدق دل سے ایمان قبول کیا !
اشهد ان لا اله الا اللہ و اشهد ان محمدا رسول اللہ
بلا شبہ آپ نبی هیں جن کی بشارت عیسیٰ ع ابن مریم علیه الصلواۃ والسلام نے دی

(٣٦)

منظوری نامه از طرف نبی صلعم بنام فروه

از طرف محمد رسول ص اللہ بنام فروه بن عمرو
تمہارا قاصد پہنچا جس نے تمہاری طرف سے تحریری اطاعت نامه کے ساتھ زبانی تمہارے قبول اسلام کی اطلاع بھی پیش کی یه هدایت اللہ کی طرف سے هے اپنی اصلاح کے ساتھ خدا اور رسول ص کی اطاعت اور نماز و زکواۃ پابندی سے ادا کرتے رهو ۔

(٣٧)

تبلیغ نامه بنام حارث بن ابی شمر غسانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
از طرف محمد رسول ص اللہ بنام حارث بن ابی شمر

سلامتی کا مستوجب وهی شخص هے جو هدایت کا تابع هو وه جو خدائے یکتا پر ایمان لایا اور عمل سے اپنے ایمان کی تصدیق کی

میں تمہیں دعوت دیتا هوں خدائے واحد لا شریک پر ایمان لانے کی ۔ تب تم بد ستور اپنے ملک پر حکمرانی کر سکتے هو

علامة ختم

(۳۸) - (۳۹)

من جانب جبلة الغسانی

رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جبله[۱] بن ایهم نواب غسان کی طرف دعوتی خط لکھا جبله نے جواباً تحریر میں قبول اسلام کا اظهار کیا

مگر دونوں خطوط کی نقل نہیں ملی

(۴۰)

امان نامه غسان کے قبیله بنی ثعلبه کے لئے

بسم الله الرحمن الرحیم

۱۔ جبله اُس دور کے مشهور نوابین سے تها مسیحی روم میں اس کی حکومت تهی اس کے انداز سے اسلام کا اظهار هوا مگر اُسے مکر جانے کی عادت بهی تهی ـ اور وه مکر گیا

اور حضرت عمر کے دور میں وه اسلامی فوجوں کے مقابله پر اُتر آیا داد شجاعت دی مگر سر نگوں هونا پڑا مسلمان هو کر مدینه میں مقیم هو گیا پهر مکر گیا اور اس حالت میں روم کی بجائے قسطنطنیه میں فرو کش هوا آخر پہلی حالت هی میں دنیا سے رخصت هو گیا : مترجم

یہ خط محمد صہ رسول اللہ کی طرف سے ہے صیفی۱ ابن عامر سربراہ قبیلہ بنی ثعلبہ بن عامر کے نام ہے

ان میں سے جو شخص ایمان قبول کر لینے کے ساتھ نماز اور زکواۃ ادا کرے غنیمت میں سے خمس دے اور رسول صہ اللہ کی خدمت میں (آپ صہ کا) پسندیدہ مال پیش کرنے کی ذمہ داری لے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ کا ذمہ لیا جاتا ہے

(۴۱)

امان قبیلہ لخم کی شاخ حدس کے لئے

من جانب رسول اللہ صلعم

قبیلہ لخم۲ کی شاخ حدس میں سے جو شخص مسلمان ہو جانے کے ساتھ قیام نماز اور ادائے زکواۃ کے ساتھ رسول صہ کا حصہ ادا کرے اور مشرکین سے بھی تولا ترک کر دے تب آس کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کے لئے اللہ اور محمد صہ کی ذمہ داری ہے

اور اگر ان میں سے کوئی فرد مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کے لئے خدا اور آس کے رسول صہ کی ذمہ داری نہ رہے گی اور جو

۱- صیفی بن عامر اسلام لے آئے اور رسول اللہ صہ نے بدستور انہیں ان کے قبیلہ کی سربراہی پر قائم رکھا یہ خط حضرت عمر رضہ کے حضور بھی پیش کیا گیا (اصابہ نمبر ۴۱۰۶) : مترجم

۲- لخم اسم معرفہ ہے جو یمن کے مشہور سردار کی اولاد ہے - لخم (مالک) بن عدی بن الحارث بن خرہ بن عدی بن کہلان (یایزید) بن یشجب بن یعرب بن قحطان ” سمی لخماً لانہ لطم و ازاں حی اند پادشاہان حمیر “ (منتہٰی الارب جلد دوم) : مترجم

Marfat.com

شخص اپنے اسلام کی تصدیق اپنے اعمال سے پیش کرے گا ایسے شخص کے لئے محمد ص کی طرف سے اس کے مسلمان ہونے کی تصدیق ہوگی

محرر : عبداللہ بن زید

(۴۲)

..... زیاد بن جہور لخمی کے نام

زیاد بن جہور لخمی سے روایت ہے کہ میرے پاس آنحضرت ص کا مندرجہ ذیل تحریری فرمان پہنچا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد میں تمہارے سامنے اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں (۔ ۔ ۔ ؟)

(۴۳)

جاگیر برائے قبیلہ داری اور ..... ؟

قبیلہ داری کا وفد رسول ص اللہ کے حضوردو مرتبہ (قبل از

۱۔ یہ وفد حضرت نعیم بن اوس داری کے سربراہی میں تھا اور غزوہ تبوک سے واپسی پر گفتگو ہوئی وفد میں (۱۳) حضرات شریک تھے ۔

(۱) ہانی ابن حبیب (۲) فاکہ بن نعمان (۳) جبیلہ بن مالک

(۴) عروہ بن مالک (۵) قیس ابن مالک (۶) مرہ ابن مالک

(۷) ابوہند بن اوس (۸) طیب عبداللہ بن اوس

(۹) تمیم بن اوس (۱۰) یزید بن قیس (۱۱) نعیم بن اوس

(اصابہ نمبر ۸۷٦۹) : مترجم

Marfat.com

ہجرت و بعد ازیں) حاضر ہوا پہلی مرتبہ انہوں نے رسول اللہ
سے جاگیر۱ (اراضی) کے لئے درخواست کی تو رسول‌ص اللہ نے
ایک چرمی پارچے پر یہ وثیقہ لکھوا کر انہیں عطا فرمایا : مولف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس تحریر میں رسول‌ص اللہ کی طرف سے قبیلہ داری کے لیے عطیۂ جاگیر کا وثیقہ ہے

یہ کہ جب اللہ تعالیٰ رسول‌ص اللہ کو فتوحات سے سرفراز فرمائے گا تب اس قبیلہ داری کے لئے مندرجہ دیہات جاگیر میں عطا کئے جائیں گے

۱- موضع بیت عینون
۲- موضع جبرون
۳- موضع مرطوم
۴- موضع بیت ابراهیم

اور یہ جاگیر استمراری پٹہ ہوگا
اور ان سب کے مواضع باشندوں پر ان کے حقوق زمینداری ہوں گے

محرر : شرحبیل بن حسنہ
گواہان : ۱- عباس بن عبدالمطلب
۲- خزیمہ بن قیس
۳- شرجیل بن حسنہ

(۴۴)
نمبر ۴۳ کی تجدید

" رسول اللہ‌ص کی ہجرت کے بعد یہ وفد مدینہ میں حاضر ہوا
اور سابقہ وثیقہ میں تجدید کی درخواست کی تب رسول اللہ‌ص نے

۱- ارض شام میں جاگیر کی درخواست تھی (اصابہ در تذکرہ طیب عبداللہ بن اوس : مترجم

Marfat.com

انہیں مندرجہ ذیل تحریری وثیقہ عنایت فرمایا : مولف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریری وثیقہ محمد رسول اللہ کی طرف سے تمیم بن اوس کے لئے ہے انہیں حبرون اور بیت عینون دونوں مواضعات بشمول ان کی اراضی، پہاڑوں، پانی کے نکاس ، کھیتوں ، چشموں اور وحشی گایوں کے جاگیر میں دیے جاتے ہیں۔ یہ جاگیر ان کی اولاد در اولاد کے لئے منتقل ہوتی رہے

ان دونوں موضعوں میں جو شخص مداخلت کا مرتکب ہو وہ ظالم ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام بنی آدم کی لعنت کا مورد ہوگا

محرر : علی

(۴۵)

وثیقہ سابق (نمبر ۴۴) کی تجدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمیم داری اور ان کے بھائیوں کے لئے محمد رسول اللہ کی جانب سے ذیل کے مواضع کی جاگیر پر یہ وثیقہ لکھوا دیا گیا

الف : موضع حبرون

ب : موضع مرطوم

ج : موضع بیت ابراہیم

د : الف ، ب ، ج کی جملہ پیداوار کے منبعے اور تمام قابل حمل و نقل سامان دائماً ان جاگیرداروں کے لئے ہے

میں نے الف ، ب ، ج اور د معطی علیہم کی سپردگی میں دے دئیے ہیں جو نسلاً بعد نسلاً معطی علیہم کے لیے بطور جاگیر رہیں گے اس بارے میں جو شخص ان کے خلاف ارتکاب کرے وہ خدا کا دشمن ہے اور ایسے شخص پر خدا کی لعنت ہے

Marfat.com

محرر : علی بن ابوطالب
گواھان : ۱۔ عتیق[۱] ابن ابو قحافه
۲۔ عمر بن الخطاب
۳۔ عثمان بن عفان

(۴۶)

تجدید وثیقه نمبر ۴۳ ؛ ۴۴ ؛ ۴۵ من جانب ابوبکر صدیق برائے قبیله داری[۲]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یه تجدید وثیقه امین رسولص اللہ ابوبکر صدیقرض کی طرف سے ھے جنہیں رسول خدا کے بعد خلیفه مقرر کیا گیا

ابوبکر نے یه تحریر قبیله داری کے سپرد کی

زنہار کوئی شخص قبیله داری کے مواضع حبرون و عینون کی کسی خشک یا تر چیز میں مداخلت کرے !

جو شخص اس حکم سے آگاہ ھوا اور وہ خدا کا مطیع بھی ھے وہ ان دونوں دیہات کی کسی شے میں دخل انداز نه ھو

سرکاری شحنه بھی ان مواضعات پر ھمارے احکام کی سرانجام دھی میں کوشاں رھے اور ان میں دخل اندازی کرنے والوں کی نگرانی کرتا رھے

۱۔ ابوبکر الصدیق

۲۔ خط نمبر ۴۶ و ۴۷ تجدید ھیں حضرت ابوبکر کی طرف سے رسولص اللہ کے فرامین نمبر ۴۴ اور ۴۵ کی جن کے بعد پھر فرامین نبوی کا اعادہ ھے : مترجم

(۴۷)
از طرف ابوبکر—بنام سپه سالار شام
(متعلق قبیله داری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب ابوبکر بنام ابوعبیدہ بن جراح

سلام علیک خدائے واحد لا شریک کی حمد کے بعد واضح ہو کہ جو شخص خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے میں آسے قبیلہ داری کے مواضع میں دخل اندازی سے منع کرتا ہوں ان مواضعات کے قدیم باشندے جو از خود وہاں سے جلا وطن ہو گئے ہیں اگر ان کی متروکہ اراضی پر قبیلہ داری کاشت کرنا چاہے تو ان کے لئے اجازت ہے ۱

اور اگر جلا وطن واپس لوٹ آئیں تو وہ اپنی اراضی میں کاشت کے زیادہ مستحق ہیں

و السلام علیک

(۴۸)
قبیلہ بلی ۲ کی شاخ بنو جُعیل کے لئے امان نامہ

مضمون امان

بنو جعیل شاخ ہیں بنو عبد مناف قریش کی جو مراعات اور ذمہ داری

۱۔ مفتوحہ سر زمین کے باشندے اگر اپنی اراضی پر کاشت کرنا چاہیں تو انہیں بٹائی پر بھی رکھا جا سکتا ہے نبی ص نے یہود خیبر کو نصف بٹائی پر وہاں کاشت کی اجازت مرحمت فرمائی

(بخاری کتاب المغازی ، باب معاملة النبی ص اهل خیبر) : مترجم

۲۔ ''بلی کرمی قبیلہ ایست از قضاعة به لوی منسوب ست و قضاعة لقب عم ابن مالک بن حمیر که پدر قبیله ایست از یمن '' (منتهی الارب) : مترجم

Marfat.com

عبد مناف کے لئے ہے وہی بنو جعیل کے لئے ہے یہ کہ

الف : بنو جعیل کو غزوات کے لئے مجبور نہ کیا جائے

ب : ان کا منقولہ و غیر منقولہ مال ان کی ملکیت ہے

ج : اور مندرجہ ذیل قبیلوں کے خلاف بنو جعیل کی نصرت لازم ہے

۱۔ قبیلہ نصر

۲۔ " سعد بن بکر

۳۔ " ثمالہ

۴۔ " ھذیل

بنو جعیل میں سے ان افراد نے رسول ص اللہ کی بیعت کی ہے

۱۔ عاصم بن ابوصیفی

۲۔ عمرو بن ابوصیفی

۳۔ اعجم بن سفیان

۴۔ علی بن سعد

گواھان : ۱۔ عباس بن عبد المطلب

۲۔ علی بن ابی طالب

۳۔ عثمان بن عفان

۴۔ ابوسفیان بن حرب

(۴۹)

تبلیغی دعوت نامہ بنام مقوقس[۱] گورنر مصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد عبد اللہ و رسول ص اللہ بنام مقوقس عظیم القبط

سلام علی من اتبع الہدیٰ ! میں تمہارے سامنے اسلام پیش کرتا ھوں تمہارے مسلمان ھو جانے پر تم سے کوئی تعرض نہ ھوگا اور

۱۔ مقوقس شہ روم کی طرف سے مصر میں گورنر جنرل تھا : مترجم

Marfat.com

عند اللہ تمہیں دوگونہ اجر ہوگا مگر درصورت انکار اپنے ساتھ تم پر قبطیوں کے کفر کا بار بھی ہوگا

يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالُوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا
وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
(۷۵ : ۲)

(اے پیغمبر) ان سے کہو کہ اے اہل کتاب آؤ ایسی بات کی طرف رجوع کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں مانی جاتی ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھرائیں اور اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے پھر اگر ایسی سیدھی اور سچی بات ماننے سے بھی منہ نہ موڑیں تو (مسلمانو) ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو ایک ہی خدا کو مانتے ہیں ۱

محمد رسول اللہؐ

علامت ختم

(۵۰)

جواب مقوقس بحضور نبی صلعم

بخدمت محمدؐ بن عبد اللہ — من جانب مقوقس
سلام کے بعد عرض گذار ہوں کہ

۱- ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد

آپ کا خط پڑھا آپ کی تحریر اور دعوت دونوں کا مفہوم سمجھا مجھے معلوم ہے کہ آنے والے نبیوں میں سے ایک نبی باقی ہے مگر میرے علم کے مطابق اس نبی کا ظہور شام سے ہونا چاہئیے میں نے آپ کے سفیروں کی تعظیم کی اور ان کے ہاتھوں مندرجہ ذیل تحفے بھجوا رہا ہوں

الف : دو ایسی لڑکیاں، جن کی قبطیوں میں بے حد منزلت ہے

ب : پوشاک کے لئے ایک تھان

ج : سواری کے لئے ایک خچر

و السلام

(۵۱)

تبلیغی دعوت نامہ بنام مقوقس (دوسرا نسخہ)

من جانب محمد صلعم رسول اللہ بنام صاحب مصر و سکندریہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے رسالت سے سرفراز فرما کر مجھ پر قرآن نازل فرمایا

۱۔ متن میں لفظ '' جاریتین '' اوائل بلوغت میں پہنچی ہوئی لڑکیوں کے لئے ہے یہ لفظ کنیز کے لئے بھی مستعمل ہے شارحین نے متن کے الفاظ '' بجاریتین لہما فی القبط عظیم '' (جن کی قبطیوں میں بے حد منزلت ہے) کو آنکھیں بند کرکے انہیں '' کنیز '' لکھ دیا تاکہ رسول صلعم اللہ کے حرم میں ایک کنیز کی شمولیت بھی ثابت کی جا سکے اگرچہ کنیز آزاد ہو جانے کے بعد زن حرہ کی ہم پایہ ہے ۔ (اس کی مثال ام المومنین جویریہ مصطلقیہ ہیں) یہ دونوں لڑکیاں قبطیوں کے ہاں '' صواحبات منزلت عظیم '' تھیں مگر کنیز تو صاحبہ منزلت عظیم کیا معمولی منزلت سے بھی بہرہ ور نہیں ہوتی ان دونوں میں سے ایک صاحبۂ منزلت ام المومنین ماریہ قبطیہ ہیں جن کے بطن سے ابراہیم پیدا ہوئے مسلمان شارحین پر حیرت ہے کہ (وہ) مدخولہ نبی صلعم کریم کو ام المومنین بھی نہیں کہنے دیتے دوسری بی بی کا نام سیرین تھا یہ حضرت حسان شاعر رسول کے عقد میں آئیں : مترجم

Marfat.com

ہے مجھے لوگوں کو جنت کی بشارت اور دوزخ سے ڈرانے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم بھی فرمایا ہے کہ جب تک کفار اسلام قبول نہ کر لیں ان کے ساتھ مقاتلہ جاری رکھوں

میں تمہیں خدائے واحد پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جس دعوت کے قبول کرنے پر تم سعادت سے بہرہ مند ہوگے اور انکار پر شقادت سے دوچار

و السلام

(۵۲)

از طرف مقوقس بخدمت رسول اللہ بہ نسخہ دیگر

باسمک اللہم

من جانب مقوقس بخدمت محمدصلعم

آپ کا مکتوب پہنچا اور اس کا مفہوم سمجھا آپ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا بلند مرتبہ بخشا اور آپ پر قرآن نازل فرمایا!

اے محمدصلعم! آپ کی بعثت کے متعلق ہم نے اپنی کتابوں میں تجسس کی تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام بیان کرنے میں آپ سچے ہیں اگر میں اتنی بڑی سلطنت کا سربراہ نہ ہوتا تو اپنے علم کی بنا پر آپ کی صداقت پر ایمان لانے میں سبقت کرتا بے شک آپ خاتم الانبیاء و سید المرسلین اور امام المتقین ہیں!

والسلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ تابہ یوم آخرت

(۵۳)

تبلیغی دعوت نامہ نبوی — بنام شہ فارس کسریٰ پرویز

از طرف محمدصلعم رسول اللہ بنام کسریٰ شہ فارس

ہدایت کے اس متلاشی سے ہمیں کوئی تعرض نہیں جو اللہ اور اس کے رسولصلعم

Marfat.com

پر ایمان لایا خدائے لا شریک و یکتا کی وحدانیت پر شہادت پیش کی اور محمد کے بندہ اور رسولصہ ہونے کا اقرار کیا میں تمہیں اللہ کی طرف آنے کی دعوت دیتا ہوں رہتی دنیا تک میں اللہ کا رسولصہ ہوں تاکہ ہر بشر کو خدا کی گرفت سے ڈراؤں جو گرفت کفار پر ہو کر رہے گی

اگر تم اسلام قبول کر لو تو تم سے تعرض نہ ہو گا اور اگر انکار کیا تو اپنے ساتھ مجوس کا بار بھی اپنی گردن پر لے جاؤ گے

(۵۴)

دعوت نامہ بنام ہرمزان عامل کسریٰ (فارس)

از طرف محمدصہ رسول اللہ بنام ہرمزان[۱]

میں تمہارے سامنے اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں جس کے قبول کرنے سے تم سلامت رہ سکتے ہو

(۵۵)

ــــ بنام بادشاہ سماوہ نفائہ ابن فردہ الدئلی

رسول اللہ صلعم نے نفائہ بن فروہ الدئلی بادشاہ سماوہ کی طرف ایک خط لکھا

مگر اس خط کی نقل نہ ملی

۱۔ ہرمزان کو حضرت عمرؓ کے عہد میں گرفتار کرکے مدینہ لایا گیا اس نے مسلمان ہو کر مدینہ میں سکونت اختیار کر لی اور حضرت عمرؓ کی شہادت پر سازش کی تہمت میں عبید اللہ بن عمر کے ہاتھ سے قتل ہوا (اصابہ در تذکرہ عبید اللہ نمبر ۵۶۳۵) : مترجم

Marfat.com

(۵۶)

بحرین میں کسریٰ کے عامل منذر بن ساوی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد رسول اللہ بنام منذر بن ساوی

جویائے ہدایت کے لئے سلامتی ہے بعد ازیں یہ کہ میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں جس سے تم پر کوئی وبال نہ رہے گا اور تم خود ہی اپنی ماتحت رعایا کے سربراہ رہو گے

آگاہ رہو کہ جہاں تک گھوڑے اور اونٹ پہنچ سکتے ہیں وہاں تک اسلام پہنچ کر رہے گا

علامت ختم

(۵۷)

دوسرا دعوت نامہ منذر بن ساوی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد رسول اللہ بنام منذر بن ساوی

سلام علیک ! میں تمہارے سامنے اس خدا کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ اقرار بھی کرتا ہوں کہ محمد اس کا بندہ اور رسول ہے

بعد ازیں

میں تمہیں خدائے برتر و بالا کی یاد دلاتا ہوں آج جو شخص میری نصیحت پر عمل پیرا ہوگا وہ اپنی ذات کے لئے مفید ثابت ہوگا اور میرے سفیروں کا اطاعت کنندہ میرا اطاعت گزار شمار ہوگا اور ان کا خیر طلب میرا خیر اندیش ہوگا

Marfat.com

میں نے اپنے سفیروں کی زبان سے تمہارے اوصاف سنے میں تمہاری رعایا کے معاملہ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کی سفارش کرتا ہوں اور خود بھی اس کا پابند ہوں گا کہ ان کے مسلمان ہونے پر ان کے مال و متاع سے تعرض نہ کروں اور ان کی لغزش سے اعراض کرتا رہوں

میں تمہاری صلاحیت ظاہر ہونے پر تمہیں سربراہی سے معزول نہ کروں گا

تمہاری ماتحت رعایا میں جو لوگ یہودیت اور مجوسیت پر قائم رہیں ان سے جزیہ لیا جائے گا

محمد رسول اللہ
علامت ختم

(۵۸)

من جانب منذر بخدمت نبی صلعم

معروض بانکہ

یا رسول‌ص اللہ اہل بحرین کے متعلق آپ ص کا مکتوب پڑھا ان میں سے بعض نے اسلام قبول کر لیا ہے جو انہیں پسند ہے اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اسلام کو پسند نہیں کرتے

میری رعایا میں مجوس اور یہودی بھی ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے ؟

(۵۹)

از طرف نبی صلعم بنام منذر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمد‌ص رسول اللہ بنام منذر بن ساوی

Marfat.com

سلام علیک ! میں اعتراف کرتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

بعد ازیں ! تمہارا خط ملا اور میں نے اسے پڑھوایا

جو شخص ہمارے جیسی نماز ادا کرے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور مسلمانوں کا ذبیحہ حلال سمجھے وہ ایسا مسلمان ہے جو قومی منافع اور ذمہ داری میں ہمارے ہی جیسا ہے اور جو شخص اس پر عمل نہ کرے اس کے ذمے معافری۱ کی قیمت یعنی ایک دینار جزیہ ہے

و السلام و رحمة اللہ یغفر اللہ لک

(۶۰)

تبلیغی مکتوب بنام اہل ہَجَر (بحرین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمد نبی رسول اللہ بنام اہل ہجر

سلامت باشید ! میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں

بعد ازیں

تمہیں اللہ کے نام پر تمہاری جانوں کے لئے یہ وصیت کرتا ہوں کہ ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہو جانا

زنہار ایسا نہ کرنا اور یہ کہ

میرے پاس تمہارا وفد آیا ہے جن سے میں نے ان کی مرضی کے مطابق برتاؤ کیا۔میں اگر تم سے اپنے تمام حقوق حاصل کرنے کی کوشش کروں تو اس معاملہ میں تمہاری کوتاہی کی وجہ سے میں تمہیں ہجر سے جلا وطن کئے بغیر

۱۔ قسمے از چادر ہائے یمنی : مترجم

Marfat.com

نہ رہوں بلکہ میں نے تمہارے مفرورین کی معافی قبول کر لی اور انہیں ان کے گھروں میں آباد رہنے والوں کے مطابق مراعات سے سرفراز فرمایا تم سب کو اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرنا چاہئے

مجھے تمہارے چال چلن کی روئداد ملی تم میں سے جو شخص نیک چلن رہے گا اس پر کسی بد کردار کے متعلق گرفت نہ ہوگی

میرے عامل وہاں آئیں تو ان کی اطاعت کرو اور احکام خداوندی میں تبلیغ پر ان کی اعانت کرو تم میں سے جو شخص حسن کردار دکھائے وہ میرے نزدیک قابل مواخذہ ہوگا نہ اللہ کے حضور

بنام منذر بن ساوی[۱]

میرے سفیروں نے تمہاری تعریف کی اگر تم اسی حسن برتاؤ سے پیش آؤ گے تو اس کا صلہ دیا جائے گا میں تمہیں اللہ اور اس کے رسولص کے ساتھ وفاداری کی ہدایت کرتا ہوں

السلام علیک

(۶۱)

دعوتی خط آن صلعم دربارۂ مجوس ھجر بنام منذر

اپنی رعایا پر سلام پیش کیجئے درصورت اقرار ان کے اور ہمارے مفاد اور ذمہ داری دونوں یکساں ہیں

جو شخص اسلام لانے سے انکار کرے اس کی خوشی ! تب اسے جزیہ دینا ہوگا اور ان کا ذبیحہ اور ان کی عورتوں سے مناکحت ترک ہوگی

۱۔ یہ فرمان نمبر ۶۰ کا تتمہ ہے : مترجم

Marfat.com

(۶۲)

ایضاً بنام منذر

آپ کی ماتحت رعایا میں سے جس کے پاس اراضی نہیں اس پر چار درہم اور ایک دینار سالانہ جزیہ عائد کر دیجئے

(۶۳)

ایضاً بنام منذر

(آنحضرت نے منذر بن ساوی کے نام یہ مکتوب ارسال فرمایا)

تمہارے ہاں قدامہ اور ابو ہریرہ کو بھیج رہا ہوں تمام وصول شدہ جزیہ ان کے سپرد کر دیجئے

محرر : آبی

(۶۴)

معرفت عامل آں صلعم نزد منذر بن ساوی

بنام علاء بن حضرمی !

واضح ہو کہ میں منذر بن ساوی کے پاس تحصیلدار بھیج رہا ہوں جو اس سے جمع شدہ جزیہ اپنی تحویل میں کر لیں انہیں جلدی واپس بھجوائیے خود اپنی تحویل کا صدقہ اور محصول کی مد میں جمع شدہ مال بھی ان کے سپرد کر دیجئے

والسلام

محرر : آبی

Marfat.com

(۶۵)

عامل کسریٰ اُسی بُخت صوبہ دار بحرین کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے پاس اقرع[۱] تمہارا خط لائے اور تمہاری قوم کی سفارش کی تمہاری اور اقرع دونوں کی سفارش قبول کی جاتی ہے ۔ تمہاری درخواست کے مطابق تمہارا مطالبہ منظور ہے لیکن آئندہ تمہاری روش دیکھتا رہوں گا اگر تم میرے ہاں آؤ تو اجازت ہے اور نہ آؤ تو مضائقہ نہیں !

واضح ہو کہ میں کسی سے خود ہدیہ طلب نہیں کرتا ۔ اگر تم از خود تحفہ پیش کرو تو قبول کر لوں گا میرے سفیروں نے تمہاری تعریف کی ہے میں تمہیں قیام صلوٰۃ و ادائے زکواۃ اور مسلمانوں سے قریب رہنے کی ہدایت کرتا ہوں—اور تمہاری قوم کا نام ”بنی عبد اللہ“ تجویز کرتا ہوں انہیں نماز اور حسن کردار کا حکم دیجئے میں تمہیں بشارت دیتا ہوں !

والسلام علیک و علی قومک

(۶۶)

بنام اہل عُمّان و بحرین

من جانب محمد نبی رسول اللہ صلعم بسوئے بندگان خدا الاسبذیین[۲] ملوک...

۱- ابن حابس : مترجم

۲- اسبز ہجر میں ایک شہر ہے عمان سے مختلف، دونوں پر جیفر بن جلندی حکمران تھا اس کا دوسرا بھائی عبید ہے یہ سفیر عمرو بن العاص تھے دونوں بھائی مسلمان ہو گئے اور سرکاری محاصل مرکز میں بھجوانے کی ذمہ‌داری قبول کر لی قبیلہ ان کا ازد ہے (ملخص از اصابہ نمبر ۱۳۰۵) اور اسبز سے دونوں بھائیوں کی نسبت ہے : مترجم

Marfat.com

عمان بشمول ان اسبذیوں کے جو بحرین میں سکونت گزیں ہیں

اگر یہ لوگ مندرجہ ذیل امور کی پابندی کریں تو مسلمان ہیں تب ان کا ذاتی مال و متاع اور ان کے معبدوں کے خزانہ سے تعرض نہ ہوگا

۱- خدا اور رسولؐ پر ایمان لائیں
۲- نماز قائم کریں
۳- زکواۃ ادا کریں
۴- اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کریں
۵- حق نبیؐ ادا کریں
۶- جملہ واجب شدہ احکام کی پابندی کریں
۷- خرما میں سے دسواں حصہ (زکواۃ) ادا کریں
۸- غلہ میں سے بیسواں حصہ زکواۃ ادا کریں
۹- مسلمانوں پر ان کی اور ان پر مسلمانوں کی نصرت و ہمدردی واجب ہے

(۶۷)

تبلیغی خط بنام ہلال حاکم بحرین

سلامت باشید ! میں تمہارے سامنے خدائے وحدہ لا شریک کی حمد بیان کرتا ہوں اور تمہیں اس پر ایمان لانے و اس کی اطاعت اور جماعت میں داخل ہونے کی دعوت پیش کرتا ہوں جس میں تمہاری بھلائی ہے

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

(۶۸)

تنبیہ بنام ھوذہ بن علی رئیس یمامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Marfat.com

از طرف محمد رسول اللہ بنام ہوذہ بن علی !

سلام علی من اتبع الھدیٰ ! میری حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک سواری کے اونٹ اور گھوڑے پہنچ سکتے ہیں اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارا مال و متاع اور ریاست سب کچھ تمہارا ہے

علامت ختم

ہوذہ۱ کی طرف سے نامناسب جواب

آپ کی دعوت بہت عمدہ ہے میں عرب کا وہ مشہور شاعر اور خطیب ہوں جس کی شعلہ بیانی سے لوگ ڈرتے ہیں اگر آپ ریاست کی آمدنی میں مجھے شریک کرلیں تو میں آپ کے تابع ہو سکتا ہوں۲

(٦٩)

عطائے جاگیر برائے مجاعہ بن مرارہ بن سُلمیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریری وثیقہ ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے مجاعہ بن مرارہ بن سُلمیٰ کے لئے !

میں تمہیں مندرجہ ذیل تین مواضعات جاگیر میں عطا کرتا ہوں

۱- اس خط پر نمبر نہیں ہے : مترجم

۲- زاد المعاد ابن القیم جلد ۲ صفحہ ۵۸ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوذہ کا خط پڑھ کر فرمایا اگر وہ مجھ سے ایک تنکا طلب کرے تو نہ دوں گا عنقریب اس کی بادشاہت ختم ہونے کو ہے اور اس سے چھ ماہ بعد ہوذہ کا انتقال ہو گیا : مترجم

Marfat.com

۱- غوره۱

۲- موضع غرابہ

۳- موضع حبل

جو شخص ان کا مطالبہ کرے اس کا مقدمہ میرے سامنے پیش کرو

(۷۰)

ایضاً برائے مجاعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ۲ وثیقہ ہے مجاعہ بن مرارہ سلمٰی کے لئے! کہ مشرکین بنو ذُہل کے قبیلہ میں سے جو خمس آئے گا اس میں سے تمہیں ایک سو اونٹ تمہارے بھائی کے خونبہا میں عطا کروں گا

۱- غوره قصبہ ہے غرویات کا اور قارات کے قریب واقع ہے (بلا ذری)۔ غوره زمین ہے یمامہ میں (اصابہ) : مترجم

۲- مجاعہ نے مسلمان ہونے کے بعد رسول‌ص اللہ سے عرض کیا جاهلیت میں میرے بھائی کو بنو اسد اور بنو ذهل نے قتل کر دیا مجھے اس کی دیت ان سے دلائی جائے رسول ص خدا نے فرمایا اگر میں نے مشرک کی دیت مقرر کی هوتی تو ایسا هی کرتا مگر توقف کرو میرے وارثین خلافت تمہیں ادا کر دیں گے اور آنحضرت نے مجاعہ کے لیے ایک سو اونٹ کی دیت اس مال میں سے لکھوا دی جو بنو ذهل کی شکست پر ملی اور ایسا هی هوا بنو ذهل مفتوح هوئے مگر غنیمت کم ملنے کی وجہ سے مجاعہ کے مطالبہ کا کچھ حصہ رہ گیا اب خلافت اولی نے اس کی درخواست پر یمامہ کی زکواۃ میں سے بارہ هزار صاع غلہ کا پروانہ لکھوا دیا گیا (اصابہ جلد ۶ صفحہ نمبر ۱۶ء۷) : مترجم

Marfat.com

(۷۱)

امان برائے مجاعه من جانب خالد بن ولید

مجاعه خطهٔ یمامه کے سردار تھے جنگ یمامه میں یه بھی مسلمانوں کے خلاف نبرد آزما ہوئے اور گرفتار ہونے کے بعد مسلمان ہو گئے سردار لشکر خالد بن ولید نے ان کے لئے یه وثیقه لکھ دیا (بلاذری)۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاهده هے خالد بن ولید کی طرف سے مجاعه بن مراره و سلمه بن عمیر اور فلاں و فلاں کے لئے ! یه که

تم چاندی ، سونا اپنے حاصل کرده جنگی اسیروں میں سے نصف اور خود و زرعین و هر بستی کے باغات اور غله کی پیداوار هر ایک میں سے خراج ادا کرو جس کے بالعوض تمہارے لئے امان هے خالد بن ولید اور ابوبکرؓ خلیفه رسولؐ الله اور جمله مسلمانوں کی طرف سے

(۷۲)

برائے قبیله عبد القیس از بحرین

بر موقعه حاضری وفد در مدینه

از طرف محمدؐ رسول الله بنام اکبر بن عبد القیس

۱- یه قبیله الله اور رسول ؐ کی پناه میں آ جانے سے اسلام کے مواخذات سے بری قرار دیا جاتا هے

۲- اس (قبیله) نے جو عهد و پیمان هم سے کئے هیں یه ان کے پورا کرنے کے ذمه دار هیں

۱- مترجم

Marfat.com

۳۔ قبیلہ عبد القیس کے گرد و نواح میں بسنے والوں پر ان کے متعلق مندرجہ ذیل ۳ امور کی پابندی لازم ہے

(الف) ان کی فراہمئی اجناس میں مانع نہ ہوں

(ب) بارانی پانی میں رکاوٹ پیدا نہ کریں

(ج) پھلوں کے پکنے پر ان کے لئے برآمدگی میں سہولت پیدا کریں

(د) رسول ص اللہ کی طرف سے اس علاقے کے بری اور بحری خطوں بشمول شہری اور بدوی ہر دو قسم کی آبادی و تجارتی قافلوں اور درآمدگی کی اشیاء پر علاء حضرمی بن حفری کو شحنہ مقرر کیا جاتا ہے

(ہ) قبیلہ عبد القیس کے لئے اہل بحرین پر مندرجہ ذیل ذمہ داری عائد کی جاتی ہے

۱۔ ہمارے دشمن پر نگرانی کرتے رہیں

۲۔ ان پر تعدی کرنے والوں کے خلاف اور جنگوں میں قبیلہ مذکور کی نصرت کریں

اہل بحرین پر یہ احکام اللہ کے نام پر عہد و پیمان کی صورت میں عائد کئے جاتے ہیں زنہار اگر وہ کسی حکم میں تبدیلی یا تفرقہ کا باعث ہوں !

بنو عبد القیس کی ذمہ داری

۱۔ اسلامی لشکر کی نصرت کریں جس کے عوض میں انہیں فے میں سے حصہ ملے گا

۲۔ فصل مقدمات میں ایسا عدل کریں جس پر فریقین مقدمہ کو نظر ثانی کی ضرورت نہ رہے

۳۔ رفتار و گفتار میں شریفانہ انداز رکھیں

ان کے اس طرز پر خدا اور اس کا رسول ص گواہ ہیں

Marfat.com

(۷۳)

جاگیر برائے شبیب[۱] بن قرہ (شریک وفد عبد القیس)

مگر اس کی نقل نہیں ملی

(۷۴)

۔۔۔۔ برائے صحار[۲] بن عباس (شریک وفد عبد القیس)

مگر اس کی نقل نہیں ملی

(۷۵)

جاگیر برائے مشمرج ابن خالد سعدی (شریک وفد عبدالقیس)

آنحضرت نے ان کے لئے بادیہ کا کنواں جاگیر میں لکھ دیا
مگر اس کی نقل نہیں ملی

(۷۶)

تبلیغی فرمان بنام جیفر و عبد پسران جلندی رئیس عمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
از طرف محمد رسول اللہ صلعم بنام جیفر و عبد پسران جلندی

۱۔ یہ قبیلہ غسان سے ہیں (اصابہ نمبر ۳۸۳ : م)
۲۔ صحار جد اعلی کی نسبت سے ابن عباس اور باپ کی نسبت سے ابن عبد القیس ہیں : مترجم

Marfat.com

السلام علی من اتبع الہدیٰ
بعد ازیں
میں اسلام کی دعوت پیش کرتا ہوں اگر تم دونوں بھائی مسلمان ہو جاؤ تو تم سے کسی قسم کا تعرض نہ ہوگا
میں اللہ کی طرف سے بنی آدم کو ان کے برے انجام سے ڈرانے کے لئے بحیثیت رسولص مامور ہوا ہوں میری رسالت کے منکرین پر اتمام حجت ہو جائے گا تمہارے اسلام لے آنے پر تمہاری ریاست سے تعرض نہ ہوگا ورنہ بصورت انکار تمہارا ملک چھین لیا جائے گا ۔ میرا گھڑ سوار لشکر تمہارے ملک کو روند کر تباہ کر دے گا اور میری نبوت تمہاری ریاست پر غالب آ کر رہے گی

محرر : اُبی بن کعب

(۷۷)

۔۔۔ بنام اہل دما از عمان

از ابو شداد (جو بستی دما کے باشندے ہیں)
ہمارے نام نبی صلعم کا فرمان چرمی پارچہ پر لکھا ہوا پہنچا جسے تلاش کے بعد ایک خواندہ نوجوان سے پڑھوایا اس دوران میں عمان پر کسریٰ کا صوبہ دار بستجان حکمران تھا
تحریری فرمان یہ ہے
از طرف محمد رسول اللہ بنام اہل عمان !
خدا کی وحدانیت اور میری رسالت دونوں پر ایمان لانے والے کے لئے یہ احکام ہیں
(الف) زکواۃ ادا کرو
(ب) مسجدوں کے لئے احاطہ بندی کر دو !

(ج) عدم تعمیل پر تم سے جنگ کروں گا ۱

(۷۸)

برائے خراج از پیداوار بنام وفد ثماله و حدان از عمّان

یہ فرمان محمدؐ رسول اللہ کی طرف سے ہے اس قبیلہ کے خالص بدوی اور دامن صحرا کی بستیوں میں رہنے والے (دونوں) کی پیداوار کا سرسری اندازہ کرنا مشکل ہے اس لئے کل پیداوار کا دسواں حصہ سرکاری لگان ان کے ذمہ ہوگا!

محرر : ثابت بن قیس من شماس
گواہان : ۱- سعد بن عبادہ
۲- محمد بن مسلمہ

(۷۹)

اطلاع نامہ من جانب خالد بخدمت رسولؐ اللہ

(دربارۂ قبیلۂ بلحارث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بخدمت محمد نبی رسول اللہ ! من جانب خالد بن ولید
السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ !
میں آپ کے سامنے اس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی

۱- اصابہ نمبر ۶۲۵ ـ دما کی بجائے ذمار عمان کی بجائے صنعا اور ابو شداد کی ولدیت ابن زیاد ہے : مترجم

Marfat.com

معبود نہیں !

میرے معروضات حسب ذیل ہیں

جناب نے قبیلۂ بنی حارث بن کعب کی جانب میری ماموری کے ساتھ یہ ہدایات فرمائیں کہ !

(الف) میں ان پر تین روز تک حملہ نہ کروں اور ان دنوں میں انہیں اسلام کی تبلیغ کرتا رہوں

(ب) ان کے مسلمان ہو جانے پر کسی تعرض کے بغیر ان پر کتاب و سنۃ کے مطابق عقائد پیش کروں

(ج) ان کے قبول اسلام کی صورت میں ان پر حملہ نہ کروں !

سو جس طرح خدا کے رسولص نے فرمایا میں ان کے سامنے تین روز تک اسلام پیش کرتا رہا ان کے ہاں ۲ے سواروں کا ایک دستہ بھیجا جس نے ان سے کہا " اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تم سے کوئی تعرض نہ ہوگا " اور وہ مقابلہ کئے بغیر مسلمان ہوگئے

میں ابھی تک ان ہی کے ہاں مقیم ہوں اور انہیں مسلسل تین روز سے سنۃ (نبیصلعم) کی تلقین کر رہا ہوں

اب رسولص اللہ کا جو حکم ہو بجا لاؤں !

والسلام علیک یا رسولص اللہ !

(۸۰)

از طرف آنحضرتص خالد بن ولید کے خط کا جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمدص نبی رسول اللہ بنام خالد بن ولید

سلام علیک ! میں تمہارے سامنے خدائے واحد لا شریک کی حمد بیان کرتا ہوں

Marfat.com

بعد ازیں !
تمہارا قاصد مژدہ لایا کہ بنی حارث بن کعب مقابلہ کئے بغیر مسلمان ہو گئے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ کے اقراری ہوگئے ہیں اور خدا نے انہیں اپنے راستے کی ہدایت فرما دی ہے
اب انہیں جنت کی بشارت دیجئے برے کام سے ڈرائیے اور ان کے وفد کے همراہ واپس مدینے چلے آئیے
و السلام علیک و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۸۱)

وثیقہ برائے بنی ضباب از قبیلۂ بلحارث

اور رسول‌ص اللہ نے بنی ضباب از قبیلۂ بلحارث بن کعب کے لئے مندرجہ ذیل وثیقہ عنایت فرمایا
راستے اور پہاڑی ٹکڑیاں سب ان کو دی جاتی ہیں جب تک یہ قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ و اللہ اور رسول‌ص کی اطاعت، اورمشرکین سے علیحدگی پر قائم رہیں کوئی شخص ان سے متعرض نہ ہو
بقلم مغیرہ

(۸۲)

وثیقہ برائے یزید بن طفیل از قبیلۂ بلحارث

رسول‌ص اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کے لئے یہ تحریری وثیقہ عنایت فرمایا
''جب تک یزید بن طفیل نماز و زکوٰۃ اور مشرکین کے ساتھ جنگ کرنے پر قائم رہیں مکمل موضع پر ان کا قبضہ تسلیم کیا جائے اورکوئی شخص اس میں مداخلت نہ کرے''

محرر : جہیم بن صلت

Marfat.com

(۸۳)

وثیقه برائے بنی قنان بن بلحارث

رسول ص اللہ نے یہ تحریری وثیقہ بنی قنان بن ثعلبہ از قبیلہ بنی حارث کو عطا فرمایا کہ

'' موضع محس پر ان کا عمل درآمد تسلیم ہے اور ان کے مال و جان سے ہمیں کوئی تعرض نہیں ''

محرر : مغیرہ

(۸۴)

وثیقہ برائے عبدیغوث از بنی بلحارث

رسول ص اللہ نے عبد یغوث بن وعلہ الحارثی کے لئے یہ تحریری وثیقہ عنایت فرمایا کہ

اس کی تمام اراضی و باغات پر مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اس کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے

ان کے قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ اور حاصل کردہ غنیمت میں ادائے خمس پر مزید مراعات

اور انہیں مندرجہ ذیل تکلیفات سے مستثنٰی کیا جاتا ہے

پیداوار کے عشر (دسواں حصہ) اور فوجی خدمات سے ، یہ رعایتیں ان کے یک جدیوں کے لیے بھی ہیں

محرر : ارقم بن ارقم مخزومی

(۸۵)

جاگیر برائے بنی زیاد از قبیلۂ حارث

رسول ص اللہ نے بنی زیاد بن حارث الحارثیین کے لئے مندرجہ ذیل تحریری

Marfat.com

وثیقه عنایت فرمایا

جب تک وہ قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ اور مشرکین سے عدم موالات پر قائم ھیں ان کا قبضه جا اور اذنبه پر تسلیم ھے

محرر : علی

(۸۶)

وثیقه برائے یزید بن محجل از قبیلهٔ بلحارث

برائے یزید بن محجل الحارثی

نمرہ ، اس کی نہریں و وادی الرحان کی تمام اراضی اور اس کے متعلقات پر ان کا قبضه تسلیم کیا جاتا ھے یزید کی سیاست اس کے قبیله بنی مالک اور اپنے حلیفوں پر تسلیم ھے انہیں جنگوں میں شرکت اور نقل مکانی بھی معاف کی جاتی ھے

محرر : مغیرہ بن شعبه

(۸۷)

وثیقه برائے بنی قنان بن یزید از قبیلهٔ بلحارث

برائے بنی قنان ابن یزید الحارثی

یه قبیله جب تک مندرجه ذیل شرائط پر عمل پیرا رہے مِذَ و ڈ اور اس کی شاخوں پر اس کا قبضه تسلیم کیا جاتا ھے

بر شرائط مندرجه ذیل

قیام صلوٰۃ ، ادائے زکوٰۃ ، مشرکین سے ترک موالات ، گذرگاھوں پر نگرانی اور اپنے اسلام کا برملا اظہار

Marfat.com

(۸۸)

وثیقہ برائے عاصم بن حارث از قبیلۂ بلحارث

عاصم بن حارث الحارثی کے لئے

راکس نام وادی میں نجمہ ۱ پر ان کا قبضہ تسلیم ہے مبادا کوئی اس میں مداخلت کرے

محرر : ارقمؓ

(۸۹)

وثیقہ برائے قرّہؓ از قبیلۂ بنی نہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ رسول اللہ نے بنی قرہ بن عبد اللہ بن ابو نجیح نہدی کو یہ تحریری وثیقہ عنایت فرمایا کہ مظلمہ کی تمام اراضی ، چشمے ، پانی کے دوسرے بہاؤ ، پہاڑ اور میدان سب پر ان کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے وہ اپنے مویشی اس کی چراگاھوں میں چرائیں

محرر : معاویہ ابن ابوسفیان

(۹۰)

وثیقہ برائے ذی الغصہ (شاخ بنی حارث و بنی نہد

برائے قیس بن حصین ذی الغصہ کہ ماموں ھیں بنی ابیہ از بنی حارث

---

۱ نجمہ اعلام میں بھی ہے اور گھاس کے معنوں میں بھی ، یہاں دوسرے معنی مناسب تھے اور مولف علام نے نجمہ کو فہرست الاسماء والاعلام میں شامل فرما دیا ہے : مترجم

Marfat.com

و بنی نہد کے

جب تک یہ لوگ مندرجہ ذیل شرائط کے پابند ہیں ان کی حفاظت خدا اور رسولؐ کے ذمہ ہے نیز انہیں فوجی خدمات اور محصول دونوں سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے

اور شرائط یہ ہیں

قیام نماز، ادائے زکوٰۃ و مشرکین سے ترک موالات و علانیہ اقرار اسلام اور وقت پر مسلمانوں کی مالی اعانت

(۹۱)

فرمان امان برائے طہفہ اور اس کے قبیلہ داراں از بنی نہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمدؐ رسول اللہ بنام بنی نہد!

السلام علیکم! تم میں سے پابند صلوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کرنے والا مسلمان امان میں ہے اور جو شخص صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه تک رہ جائے وہ بھی عند اللہ غافل نہیں

تمہارے وظیفے مقرر کر دئیے گئے ہیں جن کے ساتھ مزید رعائتیں یہ ہیں

(الف) تم سے اسپ مادہ و نر، بچھیڑیاں اور سواری کے الہٹر بچھیڑے نر اور مادہ کسی پر زکوٰۃ نہ لی جائے گی

(ب) تم اپنے جانوروں پر سواری کر سکتے ہو

(ج) تمہارے خرما پر خوشوں میں پھل آنے سے قبل زکوٰۃ عائد نہ ہوگی

(د) مگر تماری سرکشی پر وظائف بند کر دئیے جائیں گے

(ہ) وفادار افراد پر ایفائے عہد اور پابندی لازم ہے اور اس کے عوض میں ہم پر اس کی پناہ اور حمایت واجب!

Marfat.com

(و) اور وقت پر زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر تاوان ہے ۱

(۹۲)

۔۔۔۔۔ برائے جفینہ۲ از قبیلہ بنی نہد

رسول‌ص اللہ نے جفینہ کی طرف فرمان بھجوا دیا جسے وہ چرمی پارچہ میں منڈھوانے کے بعد رسول‌ص اللہ کی خدمت میں مسلمان کی حیثیت سے حاضر ہوا مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۹۳)

نجران کے عیسائی پادریوں کی طرف

من جانب محمدص رسول اللہ بنام پادریان نجران

بنام خدائے ابراھیمء و اسحاقء و یعقوبء

بعد ازیں آنکہ

میں تمہیں انسان کی عبادت کرنے کی بجائے اللہ کی عبادت اور خود کو انسان کی تولیت میں سپرد کرنے کی بجائے خدا کی ولایت پر اعتماد کرنے کی دعوت دیتا ہوں اس سے انکار پر جزیہ ادا کرنے اور جزیہ سے انحراف پر لڑائی کے لئے تیار رہو !

و السلام

(۹۴)

نصاریٰ نجران سے معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ پابندی ہے محمدص نبی رسول اللہ کی طرف سے اہل نجران کے لئے (تحریراً)

۱- متن کی عبارت مسجع ہے جو اس وفد کے سردار طہفہ کے جواب میں ہے (ملخص از اصابہ در تذکرۃ طیفہ نمبر ۴۲۹۳) : مترجم

۲- جفینہ نہدی ہے یا جہنی یا غسانی ہے : مترجم

Marfat.com

۱۔ ان کے پھلوں ، سونے ، چاندی ، غلام اور ان اشیاء کے ساتھ ہر قسم کے مال کے عوض میں ان پر مندرجہ ذیل خراج عائد کیا جاتا ہے

۲۔ سالانہ دو ہزار یمنی حُلے (دو قسطوں میں)

(الف) ماہ رجب میں ایک ہزار حُلے

(ب) ماہ صفر میں ایک ہزار حُلے

۳۔ اور ایک حُلہ کے ساتھ ایک اوقیہ چاندی

۴۔ مقررہ مقدار خراج میں سے کسی شے کی کمی اور دوسری شے کی بیشی پر جمع و منہا لازم ہوگا

۵۔ اگر اہل نجران عائد شدہ نصاب (حُلہ جات اور چاندی) کے عوض میں مندرجہ ذیل اجناس داخل کرنا چاہیں تو بدل اور مبدل منہ دونوں کی قیمت میں کمی بیشی کا لحاظ ضرور ہوگا

۶۔ اہل نجران پر میرے تحصیل داروں کی مہمانی اور تکریم بیس سے لے کر تیس روز تک واجب ہے اس کے بعد انہیں اپنے ہاں روکا نہ جائے

۷۔ ہماری طرف سے یمن اور معّرہ پر حملہ کے وقت انہیں ہم کو

(الف) ۳۰ گھوڑے اور

(ب) ۳۰ زرعیں

عاریۃً دینا ہوں گی جن کے اتلاف پر ان کی قیمت اور شکست و ریخت کے ہمارے تحصیل دار ذمہ دار ہوں گے

۸۔ اہل نجران کے ساتھ ان کے ہمسایہ حلیفوں کے لئے (بھی) محمد نبی رسول اللہ اپنی طرف سے مندرجہ ذیل اشیاء میں تلافی کے ذمہ دار ہیں

---

۱ حُلہ ہمارے ہاں کی دوہر یا دو پَلّو لوئی یا پشمینہ کی دو پُلّی چادر ہے (بامداد شرح الفاظ از مصنف بذیل حل صفحہ ۳۱) : مترجم

Marfat.com

(الف) وطن اور وطن کے باہر ہر دو جگہوں میں ان کے اموال و نفوس کے اتلاف پر

(ب) ان کے مذہب اور ان کے قرابت داروں کی تذلیل و تحقیر پر

۹- ان کے پادری گوشہ نشین اور کاہنوں پر گرفت نہ ہوگی

۱۰- ان کی ماتحتی کی وجہ سے ان پر کسی قسم کی کمتری عائد نہ ہوگی

۱۱- وہ قبل از اسلام کے قتل پر مواخذہ سے بری ہیں

۱۲- وہ ہماری جنگوں میں بھی شرکت سے مستثنیٰ ہیں

۱۳- ہمارا لشکر ان پر حملہ نہ کرے گا

۱۴- ہماری عدالت میں دعویٰ پیش کرنے پر ان سے انصاف کیا جائے گا

۱۵- ان میں سے جو شخص اپنے خاندان سے سود لے وہ ہماری ذمہ داری سے محروم ہے

۱۶- کسی فرد کی دوسرے فرد کے عوض میں گرفت نہ ہوگی

اس قرار داد کی اللہ اور محمد نبی رسول اللہ کی طرف سے اس وقت تک ذمہ داری ہے جب تک اہل نجران ان تمام دفعات کے پابند رہیں

محرر : عبد اللہ بن ابوبکر

گواہان : ۱- ابوسفیان بن حرب

۲- غیلان بن عمرو

۳- مالک بن عوف از بنی نصر

۴- اقرع بن حابس حنظلی

۵- مغیرہ بن شعبہ

یحییٰ ابن آدم فرماتے ہیں یہ فرمان میں نے نجرانیوں کے ہاں دیکھا انداز تحریر میری تحریر کا سا اور محرر کا نام علی بن ابو طالب تھا عربی نحو کے طریق پر ابی طالب کے ابوطالب لکھنے پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا : متن

Marfat.com

(۹۵)

فرمان ابوحارث بن علقمہ نجران کے پادری کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمدص نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنام ابوحارث بشمول نجران کے دیگر پادری ، راھب اور کاھن !

۱- سب اپنی تھوڑی بہت شے کے خود مالک ھیں

۲- ان کے گرجے ، عبادت خانے اور خانقاھوں کی حفاظت خدا کے ذمہ ھے

۳- ان کے پادری اور راھبوں (گوشہ نشین) کو ان کے طریق عبادت اور کاھنوں کو ان کے پیشہ سے ھٹایا جائے گا نہ ان کے حقوق میں مداخلت کی جائے گی

ان امور پر ایفائے عہد کی ذمہ داری بھی خدا اور رسولص پر ھے بشرطیکہ یہ لوگ ھمارے ساتھ کئے ھوئے معاھدہ کی خود بھی پابندی کریں اور ھماری خیر طلبی پر قائم رھیں تب انھیں کسی قسم کی مزید زیر باری سے دوچار کیا جائے گا نہ ان پر کسی قسم کا ظلم روا رکھا جائے گا

کاتب : مغیرہ

(۹۶-۹۷)

فرمان نبی صلعم بنام مسیحان نجران (۲- نسخے)

از مولف

منقول از کتاب نسطورین در مجموعہ تالیفات اساقفہ شرق (Patrologia Orientalus) جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۰ تا ۶۱۸ لیکن ان دونوں نسخوں کے غلط ھونے میں شبہ نہیں - اس تائید کے لئے فرمان نمبر ۱۰۲ دیکھئے

Marfat.com

تمہید از مولف کتاب تاریخ نسطورین

(ظہور اسلام : خدا اسے اپنی نصرت سے قائم رکھے)

اسلام کا ظہور اِیشُوعَیَبْ الجدالی کے عہد میں ہوا یہ زمانہ سن سکندری کے حساب سے ۹۸۵ تھا

اور شہ ایران پرویز بن ہرمز کے جلوس کا اکتیسواں برس اور شہ روم ہرقولیس کی تخت نشینی کا بارھواں سال تھا

تب ارض تہامہ میں محمدص بن عبد اللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم علیہ السلام کا ظہور ہوا ممدوح نے عربوں کے سامنے اللہ کی عبادت کی دعوت فرمائی اہل یمن نے موصوف کی اطاعت کر لی آپص نے اہل مکہ سے جنگ کی یثرب کو اپنا وطن بنا لیا اور اس کا نام مدینہ رکھا ۔ جسے حضرت ابراھیمع کی کنیز قنطورا نے آباد کیا تھا عرب باشندے حضرت ابراھیمع کے فرزند لاعارز ملقب بہ اسماعیلع کی اولاد ھیں ماں کی طرف سے جن کا شجرہ حرم ابراھیمع بی بی ھاجرہ تک پہنچتا ھے

روم کے بادشاہ (ھرقولیس) نے محمدص کے ظہور کی خبر سن کر بات آئی گئی کر دی اس کے لئے یہ تسکین اس کے درباری نجومیوں کی وجہ سے تھی ادھر محمدص بن عبد اللہ کی طاقت بڑھنا شروع ھو گئی سن ۱۸۔ ھجری میں جب ھرقولیس روم کے تخت پر بیٹھا اور ایران کی حکومت کسریٰ پرویز بن ارد شیر کے ھاتھ میں منتقل ھوئی اس وقت عرب کے مسلمانوں کی جنگی قوت مضبوط ھو چکی تھی محمدص اپنے اصحاب کو گرد و نواح میں لڑائی میں بھیج رہے تھے

نجران

اس دور میں نجران کے عیسایوں نے اپنے بڑے پادری "السّید الغسّانی" کے ذریعے محمدص کی خدمت میں تحائف کے ساتھ خراج عقیدت پیش کیا اور اپنی وفاداری کے ثبوت میں کہلوا بھیجا کہ ہم آپ کی نصرت کے لئے آپ کی طرف سے جنگ کرنے کے لئے بھی حاضر ہیں

محمدص نے یہ تحفے قبول فرما کر مندرجہ ذیل معاهده تحریر کرکے اُن کے سپرد کیا اور حضرت عمرؓ بن الخطاب نے بھی اپنے عہد میں اس معاهده کی تجدید فرمائی

دستاویز امان از محمدص بن عبد اللہ (علیہ السلام)

برائے اهل نجران بشمول جملہ مسیحان عرب !

ہم نے یہ تحریر ۲۶۵ھ میں مقام بئر منشا "(؟)" کے دفتر سے نقل کی ۔ اس دفتر پر حبیب راهب کی نگرانی تھی حبیب نے کہا یہ دستاویز " بیت الحکمة " ہے۔یہ تحریر حبیب کے تارک الدنیا (راهب) ہونے سے قبل اس کے قبضہ میں تھی بیل کی کھال پر لکھی ہوئی جس کی رنگت زردی مائل ہو چکی تھی اور دستاویز کے آخر میں (محمدص) علیہ السلام کی مہر ثبت تھی : مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امان نامہ خدا اور رسولص کی جانب سے نجران کے نصرانی اهل کتاب کے لئے بشمول ان لوگوں کے جو نجرانی مسلک کے پیرو ہیں بصورت امان نامہ ہے نیز وہ عیسائی بھی اس میں شامل ہیں جو مسیحوں کے کسی اور فرقہ سے ہوں

Marfat.com

یہ امان نامہ ہے محمدص بن عبد اللہ رسول اللہ کی طرف سے جو تمام بنی آدم کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اس کی رو سے تمام نصرانیوں کے لئے خدا اور رسولص کی ذمہ داری ہے جو اس معاہدہ میں شامل ہیں اور وہ نصاریٰ بھی جو اس معاہدہ میں براہ راست تو شامل نہیں مگر اہل نجران کے بعد انہوں نے بھی ہماری اطاعت کا قبالہ ہمارے حضور پیش کر دیا ہے

نصرانی اطاعت گذاروں پر واجب ہے کہ زیر تحریر وثیقہ غور سے سنیں اور ذیل کے دفعات ذہن میں رکھیں

زنہار ! اگر نصرانی امراء اور ان کے اہل کار وثیقہ کی خلاف ورزی کریں یا ہمارے سوا کسی اور کے لئے ان شرائط کے لئے پابند ہو جائیں !

اور مسلمان بھی وثیقہ کے مندرجہ شرائط کے سوا کوئی اور شرط آن پر عائد نہیں کر سکتے

ان شرائط کا پابند معاہدہ میں لکھی ہوئی مُراعات اور رسولص اللہ کی طرف سے اپنی حفاظت کا مستحق ہوگا

مگر جو شخص ان دفعات میں کسی دفعہ کی خلاف ورزی یا اس کی مخالفت یا ان شرائط پر ہمارے سوا کسی اور کی پابندی یا ان شرطوں میں کسی تغیر کا مرتکب ہو وہ اپنی خلاف ورزی کی سزا کا خود ذمہ دار ہوگا وہ شخص خائن اور عند اللہ کاذب ہے وعدہ سے منحرف اور رسولص اللہ کا بے فرمان ہے کہ خدا کی طرف سے فرض کردہ دین میں اپنا وعدہ پورا کرنا واجب اور موکد ہے اور اس کے خلاف کرنا اور ایفا سے چشم پوشی کرنا معاہدہ کی حرمت زائل کرنا ہے ایسا شخص خائن ہے اور خدا کے ساتھ صالحین اُمت بھی اس سے بری ہیں

نصرانیوں کے لئے خدا و رسولص اور مومنین کی طرف سے امن دہی ان کا حق ہے اور ہر مسلمان پر اس کا پورا کرنا اور اس عہد کو نبھانا واجب ہے اس لئے کہ (ان کے سوا) تمام قدیم اہل کتاب نے اللہ اور اس کے رسولص

Marfat.com

کی عداوت میں کمی نہ رہنے دی ان کی آسمانی کتابوں میں رسول ص خدا کے جو صفات مرقوم تھے وہ بغض و کینہ کی بنا پر ایک ایک کے منکر ہو گئے جو ان کی شقاوت قلبی کا نتیجہ ہے وہ گنہ کے مرتکب ہوئے اور یہ بار اپنی گردن پر لے گئے خدا نے تو انہیں میری رسالت کے بارے میں اظہار کا حکم دیا تھا مگر انہوں نے شناخت کے باوجود کتمان سے کام لیا واجبات پر عمل کی بجائے ان سے روگردان ہو گئے اپنی کتابوں سے آنکھیں موند کر خدا اور رسول ص کی عداوت پر کمر باندھ لی ! اور اس بارے میں ایک دوسرے کے سامنے جھوٹ کے طومار کھڑے کر دئیے کہ خدا نے مجھے رسالت سے سرفراز نہیں کیا اور میرا بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ ــ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ہونا اور میرا اپنے پیروؤں کو جنت اور منکروں کو دوزخ کی بشارت دینا سب فسانہ ہے ان اہل کتاب نے دل کھول کر میری تکذیب کی لوگوں کو اپنی طاقت لسانی کے فریب میں لا کر میری بات ماننے سے دور رکھا میرے خلاف ہر وقت گھات میں لگے رہے میرے قتل کے منصوبے کئے میرے خلاف مشرکین قریش اور دوسرے مشرکین کی سربراہی کرکے ان معاهدوں کے خلاف کیا جو وقت پڑے میری نصرت پر مشتمل تھے یہ روش خدا کے احکام سے بعد اور امن کی ذمہ داری سے محرومی کا مقدمہ تھا

ان مشار الیہ اہل کتاب نے ہمارے خلاف قریش مکہ کی حنین میں مادی اعانت کی بنی قینقاع ، قریظہ ، بنی نضیر اور ان کے رؤسا کی امداد کرتے رہے ظاہر ہے کہ ان کا یہ وطیرہ رسول ص خدا اور ان کی عداوت پر مبنی تو تھا لیکن !

نصرانی ان جنگوں میں یک طرف رہے ان کا خدا اور رسول ص کے خلاف جنگوں میں دامن بچائے رکھنا ان کی دعوت اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں نرم دلی کا سبب تھا اور جہاں قرآن نے یہود کی قساوت و شقاوت قلبی کا ذکر کیا ہے وہاں نصرانیوں کی نرم دلی اور ان کی مومنین کے ساتھ مودت کا اعتراف

Marfat.com

فرمایا ہے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً

(اے پیغمبر !) ایمان والوں کی عداوت میں تم سب سے زیادہ شقی یہودیوں کے پاؤ گے - نیز (عرب کے) مشرکوں کو !

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصَارٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (۵ : ۸۲)

اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں اس لئے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنی عالم اور تارک الدنیا فقیر ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں) اور اس لئے کہ ان میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ہے ۱

با ایں دلیل کہ !

نصاریٰ کے کچھ لوگ جن میں چند افراد ثقہ اور دین خداوندی کی معرفت سے بہرہ اندوز تھے انہوں نے اسلام اور اللہ و رسولؐ کی امداد میں سبقت کی خدا کی تعلیم کے مطابق دوسروں کو عذاب آخرت سے ڈرایا اور میری رسالت کی تبلیغ کا ذریعہ ثابت ہوئے

میرے پاس عرب کے مقتدر (چالیس) نصرانی افراد کا وفد آیا جن میں مندرجہ

۱- ابو الکلام رح

Marfat.com

ذیل افراد سربراہ ہیں السید الغسانیء ، عبدیشوع ، ابن حجرہ ، ابراہیم راہب اور عیسیٰ اسقف اور میں نے ان کے سامنے اپنا مقصد پیش کیا

اپنی تبلیغ کے لئے ان سے اعانت کا طلب گار ہوا (دین کی عظمت بھی تو ان پر منکشف ہو چکی تھی) وہ اپنے وعدوں سے منحرف ہونے کی بجائے میرے قریب آ گئے میرے غلبہ کا انتظار کیا،مجھ پر مطمئن ہوئے میری تائید و تصدیق کی گفتگو میں عمدہ پیرایہ اور اظہار رائے میں قابل ستائش انداز اختیار کیا ایفائے عہد کے لئے عہد و پیمان کیا میرے مخالفوں کے انکار پر ان کی تردید اور مخالفت کا وعدہ بھی کیا

یہاں سے جب وہ اپنے گھروں کو لوٹے تو کسی وعدہ کی خلاف ورزی نہ کی مجھے ان کے متعلق اچھی خبریں ملتی رہیں وہ میری حمایت میں یہود سے جنگ کرنے پر تلے رہے کلمہ گویوں کی تبلیغ و دعوت میں میرے موافق اور مجھ پر یہود کے مفتریات کی تردید میں منہمک رہے نصاریٰ نے اسلام کی حمایت کا ارادہ کر ہی لیا اور جن لوگوں نے ہماری مخالفت اور تکذیب کی وہ ان کے جوابات دیتے رہے

میرے حضور عرب کے تمام سرداروں نے اطاعت کے قبالے بھجوائے ان (سرداروں) میں یہ تبدیلی نصاریٰ کی وجہ سے ہوئی انہوں نے سرحدوں پر حفاظت بھی کی مجھ سے جو وعدے کئے ان میں سے ایک ایک پورا کیا جس کی میں قدر کرتا ہوں ان کے پادری اور راہب ہر ایک نے ایفائے وعدہ میں سبقت کی مودت اور جان نثاری کا اقرار پورا کیا میرے دین کے اظہار میں کوشش اور اعانت کی میں نے ان سے چاہا کہ وہ منکرین اسلام کے سامنے مل کر اسلام کی نصرت کریں دلائل سے اس کی صداقت ثابت کریں انہوں نے اس انداز سے اسلام کی حمایت کی جس سے مخالف لا جواب ہو کر خوشی یا نا خوشی کسی ایک حیثیت سے ان کے ہمنوا ہو گئے ان کی وجہ سے کچھ لوگوں نے

Marfat.com

رضا یا مغلوبیت کے اثر سے اسلام قبول کر لیا وہ میرے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ پر سدا قائم اور دل سے میری دعوت کے معاون رہے اس بارے میں وہ یہود اور مشرکین قریش وغیرہ کی مخالفت سے بھی متأثر نہ ہوئے یہود جو طمع کی وجہ سے سود و رشوت اور خرید و فروخت میں خدا کی طرف سے حرام کردہ طریقوں کو چھوڑ کر دنیا کے نفع پر مٹ رہے ہیں

فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ (۲ : ۷۹)

افسوس اس پر جو کچھ ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور افسوس ہے اس پر جو کچھ وہ اس ذریعے سے کماتے ہیں۱

اور نصاریٰ نے اس معاملہ میں ان کی موافقت نہ کی یہود اور مشرکین قریش وغیرہ نے خدا کے ساتھ دشمنی میں دوسروں کو دھوکا دہی اور اپنے نفسوں کے لئے بد تر اعمال سے میرے مخالفوں کی پشت پناہی کی انہیں جنگوں پر آکساتے رہے جس کی وجہ سے وہ خدا و رسول ص اور صالح مومنین کے دشمن ثابت ہوئے

لیکن ! نصاریٰ نے میرے خلاف اس قسم کا ارتکاب کبھی نہیں کیا بلکہ اپنے وعدے پر قائم رہے ہر محاذ اور سرحد پر میرے قاصدوں اور سپہ سالاروں کی اعانت جاری رکھی جس کی وجہ سے وہ میری طرف سے مہربانی ، مودت اور مقرر شدہ مراعات کے مستحق قرار پائے میں نے اس وقت بلکہ اپنی زندگی اور وفات کے بعد دونوں حالتوں میں انہیں حقوق مرحمت فرما دئیے ہیں کہ جب تک دنیا میں اسلام موجود ہے اور جب تک سمندر میں موجیں آمنڈ رہی ہیں اور جب تک آسمان سے پانی برس رہا ہے اور جب تک زمین میں نباتات آگ رہی ہیں اور جب تک آسمان ستاروں سے جگمگا رہا ہے اور جب تک دن رات کا

۱- ابو الکلام رح

Marfat.com

سلسلہ جاری ہے مسلمانوں پر اس عہد کی پابندی لازم ہے وہ کسی قسم کی اس معاہدہ میں تبدیلی اور کمی یا بیشی کے مجاز ہیں نہ ان مراعات کی خلاف ورزی کے مختار !

میری اُمت میں سے جو شخص اس کے خلاف عمل کرے میں اس پر اللہ کی حجۃ پیش کرتا ہوں وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا

ان مراعات کے اسباب

تین ''(؟)'' ہیں

نصاریٰ میں سے چند افراد نے مسلمانوں کی طرف سے امان نامہ کے لئے درخواست کی اور ایسا وعدہ لینا چاہا جو ضروری ہو ان کے دونوں مطالبے میں نے منظور کر لئے

مجھے یہ پسند ہے کہ تم میں سے جو شخص میری مانند عسرت میں ہو وہ کسی قسم کی دست کاری سیکھ لے اس کے لئے میری ص اور میرے ص داعیوں کی طرف سے امداد بھی کی جا سکتی ہے

اور یہ کہ میں اسے ایسا معاہدہ قرار دوں جس کی تعمیل ہر مسلم اور مومن پر واجب ہو تب میں نے ان کے لئے استمراری وثیقہ لکھ دیا جو مسلمان بادشاہ اور غیر بادشاہ دونوں قسموں کے لئے نسلاً بعد نسل واجب العمل ہے مسلمان بادشاہ کے لئے اس وثیقہ کا نفاذ ضروری ہے تا کہ نصاریٰ سے کئے ہوئے وعدوں اور میری طرف سے ان کے لئے منظور شدہ امان مسلّم ہو سکے میں مسلمان اور شاہی عمال اور کافروں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ نصاریٰ کو تکلیف نہ پہنچائیں اور اس وثیقہ کے نفاذ کا خیال رکھیں ان کا یہ عمل میری دعوت کے لئے باعث اعانت ہوگا اور اہل تکذیب و تشکیک کے لئے رنج و ملال کا موجب !

اس سے کسی ذمی کے لئے مسلمانوں پر حرف گیری اور مخالفت کا مقصد نہ رہے نصاریٰ کے لئے یہ مراعات اس لئے ہیں کہ وہ معروف پر عمل کریں مکارم اخلاق سے آراستہ ہوں دوسروں کو نیکی کی ہدایت اور برائی سے منع

Marfat.com

کریں اور صداقت و حق بھی یہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ

اس معاہدہ کا دوسرا نسخہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امان نامہ من جانب محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب جملہ بنی نوع انسان کی طرف خدا کے مبعوث کردہ رسول جو بشیر و نذیر اور احکام خداوندی کے ابلاغ میں امین ہے

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ (۴ : ۱۶۳)[1]

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (۴ : ۵۹)[2]

بنام —

سید بن حارث ابن کعب اور ان کی ملت نصرانیہ آبادکاران مشرق و مغرب نزدیک و دور — و عرب نژاد اور عجمی و مشہور اور گمنام سب کے لئے !

یہ تحریر نصاریٰ کے لئے رسول اللہ کی طرف سے معمول کے طریق پر ایسے امان نامہ کی صورت میں ہے جس میں انصاف اور معاہدین کی حفاظت کی ذمہ داری دی جاتی ہے مسلمانوں میں جو شخص اس امان نامہ کی پاسداری ملحوظ رکھے وہ اسلام کا نگہبان اور اسلام کی خوبیوں سے بہرہ مند ہونے کا مستحق ہے — اور جو مسلمان اس امان نامہ کو نظر انداز کرکے ان دفعات پر عمل نہ کرے یا ان کی مخالفت کا مرتکب ہو اور میرے احکام کا پابند نہ رہے وہ خدا سے کئے ہوئے میثاق سے پھرنے والا ، اسکی پناہ سے فراری اور لعنت کا مستوجب ہے — بادشاہ ہو یا رعایا اس بنا پر میں نے انہیں اپنے اور

۱- تاکہ رسولوں کی بعثت کے بعد کسی بشر کے پاس حجۃ نہ رہے : مترجم

۲- اور اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے : مترجم

Marfat.com

خدا کی طرف سے امان دینے کے ساتھ جملہ انبیاء و اصفیا اور دنیا کے مومنین و مسلمین اولین و آخرین ہر ایک کی طرف سے پناہ دی اس بارے میں وہ میثاق سامنے رکھنا ضروری ہے جو خدا نے بنی اسرائیل کو اطاعت و ایفائے عہد اور اللہ سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ارشاد فرمایا

نصاریٰ کے لئے میں نے مندرجہ ذیل ذمہ داری خود پر لی ہے

۱- ان کے دشمنوں سے ان کی سرحدوں کی حفاظت اپنے گھڑ سوار اور پیدل مسلح اور زور آور مسلمانوں سے کروں گا

۲- ان پر حملہ آور میرے ساتھ معاہد ہوں یا حربی ہوں مجھ سے قریب رہنے والے ہوں یا دور! میں ہر حالت میں نصاریٰ کا طرف دار رہوں گا

۳- ان کے اطراف کا تحفظ اور ان کے دشمنوں سے ان کی حفاظت کروں گا

۴- ان کے گرجے، عبادت خانے، خانقاہیں اور مسافر خانے خواہ وہ پہاڑوں میں ہوں یا کھلے میدان یا تیرہ وتار غاروں کے اندر ہوں یا آبادیوں میں گھرے ہوئے ہوں یا وادیوں کے دامن اور ریگستان میں ہوں! سب کی حفاظت میرے ذمے ہے

۵- ان معاہدین اور ان کے ہم مشرب گروہ کے عقائد و رسوم مذہب کے تحفظ میں میری ذمہ داری ہے

۶- یہ لوگ خشکی اور بحری شرق و غرب کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں ان کے لئے میرے ساتھ مسلمانوں کا ہر فرد اس امان نامہ کا پابند ہے

۷- ان پر آسمانی سلطانی میں بھی ان کی امداد میرے ذمہ ہے

۸- ان کے میری رعایا میں شامل ہونے سے بھی میں ان کا محافظ ہوں اور میرے ساتھ میرے وہ ساتھی بھی اس میں میرے ساتھ شامل ہیں جو اسلام کی طرف سے مدافعت پر سینہ سپر ہیں

Marfat.com

۹- کوئی مصیبت ان کا تعاقب کرے ہم اسے ان تک پہنچنے نہ دیں گے
۱۰- ہم اپنی جنگی مہموں میں انہیں ان کی رضامندی کے بغیر شریک نہیں کر سکتے
۱۱- ان کے پادری ، راہب اور سیاح جن مناصب پر ہیں انہیں معزول نہ کروں گا
۱۲- ان کی عبادت گاہوں میں بھی مداخلت نہ کروں گا
۱۳- نہ انہیں مساجد میں تبدیل کروں گا
۱۴- نہ انہیں مہمان سرائے کے طور پر استعمال کروں گا
۱۵- ان کے علماء و زھاد اور مذہبی سربراہ خواہ کھلے میدان یا پہاڑوں میں ہوں ان پر سے جزیہ اور خراج[1] دونوں معاف ہیں
۱۶- اور ان کے سوا سب پر مندرجہ ذیل شرح پر جزیہ عائد ہے
(الف) فی کس ۴ درھم
(ب) یا فی کس ایک یمنی چادر
(ج) یا فی کس یمن کا ایک سوتی تھان
جس سے مسلمانوں کی امداد اور بیت المال کی تقویت مطلوب ہے اور یہ رقم ان ماتحتوں کی رضامندی کے بعد مقرر کی گئی ہے
۱۷- مندرجہ ذیل طبقات پر (۱۲) درھم سالانہ سے زائد جزیہ کبھی عائد نہ کیا جائے گا ! وہ بھی اس صورت میں کہ ایسے کاروباری لوگوں کی رھائش کسی ایک مقام پر ھو
(الف) کسان
(ب) منقولہ اشیاء کے بیوپاری
(ج) بحری و بری بیوپاری (ھر دو)
(د) سونے چاندی اور جواھرات کا لین دین کرنے والے

۱- یہاں خراج بمعنی لگان ہے : م

Marfat.com

(ھ) جنگل میں چرنے والے مویشی کے سوداگر

۱۸- خانہ بدوش اور وہ لوگ جو عارضی طور پر کسی بستی میں مقیم ھیں اور ان کے اصل وطن کا حکومت کو علم نہ ھو اور راہ گذر سوداگر بھی انہیں لوگوں میں شامل ھیں

۱۹- خراج اور جزیہ دونوں ان لوگوں پر ھیں

(الف) مالکان زرعی اراضی پر

(ب) مالکان درختان ثمر دار پر

۲۰- لیکن مقدار مقرر کرنے میں زیادتی نہ کی جائے اور نہ ایک کسان یا مالک باغات کے مقابلے میں دوسرے پر زیادہ لگان عائد کیا جائے

۲۱- ذمی کو مسلمانوں کی حمایت میں جنگ کرنے پر مجبور نہ کیا جائے وہ ھمارے پناہ گزیں ھیں جو اپنی امان کا عوض ادا کرتے ھیں

۲۲- جنگ کے موقعہ پر ان سے گھوڑے اور اسلحہ بھی نہ لئے جائیں۔ اگر از خود امداد کرنا چاھیں تو سہی ! اس حالت میں وہ قابل مدح اور تشکر اور معاوضہ کے حق دار ھیں

۲۳- نصرانی کو مسلمان ھونے پر اکراہ نہ کیا جائے

۲۴- ان سے مذھبی گفتگو میں احسن طریق سے پیش آیا جائے

۲۵- انہیں اپنی مہربانی کا مورد رکھا جائے

۲۶- ان کی ایذا دھی کا ارادہ نہ کیا جائے وہ کہیں بھی ھوں

۲۷- ان کے کسی فرد سے جرم سر زد ھو تو مسلمانوں کو ان کے درمیان انصاف کرنا چاھئے

۲۸- جہاں تک ھو سکے فریقین مقدمہ میں صلح کرا دی جائے

۲۹- مجرم ھونے کی حیثیت سے انہیں احسان کے طور پر رھا کر دینا چاھئے

۳۰- اور اثبات جرم کی صورت میں ان کی طرف سے جزیہ ادا کر دینا بہتر ہے

Marfat.com

۳۱- انہیں کسی حالت میں خود سے دور نہ کیا جائے نہ ذلیل اور نظر انداز کیا جائے اس لئے کہ میں انہیں معاف دے چکا ہوں

۳۲- عدل و انصاف اور سماجی معاملات میں ان کے حقوق مسلمانوں کے برابر ہیں

۳۳- ان کی عورتیں جن سے عقد حلال ہے مسلمان انہیں زبر دستی نکاح میں نہ لائیں ان کی طرف سے انکار کی حالت میں ایسا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانا ہے نکاح تو خوشی سے ہونا چاہئے

۳۴- وہ اور مسلمان دونوں جرائم کی سزا میں برابر ہیں

۳۵- جس مسلمان کے گھر میں نصرانی عورت ہو اسے اپنے مذہبی شعائر ادا کرنے کی اجازت ہونا چاہئے وہ عورت جب چاہے اپنے علماء سے مسئلہ دریافت کر سکتی ہے جو شخص اپنی نصرانی بیوی کو اس کے مذہبی شعائر ادا کرنے سے منع کرے وہ خدا اور رسول‌ص کی طرف سے ان کو دئیے گئے میثاق کا مخالف اور عند اللہ کاذب ہے

۳۶- اگر وہ اپنی عبادت گاہوں اور خانقاہوں یا قومی عمارتوں کی مرمت کرنا چاہیں اور مسلمانوں سے مالی اور اخلاقی امداد کے طلب گار ہوں تو ان کی اعانت کرنا ہی چاہئے ! یہ اعانت ان پر قرض اور احسان نہ ہوگی بلکہ اس میثاق کی تقویت ہوگی جو رسول‌ص اللہ نے از راہ احسان و کرم ان سے کیا

نصاریٰ کی ذمہ داری

۳۷- نصاریٰ کو مسلمانوں کی جنگوں میں دشمن کا سفیر و راہبر یا معاون و جاسوس اور مشیر نہ ہونا چاہئے ایسا شخص خدا کے نزدیک ظالم ، رسول‌ص کا بے فرمان اور ایمان سے محروم متصور ہوگا

۳۸- ان کی وفا داری ان دفعات پر دل سے عمل کرنے پر موقوف ہے جو محمدص بن عبد اللہ رسول‌ص اللہ نے ملت نصرانی کے لئے مقرر کر دیں اور جن کی پابندی کے لئے وہ از روئے دین عیسوی مکلف ہیں ان شرائط میں علانیہ یا خفیہ طریق سے دشمن کا جاسوس یا مسلمانوں کا رقیب ہونا معاہدہ کی

Marfat.com

خلاف ورزی ہے

۳۹- نصرانی کو ہماری دشمن فوج کے لئے اپنی مملوکہ جگہ پناہ یا آرام کرنے کے لئے نہ دینا چاہئیے مبادا وہ تازہ دم ہو کر ہم پر حملہ کر بیٹھیں اس میں رہنے کے گھر اور عبادت خانے بھی شامل ہیں نیز انہیں کوئی اور سہارا بھی نہ دیا جائے

ہمارے خلاف کے لئے اسلحہ ، گھوڑے ، آدمیوں یا ان کے سامان کی مرمت بھی اس میں شامل ہے

ان کی طرف سے مسلمانوں کے لئے

۴۰- صرف ان پر دن رات تین روز کی مہمانی لازم ہے ضرورت پر ان کے لئے کارندے اور سواری کے جانور فراہم کرنا بھی واجب ہے اس سے زیادہ نہیں !

۴۱- اگر دشمن سے لڑائی کے دوران میں کوئی مسلمان کسی نصرانی کے گھر یا معبد میں چھپنا چاہے تو ان کی حفاظت اور خور و نوش کا اہتمام ان کے دشمن سے پوشیدگی وغیرہ بھی نصاریٰ پر واجب ہے

خاتمہ

۴۲- جو نصرانی ان دفعات میں سے ایک دفعہ کی مخالفت [illegible] اور یہ حقوق مسلمانوں کے سوا ان کے دشمنوں کے لئے [illegible] کرے ایسا شخص اللہ اور رسول کے ذمہ سے بری ہے ان پر ایسے معاہدات کی ذمہ داری ہے جس سے انہیں ان کے رہبان نے مطلع کیا اور میں نے رہبان سے—اور ہر نبی نے امان کے عوض میں اپنی امت سے جو وعدہ لیا—امت پر اس کا ایفا اور نبی پر امت کی حفاظت واجب ہے ان دونوں میں قیامت تک تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا انشا اللہ !

Marfat.com

گواهان :

۱- محمد بن عبد اللہ (جو اس معاهدہ کے ایک فریق ہیں اور دوسرا فریق نصاریٰ ہیں)

۲- عتیق ابن ابو قحافہ
۳- عمر بن الخطاب
۴- عثمان بن عفان
۵- علی بن ابی طالب
۶- ابوذر غفاری
۷- ابو الدرداء
۸- ابو ہریرہ
۹- عبد اللہ بن مسعود
۱۰- عباس بن عبد المطلب
۱۱- فضل بن عباس
۱۲- زبیر بن العوام
۱۳- طلحہ بن عبید اللہ
۱۴- سعد بن معاذ
۱۵- سعد بن عبادہ
۱۶- ثمامہ بن قیس
۱۷- زید بن ثابت
۱۸- عبد اللہ بن زید
۱۹- حرقوص بن زہیر
۲۰- زید بن ارقم
۲۱- اسامۃ بن زید
۲۲- عمار بن مظعون
۲۳- مصعب بن جبیر
۲۴- ابو الغالیہ
۲۵- عبد اللہ بن عمرو بن العاص
۲۶- ابو حذیفہ
۲۷- خوات بن جبیر
۲۸- ہاشم بن عتبہ
۲۹- عبد اللہ بن خفاف
۳۰- کعب بن مالک
۳۱- حسان بن ثابت
۳۲- جعفر بن ابی طالب

محرر معاویہ ابن سفیان

(۹۸)

اهل نجران کے لئے ابوبکر کی طرف سے تجدید امان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریر (عبد اللہ) ابوبکر خلیفۂ محمد رسول اللہ (صلعم) کی طرف سے

Marfat.com

اھل نجران کے لئے لکھی گئی

۱۔ ان کی جان ، اراضی ، قومیت ، اموال ، حلیف ، طریق عبادت ، پادری ، رھبان ، عبادت خانے ، جملہ منقولہ جائداد اپنے گھر میں موجود اور غیر موجود دونوں کے لئے حمایت اور محمد نبی رسول اللہ (صلعم) کی ذمہ داری ھے

۲۔ ان کے پادری اور رھبان کسی کو ان کے مسلک سے برگشتہ نہ کیا جائے گا

۳۔ انہیں تحریری امان نامہ جو محمد نبی (علیہ السلام) نے عطا فرمایا اس پر ھمیشہ عمل کیا جائے گا

۴۔ اھل نجران پر ریاست کی ھمدردی اور خیر خواھی واجب ھوگی

گواھان

۱۔ مستورد بن عمر و از قبیلہ بنی القین ۲۔ عمرو مولی ابوبکر

۳۔ راشد ابن حذیفہ

محرر : مغیرہ

(۹۹)

نصاری کی نجران سے جلاوطنی سے پہلے عمر کی توثیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از جانب امیر المومنین بنام جملہ باشندگان رعاش

السلام علیکم ! میں تمہارے سامنے خدائے واحد لا شریک کی حمد بیان کرتا ھوں

بعد ازیں یہ کہ ! تم نے اپنے مسلمان ھونے کا اعتراف کیا اور اس کے بعد مرتد ھو گئے اب بھی تم میں سے جو شخص توبہ کرکے اپنی اصلاح کر لے اس کے ارتداد پر مواخذہ نہ ھوگا اور ھم اس کے ساتھ بہتر سلوک کریں گے تم گذشتہ انعامات کو یاد کر لو اور خود کو ھلاکت میں نہ

Marfat.com

ڈالو تم میں سے جو شخص مسلمان ہو جائے اس کے لئے سلامتی کی خوش خبری ہے اور جو شخص اسلام کی بجائے نصرانیت قبول کرکے اس پر اکتفا کر لے تو ہمیں اس کی امان سے کوئی سروکار نہیں نجران میں یہ حکم نصاریٰ کے ماہ صیام کی گیارھویں تاریخ سے نافذ ہوگا

اور یہ کہ میرے صوبہ دار یعلیٰ نے معذرت کی ہے کہ !

۱۔ اور ذمیوں میں جو افراد میری طرح نادار ہوں مجھے پسند ہے کہ وہ کسی قسم کی صنعت سیکھ لیں تا کہ میرے اور میرے عرب داعیوں کے سر سے نصرانی کہلانے والوں کی اعانت کا بار اُٹھ جائے

۲۔ میں نے یعلیٰ کو حکم دیا ہے کہ وہ تم لوگوں سے زمین کی پیداوار کا نصف وصول کرے

۳۔ جب تک تم وفا داری کے ساتھ رہو میں تمہیں بے دخل نہ کروں گا

۴۔ میں نے یعلیٰ کو پابند کر دیا ہے تم سے نصف پیداوار لینے کو

۵۔ جب تک تم وفا داری سے رہو میں وہاں کی اراضی تم سے واپس نہ لوں گا

(۱۰۰)

حضرت عمر کا فرمان نصاریٰ کی نجران سے جلاوطنی پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عمر امیر المومنین بنام اہل نجران !

تم میں سے جو شخص اللہ کی امان میں رہنا چاہے اسے کوئی مسلمان ضرر نہیں پہنچا سکتا یہ مسلمانوں کے لئے محمد نبی (صلعم) اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا تحریری حکم ہے

۱۔ میں شام اور عراق کے سرکاری عہدہ داروں کو حکم دیتا ہوں کہ نجرانی

نصاریٰ زراعت کے لئے جس قدر اراضی چاہیں انہیں دی جائے اور اس اراضی کی پیداوار خدا کی رضا طلبی کی غرض سے ان پر صدقہ اور اپنے وطن میں ان کی متروکہ ارضی کا بدل ہے ! زنہار ! اگر ان کی پیداوار میں کوئی مسلمان ان سے کچھ وصول کرے یا کسی قسم کا تاوان ان پر ڈالا جائے

۲- مسلمان اہل کاروں میں سے جو شخص ان پر نگران ہو ان کی داد رسی میں کوتاہی نہ کرے کہ وہ ہمارے ذمی ہیں

۳- میں نے یہ زرعی اراضی انہیں بلا معاوضہ دو سال کے لئے دی ہے

۴- ان میں جو شخص از راہ خیر خواہی سرکاری مد میں کچھ دینا چاہے تو اس کے وصول کرنے میں مضائقہ نہیں لیکن جبراً ان سے کچھ وصول نہ کیا جائے

محرر : معیقیب
گواہان :
۱- عثمان بن عفان ۲- معیقیب

(۱۰۱)

از طرف عمر بنام سرکاری تحصیل دار متعینہ نجران۱

از یعلیٰ بن امیہؓ

عمر بن الخطاب نے میری نجران میں تقرری کے بعد میرے نام وصول لگان کے لئے یہ فرمان بھجوایا اور نجران یمن کے قریب ہے

۱- اس واقعہ کا نجران یمن سے تعلق تصحیف ہے نجران یمن کے نصاریٰ جلاوطنی کے بعد کوفہ سے باہر آباد ہوئے اور اپنے وطن کی یاد میں اپنی بستی کا نام نجرانیہ رکھ لیا : (بلاذری درباب صلح نجران) : مترجم

Marfat.com

نقل فرمان عمر

سابقہ غیر مسلم مفتوحہ باشندوں کے متروکہ پھل دار درختوں کی پیداوار میں مندرجہ ذیل شرح لگان ھوگی

۱- جو درخت بارانی یا گرد و نواح کے جمع شدہ یا بہتے ھوئے پانی سے سینچے جائیں	عمر اور مسلمانوں کے لئے دو تہائی اور ان کے اجارہ داروں کےلئے ایک تہائی
۲- جو درخت چرسہ سے سینچے جائیں	عمر اور مسلمانوں کے لئے ایک تہائی اور ان کے اجارہ داروں کے لئے دو تہائی
۳- ھموار مزارعہ بارانی اراضی کی پیداوار پر	عمر اور مسلمانوں کے لئے دو تہائی اور ان کے اجارہ داروں کے لئےایک تہائی
۴- جو ھموار اراضی چرسہ سے سینچی جائے	عمر اور مسلمانوں کے لئے ایک تہائی اور ان کے اجارہ داروں کے لئے دو تہائی

(۱۰۲)

مستشرقین یورپ کا پیش کردہ امان نامہ

من جانب عمر برائے مسیحان مدائن و فارس

بحوالہ تاریخ النسطوریین (در مجموعہ تالیفات اساقفۂ اھل شرق جلد ۱۳ صفحہ ۶۲۰ ، ۶۲۳)

(از مؤلف) ھم نے یہ ٹکرا وثیقہ نمبر ۹۶ ، ۹۷ کی مناسبت کی وجہ سے منضم کر دیا ھے

و ایضاً از مؤلف

حضرت ابوبکر کی رحلت پر عمر بن الخطاب امیر ھوئے جنھوں نے بہت سے شہر فتح کئے اور مفتوحہ علاقہ جات کے باشندوں

Marfat.com

کی حالت کے مطابق ان پر لگان مقرر کیا معاویہ بن ابو سفیان
کے عہد تک یہی شرح لگان رہی
حضرت عمر کے حضور جاثلیق کا درباری ا یشو عیب
حاضر ہو کر نصاریٰ کے لئے تحریری امان نامہ کا ملتجی ہوا
اور عمر نے اسے مندرجہ ذیل وثیقہ عطا فرمایا

از امیر المومنین عبد اللہ عمر بن الخطاب
برائے باشندگان مدائن و بہر شیر و جاثلیق بشمول خانقاہی گوشہ نشین اور معمر اشخاص کے !

عمر نے یہ مراعات سنیۂ رسول‌ص اللہ اور حضرت ابوبکر رض کے اقتدا میں لکھوائیں جن کے مطابق ان افراد کی حفاظت کا ذمہ لیا جاتا ہے

جو مسلمان ان احکام پر عمل پیرا ہو وہ اسلام پر قائم اور اس کا اہل ہے اور جو مسلمان میرے ان احکام کی خلاف ورزی کرے وہ عہد خداوندی کا توڑنے والا اور ان کی ذمہ داری سے اغماض کرنے والا ہے

مراعات یہ ہیں

۱- میں تمیں تمہاری جان ، مال ، و اہل و عیان اور آبرو ہر ایک پر اللہ کے عہد و میثاق اور اس کے انبیاء و اوصیاء رض اور اولیاء اور مسلمانوں کی ذمہ داری دیتا ہوں یہ کہ میں ہر قدم پر تمہاری امداد کا ذمہ دار اور تمہارے دشمن کو تم سے دور رکھنے کا پابند رہوں گا اس میں میرے وہ مسلمان اعیان و انصار بھی شامل رہیں گے جو سدا اسلام کی حمایت میں سربکف رہتے ہیں

۲- میں تمہیں اپنی جنگوں میں ہر قسم کی تکلیف و شرکت سے مستثنٰی کرتا ہوں اس بارے میں جبر و اکراہ ہرگز نہ ہوگا

۳- تمہارے پادری اپنے منصب سے معزول نہ کئے جائیں گے

۴- اور تمہارے رئیس بھی اپنے مناصب پر رہیں گے

۵- تمہاری عبادت گاہ اور خانقاہیں مسمار نہ کی جائیں گی نہ انہیں مساجد

Marfat.com

اور مسلمانوں کی اقامت گاھوں میں تبدیل کیا جائے گا

۶- تمہارے سفر پر کسی قسم کا ٹیکس نہ ھوگا

۷- تمہارے کسی فرد کو مسلمان ہونے پر مجبور نہ کیا جائے بحکم کا قرآنی :--

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ :- (۲ : ۲۵۷)

اسلام قبول کرانے میں زبردستی نہ چاھئے ھدایت اور گمراھی کا فرق معلوم ھو چکا ھے

وَلَا تُجَادِلُوا اِلَّا بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ (۲۹ : ۴۵) غیرمسلموں کے ساتھ احسن طریق سے گفتگو کرو !

۸- تم پر ظلم کرنے والے کو روکا جائے گا ان دفعات کی خلاف ورزی کرنے والا مسلمان میثاق خداوندی اور محمد کے عہد کا مخالف ھوگا گویا اس نے خدا کی طرف سے دی گئی ذمہ داری اور اس وعدہ کے خلاف کیا جس کے مطابق نصاریٰ کی جان کی حفاظت اور ان پر ظلم و زیادتی کی راہ میں حائل ھونا لازم تھا اور ان کے طرف دار دین کے حامی و ناصر شمار ھوں گے

اور ریاست کی طرف سے نصاریٰ پر یہ شرائط واجب ھیں

۱- وہ ھمارے حربی کے سامنے یا خفیہ کسی طریق پر ھماری مخبری نہ کریں

۲- اس کو اپنے ھاں پناہ نہ دیں تاکہ وہ موقعہ پاکر ھم پر اچانک حملہ نہ کر بیٹھے

۳- اسلحہ و گھوڑے اور آدمیوں سے اس کی امداد نہ کریں

Marfat.com

۴- اور ان سے کسی قسم کا معاهده نه کریں
۵- مگر ! مسلمان کے لشکر کی اپنے هاں چھپنے میں اعانت اور ان کی رسد و طعام کی خود پر ذمه داری سمجھیں اور ایسے موقعه کا همارے دشمن کے سامنے اظهار نه کریں

مبادا ! کسی دفعه کی مخالفت کی جائے اس سے خدا اور رسولص کی ذمه داری ختم هو جائے گی

ان تمام مواثیق اور وعدوں کی ذمه داری ان پر واجب هے جو میں نے (ان کے) پادری اور رهبان پر عائد کئے جیسا که خدا اور نبیوں سے هر موقعه و محل میں ایمان کے ساتھ ان سے ایفا کا وعده لیا

اسی طرح میں ان کے متعلق خود پر عائد شده شرائط کا پابند هوں اور میری طرح مسلمان بھی ! کیونکه وه ان شرائط سے آگاه هو چکے هیں ان شرائط کی پابندی هم پر رهتی دنیا تک عائد هے

گواهان : ۱- عثمان بن عفان
۲- مغیره بن شعبه
تاریخ تحریر ۱۷ ھ

(۱۰۳)

اهل نجران کے بارے میں عثمان کا حکم صوبه دار کے نام

بسم الله الرحمن الرحیم

از عبد الله عثمان امیر المومنین بنام ولید[۱] بن عقبه !

سلام علیک ! میں تمہارے سامنے خدائے واحد لا شریک کی حمد بیان کرتا هوں

۱- یه ولید کوفه کے گورنر تھے : مترجم

Marfat.com

بعد ازیں یہ کہ ! کہ نجران کے سقف و عاقب اور رؤسا جو عراق میں آباد ہوئے ہیں وہ میرے سامنے اگن کی شکایت کرتے ہیں انہوں نے مجھے حضرت عمر رض کا وثیقہ بھی دکھایا ہے اور مسلمانوں نے انہیں اس معاملہ میں جو تکالیف پہنچائی ہے وہ بھی میرے علم میں ہے

۱۔ میں ان کے جزیہ میں سے تیس حُلے خدا کی رضا طلبی کے لئے کم کرتا ہوں

۲۔ نجران میں حضرت عمر رض نے انہیں جس قدر اراضی پر قابض رکھا ان میں سے ہر ایک کے لئے اتنا ہی رقبہ دیا جائے

۳۔ وہ ہمارے ذمی ہیں اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے رہئے میری ان کی پہلے سے شناسائی بھی ہے

۴۔ حضرت عمر رض کا مرسلہ امان نامہ دیکھ کر اس کے مطابق عمل کیجئے اور یہ امان نامہ مجھے واپس کر دیجئے

محرر : حُمرن بن آبان
۱۵۔ شعبان ۳۷ھ

(۱۰۴)

علی کی طرف سے اہل نجران کے وثیقہ کی تجدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ تحریر عبد اللہ علی بن ابو طالب امیرالمومنین کی جانب سے اہل نجران کے لئے ہے

تم نے حضرت نبیؐ اللہ کا تحریری امان نامہ دکھایا جس کی رو سے تمہاری

Marfat.com

جان اور مال کی ذمہ داری لی گئی ہے

میں حضرت محمد ص و ابوبکر رض اور عمررض تینوں کی تحریر پر عمل پیرا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ جو مسلمان تمہارے ہاں وصول تحصیل کے لئے جائے تمہاری جان و مال کی حفاظت کرے

مبادا ! وہ تم پر ظلم کرے اور تمہارے حقوق کم کر دینے کی مصیبت میں تمہیں ڈالے !

محرر : عبد اللہ بن ابو رافع

۱۰- جمادی الاخرہ ۳۷ھ

(۱۰۵)

فرمان نبوی بنام عامل یمن عمر و بن حزم

وفد بنی حارث (بن کعب) رسول ص اللہ سے ملاقات کے بعد واپس لوٹا تو آپ نے عمرو بن حزم کو ان کے ہاں بھیجا تاکہ وہ انہیں تفقہ ، سنت ، اور اسلام کے ضروری مسائل سمجھائیں اور ان سے صدقات وصول کریں

انہیں رسول ص اللہ نے یہ خط لکھوا کر دیا جس میں اپنے شرائط اور احکام کی شرح فرما دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تصریح خدا اور اس کے رسول ص کی طرف سے ہے

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ (۵ : ۱)

(اے مومنین اپنے میثاق کا پورا پاس رکھو !)

(اور حضرت محمد ص نبی رسول اللہ نے یہ تحریری فرمان عمرو بن حزم کو یمن بھجواتے ہوئے ان کے سپرد کیا)

۱- وھو کذالک

جس میں عمرو کے لئے یہ ہدایات تھیں

۱- ہر کام میں اللہ سے ڈرتے رہو

فَاِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۱

۲- اللہ کے ''امر'' کے مطابق ہر معاملہ میں صداقت مد نظر رہے

۳- باشندوں کو نیکی پر بشارت اور اس کی تلقین کے ساتھ قرآن پڑھا کر اس میں غور کرنے کی ہدایت کرو طہارت کے بغیر کوئی شخص قرآن سے مس نہ کرے اور انہیں برے کاموں سے روکتے رہئے

۴- لوگوں کو اسلام پر آن کے اور اسلام کے آن پر حقوق بتاتے رہئے

۵- ان کی راستی پر مہربانی اور ظلم پر ان سے پرسش کیجئے اللہ تعالیٰ ظلم کو ناپسند اور اس سے منع کرتے ہوئے فرماتا ہے

اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۲

۶- انہیں اعمال حسنہ پر جنت اور برے کاموں پر دوزخ کی بشارت دیجئے

۷- باشندوں کے ساتھ محبت سے پیش آئیے تا کہ وہ دین کو سمجھنے لگیں انہیں حج اکبر اور عمرہ دونوں کے احکام سمجھائیے اور ان میں فرض اور سنت کا فرق بھی بتائیے

۸- وہ کسی چھوٹے سے کپڑا میں نماز نہ پڑھیں اگر کپڑا اتنا بڑا ہو کہ اس کے دامن دونوں کندھوں پر پھیل سکیں تب جائز ہے

۱- ۱۶ : ۱۲۸—اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو خدا سے ڈرتے اور یہ لوگ خود کو خدا کے سامنے جواب دہ سمجھتے ہیں : مترجم

۲- ۱۱ : ۲۱—مطلع رہو کہ ظالموں پر خدا کی طرف سے لعنت ہے : مترجم

Marfat.com

نہ کوئی شخص ایک چادر اوڑھ کر برہنہ سوئے مبادا گھٹنے پیٹ سے لگ کر سکڑ جانے سے اس کی شرم گاہ کھل جائے

۹- کوئی مرد اپنی چوٹی گردن کی طرف نہ گوندھے

۱۰- قبیلہ اور خاندان کے نام پر لڑائی کی دعوت نہ دی جائے یہ کام خدائے واحد لا شریک کی عظمت کے لئے ہونا چاہئے جو شخص اللہ کی بجائے قبیلہ کی طرف داری پر دعوت دے اسے تلوار دکھا کر خدائے واحد لا شریک کے نام پر دعوت دینے پر مجبور کیا جائے

۱۱- وضو میں چہرہ کہنی تک ، ہاتھ پنجوں اور پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں اور سر کے مسح کا حکم دیتے رہئے

۱۲- نماز وقت مقررہ پر ادا کرنے ، فجر تاریکی میں ، ظہر زوال کے ساتھ ، سورج کے نیچے کی طرف لوٹنے پر عصر ، رات شروع ہو جانے پر مغرب نہ کہ تارے چٹکنے پر ، عشاء تاریکی کے وقت ، نماز جمعہ کی اذان سنتے ہی تیاری غسل کے بعد !۔۔ رکوع میں انہماک اور خشوع !

۱۳ - حاصل کردہ غنیمت میں اللہ کے نام پر خمس لینا

۱۴- اور زکواۃ میں (بشرح ذیل) وصول کرنا ہے

پیداوار غلہ	بارانی اور ندی نالے سے سینچی ہوئی	دسواں حصہ
پیداوار غلہ	چاہی[1]	بیسواں حصہ
اونٹ	۱۰ پر	۲ بکری
,,	۲۰ پر	۴ بکری
گائے	۴۰ پر	۱ گائے
,,	۳۰ پر	۱ بکری کا بچہ
بکری	۴۰ پر	۱ بکری

۱- اردو میں کنوئیں اور نہر سے سینچی ہوئی زمینوں کو چاہی کہا جائے گا (از اصطلاحات پیشہ وراں حصہ ششم) : مترجم

Marfat.com

یہ نصاب خدا کی طرف سے مقرر ہے جس سے زیادہ جمع کرانے پر اجر مزید ہوگا

۱۵- یہود اور نصاریٰ میں سے جو شخص جمعیت خاطر سے مسلمان ہو جائے معاشرہ میں اس کی ذمہ داری اور دوسروں پر اس کے حقوق پہلے مسلمانوں کے برابر ہیں

۱۶- کسی یہودی اور نصرانی کو اکراھاً مسلمان نہ کیا جائے۔ان کے بالغ مرد و عورت میں آزاد اور غلام دونوں پر ایک دینار سرخ بوزن کامل۔یا اس قیمت کا کپڑا ہے ان میں جو شخص جزیہ ادا کرے اس کی حفاظت کے لئے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذمہ وار ہیں اور اس کا مانع اللہ اس کے رسولص اور تمام مومنین کا دشمن ہے

ضمیمہ نمبر ۱۰۶ أ

ضمیمہ نمبر ۱۰۶ بروایت ابن شہاب

میں نے رسول اللہص کا مکتوب بنام عمرو بن حزم پڑھا جو ان کے یمن بھجواتے وقت انہیں سپرد فرمایا۔ یہ مکتوب ابن حزم کے صاحب زادے ابوبکر کی تحویل میں تھا (آنحضرت صلعم نے یہ لکھا)

یہ وضاحت اللہ اور اس کے رسولص کی طرف سے ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

۱- ۵ : ۱ :۔اے مومنین اپنے وعدے پورے کرو اللہ تم سے جلدی حساب لینے کو ہے : مترجم

Marfat.com

زخموں پر احکام دیت

قتل میں	:	۱۰۰ آونٹ دیت ہے	
ایک آنکھ میں	:	۵۰ آونٹ	,, ,,
ایک پاؤں پر	:	۵۰ آونٹ	,, ,,
سر میں زخم بھیجے تک ہو	:	۳۳ آونٹ	,, ,,
جائفہ۱ پر	:	۳۳ آونٹ	,, ,,
مثقلہ۲ کی صورت میں	:	۱۵ آونٹ	,, ,,
دیت میں یہ مقدار فرض شدہ ہے			
ہر انگلی پر	:	۱۰ آونٹ	,, ,,
ہر دانت پر	:	۵ ونٹ	,, ,,
زخم پر ہڈی تک	:	۵ آونٹ	,, ,,

دوسری روایت ہے

قتل اور پوری ناک دونوں پر ایک ایک سو آونٹ دیت ہے اور بھیجے تک زخم میں ۳۳ آونٹ دیت ہے

(۱۰۷)

تبلیغ نامہ بنام شاہان یمن

بنام حارث و مسروح و نُعیم بن عبد کُلال وارثان شاہان حمیر !

تم خدا اور رسول صلعم پر ایمان لانے سے سلامتی کے مستحق ہو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ لا شریک ہے اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلام

۱- چوٹ جو سر کے بھیجے اور شکم میں انتریوں تک پہنچ جائے (حاشیہ سنن نسائی انصاری جلد ۲ صفحہ ۲۲۱) : مترجم

۲- غالباً ضرب شدید ہے : مترجم

Marfat.com

دے کر مبعوث فرمایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے کلمہ سے پیدا کیا (مگر) یہودی عزیر کو خدا کا بیٹا اور نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کو تثلیث کا ایک جزو اور ابن اللہ کہتے ہیں

(۱۰۸)

شاہان یمن کا جواب

شاہان حمیر کا یہ خط ان کا سفیر مالک بن مرارہ رُھاوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور لایا اور ان کے مسلمان ہونے کی اطلاع عرض کی

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

(۱۰۹)

از طرف رسول ص اللہ خط نمبر ۱۰۸ کا جواب

از طرف محمد رسول ص

بنام حارث بن عبد کلال و نُعیم بن عبد کلال و نعمان قیل ۱ ذی رعین و معافر و ہمدان — از قیل ۱

اما بعد

میں تمہارے سامنے خدائے وحدہ لا شریک کی حمد کرتا ہوں

ہمارے روم (تبوک) سے واپسی کے بعد تمہارا قاصد مدینہ میں ہم سے

۱- قیل جزو نام نہیں بلکہ شہزادے اور صاحبزادہ — یا — بادشاہ کا مرادف ہے (از منتہی الادب) اور شاہان و شہزادگان حمیر کا لقب ہے : مترجم

Marfat.com

ملاق ھوا اس نے تمہارا پیغام پہنچایا تمہارے حالات سے آگاہ کیا تمہارے قبول اسلام اور مشرکین سے تمہاری لڑائی کا تذکرہ بھی سنایا تمہیں اللہ نے اپنا راستہ دکھایا اگر تم دل سے ھدایت قبول کرکے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت پر قائم رھو تو !

نماز و زکوٰۃ اور غنیمت میں سے خدا اور رسولؐ کا خمس اور رسولؐ کی پسندیدہ شے کی پیش کش اور دوسرے مومنین کے مطابق اس تفصیل سے ادائے صدقات پر عمل کرو

۱- بارانی اور ندی نالوں کے پانی سے سینچی ھوئی پیداوار میں سے !

غلہ : دسواں حصہ

چاھی اور دستی پروھے۱ سے سینچی ھوئی زمین سے !

غلہ : بیسواں حصہ

آونٹ کی زکوٰۃ

۴ پر : ۱ بکری
۳ پر : ۱ بکری
۵ پر : ۱ بکری
۱۰ پر : ۲ بکری

گائے

۲۰ پر : ۱ جوان گائے
۳۰ پر : ۱ گائے کا قریب بلوغت بچہ

(اور ھر ۴۰ بکری کے بعد ایضاً)

۲- مومنین پر صدقات کا یہ نصاب خدا کی طرف سے فرض شدہ ہے جو شخص مقررہ نصاب سے زائد ادا کرے سبحان اللہ ! اور جو شخص ادائے نصاب کے ساتھ اپنے اسلام پر زبانی شہادت اور مومنین کی حمایت میں مشرکوں سے جنگ کرے ایسا شخص مومن ھے معاشرہ میں اس کا درجہ ھمارے مساوی ھے ذمہ داری میں وہ دوسروں کی مانند مکلف ھے اور وہ اللہ اور رسولؐ کی پناہ میں ھے

۱- یہ لوھے یا چمڑا کا ھوتا ھے : مترجم

Marfat.com

۳- یہودی اور نصرانی مسلمان ہو جانے کے بعد عام مسلمانوں کے مساوی ہیں

۴- کسی نصرانی اور یہودی کو جبراً مسلمان نہ کیا جائے اس پر جزیہ کافی ہے بالغ مرد ، عورت اور غلام ہر ایک پر ایک دینار سرخ جو معافر کی قیمت ہے یا دینار سرخ کی قیمت کا تاوان ہوگا ان میں جو شخص جزیہ ادا کرے وہ خدا اور رسولص کی پناہ میں ہے اور نا دہندہ خدا اور رسولص کا دشمن ہے

اور یہ کہ

۵- رسول خدا محمدص نے زرعہ ذی یزن سے کہلا بھیجا کہ میرے سفیروں میں معاذ بن جبل و عبد اللہ بن زید و مالک بن عبادہ و عقبہ بن نمر اور مالک بن مرہ وغیرہ ہیں

اور یہ کہ

۶- صدقہ اور غیر مسلم حلیفوں سے وصول شدہ جزیہ ان کے سپرد کر دو یہ لوگ تمہارے ہاں سے جلد لوٹ آئیں اور ان کے امیر معاذ بن جبل ہیں

اور یہ کہ

محمدص خدائے یکتا کی وحدانیت اور اپنے عبد و رسولص ہونے کا اقرار کرتے ہیں

ہاں مالک بن مرارہ رہاوی نے حمیر میں سے سب سے پہلے تمہارے مسلمان ہونے اور تمہارے مشرکوں سے جنگ کرنے کا تذکرہ جو کیا تو اس پر میں تمہیں خیر کی بشارت اور حمیر کے ساتھ خیر سے پیش آنے کی ہدایت کرتا ہوں

۷- سنو ! باہم خیانت اور ایک دوسرے کی تذلیل نہ کرنا رسولص اللہ تم میں سے امیر اور غریب دونوں کے دوست دار ہیں

۸- اور صدقہ محمدص اور اس کی آل کے لئے حلال نہیں یہ مال تو محتاج مسلمانوں اور راہ گذر کے لئے مباح ہے

اور دیکھو !

و۔ مالک نے تمہاری تعریف کی اور تمہارے پس پشت تمہاری بھلائی کے درپے رہے وہ تمہارے بالمواجھہ تمہیں بھی خیر کی تلقین کرتے رہے میں تمہارے ہاں اپنے ایسے اشخاص بھیجتا ہوں جو نیک کردار و قابل و دین دار اور صاحب علم ہیں میں تمہیں اپنے ان فرستادوں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کرتا ہوں وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں

والسلام علیکم و علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

(۱۱۰)

بنام عریب بن عبد کلال در یمن

اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۱۱)

بنام عمیر شیخ ہمدان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنام عمیر ذی مرّان اور ہمدان کے دوسرے مسلمانان

سلامت باشید میں تمہارے سامنے خدائے واحد لا شریک کی حمد بیان کرتا ہوں بعد ازیں یہ کہ ہمیں روم (تبوک) سے واپسی پر تمہارے مسلمان ہونے کی خبر ملی بلا شبہ جب تم نے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ کے ساتھ ادائے نماز و زکوٰۃ کر لیا تو ہم نے بھی تمہاری جان و مال کی ذمہ داری قبول کر لی اس پوری سرزمین پر تمہارا قبضہ تسلیم کر لیا ہے جس میں تم نے آباد رہ کر اسلام قبول کیا جن میں وہاں کے

Marfat.com

پہاڑ و چشمے اور ان کی نالیاں بھی شامل ہیں اس بارے میں کوئی شخص تم پر ظلم نہ کر سکے گا نہ تم پر کوئی بار ہوگا

اور مالک بن مرارہ رھاوی تمہاری تلاش میں تھے یہ خبر انہوں نے ہی پہنچائی مالک کے ساتھ بھلائی کیجئے یہ امر اُس کے شایاں ہے

محرر : علی بن ابی طالب

(۱۱۴)

آنحضرتؐ کا تحریری وثیقۂ برائے قیس ہمدانی وکیل قوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام مکہ ۱ کے دوران میں قیس (بن مالک بن سعد بن لائی الہمدانی حاضر ہوا جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وثیقہ لکھوا دیا اس میں قیس کو ان کے قبیلۂ ہمدان کی مندرجہ ذیل شاخوں کا سر براہ تسلیم فرمایا

(الف) احمور صھا کے بطون میں

۱۔ قُدَم ۲۔ آل ذی مرّان

۳۔ آل ذی لعوہ ۴۔ اذواء

(ب) غرب کے یہ بطون

ارحب و نُہم و شاکر و وداعہ و یام و مُرھبہ و دالان و خارف و عُذَر و حجور (بشمول ان کے حلیفوں اور موالی کے)

ان وثیقہ داران کو (رسول اللہ صلعم) کے احکام سن کر ان کی اطاعت کرنا ہوگا

اور اللہ و رسولؐ کی طرف سے ان کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے قیام صلوٰۃ و ادائے زکوٰۃ پر منحصر ہے

۱۔ قیام مکہ سے مراد فتح مکہ یا حجۃ الوداع کے دن ہیں نہ قبل از ہجرت : مترجم

Marfat.com

اور بطور عطیہ استمراری تمہارے لئے مقام خیوان کا دو سو فرق منقی۱
اور ایک سو فرق جوار — (نیز) مقام عمران الجویف کی ایک سو فرق گندم
اللہ کے مال میں سے سالانہ دیا جائے گا

دوسرا نسخہ : از حافظ ابن حجر بروایت ابن اثیر

بحوالہ ابن مندہ

۱- میں تمہیں قبیلۂ غرب اور احمورا کی دونوں شاخوں اور ان کے موالی پر امیر مقرر کرتا ہوں

۲- تمہارے اور تمہارے ورثاء کے لئے مقام نسار کی جوار کے دو سو صاع اور خیوان کے دو سو صاع منقی ''ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ'' کے لئے بیت المال میں سے دیا جائے گا

(۱۱۳)

وثیقہ برائے مالک ابن نمط ہمدانی و یک جدیاں مالک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وثیقہ ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے قبیلۂ ہمدان کے موجودہ سر براہ

۱- فرق ماپ ہے تین صاع یا ۱۶- رطل (مدنی) کا (تذکرۃ الالفاظ ضمیمہ متن ص ۳۴۲)

Marfat.com

مالک بن نمط اور ان کے یک جدی ساکن مواضعات ذیل کے لئے جن کے نام
یہ ہیں

جناب الہضب و حقاف الرمل اور ذی المشعار

ان کے اور ہم قوم بھی مسلمان ہو جانے پر اس وثیقہ میں شامل ہو سکتے ہیں اور مراعات یہ ہے

۱- تینوں مواضعات کی نشیبی و ہموار و پتھریلی زمین اور ٹیلے سب پر ان کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے

۲- وہاں مواضعات کا سبز اور خشک ہر قسم کا چارہ اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں

۳- بیت المال کے لئے حسب قرار داد اور بقید حفظ و امانت جملہ وثیقہ داران مندرجہ ذیل اجناس داخل کرنے کے ذمہ دار ہیں

۱- دھوپ اور سردی سے بچاؤ کے لئے کاٹھ کباڑ اور چمڑہ و اون وغیرہ لیا جائے گا

۲- صدقات میں بوڑھے اور جوان اونٹ ہر دو اقسام اور توانا مویشی و جوان مادائیں اور سفید رنگت کی بھیڑیں و شش سالہ اور بالغ بکریاں لی جائیں گی

(۱۱۴)

برائے ضمام بن زید الہمدانی

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

Marfat.com

(۱۱۵)

برائے قیس بن نمط الہمدانی الارحبی

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

(۱۱۶)

وثیقہ برائے عک رئیس خیوان (از یمن)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برائے عک رئیس خیوان یہ تحریری فرمان ہے کہ اگر وہ اپنی اراضی و مال اور غلاموں کی ملکیت سے واقعی بہرہ مند ہے تو وہ اللہ اور محمد رسول صلعم اللہ کی امان میں ہے

محرر : خالد بن سعید بن العاص

(۱۱۷)

آنحضرت صلعم کا تحریری فرمان برائے قبیلہ داران رھاوی

قبلیۂ رھاوی کے متعدد خاندان ہیں جو مذحج سے ہیں آنحضرت صلعم
نے انہیں تحریری امان عطا فرما دی جو تحریر انہوں نے عہد
معاویہ میں فروخت کر دی : مولف
مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۱۸)

وثیقہ برائے معدی کرب بن ابرھہ (از خولان)

رسول اللہ صلعم نے معدی کرب بن ابرھہ کو یہ تحریری وثیقہ

Marfat.com

عطا فرمایا کہ خولان کی اراضی پر اس کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے

(۱۱۹)

تحریری وثیقہ برائے ابو مکنف عبد رضا الخولانی

محرر وثیقہ معاذ ہیں ـــ مگر نقل نہیں ملی

(۱۲۰)

وثیقہ برائے خالد بن ضماد ازدی

ان کی اراضی ان کے لئے ہے بشرطیکہ وہ !

۱- خدائے واحد لا شریک پر ایمان لے آئیں
۲- محمدﷺ کے عبد اور رسولﷺ ہونے کا اقرار کریں
۳- قیام نماز و ادائے زکوٰۃ و ماہ رمضان کے روزے اور حج کعبہ پر عمل پیرا ہوں
۴- محدث[۱] کو پناہ نہ دیں
۵- اسلام پر شک و شبہ میں نہ پڑیں
۶- خدا اور اس کے رسولﷺ کی تعلیم پر کار بند رہیں
۷- اللہ سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت اور اس کے دشمن سے دشمنی کریں

اور محمدﷺ نبی پر ان کا حق یہ ہے کہ وہ خالد (سر براہ قبیلہ کی) جان ، مال اور اہل و عیال پر خطرہ نہ آنے دیں

اگر خالد ازدی بھی یہ شرائط پورے کرتا رہے تو وہ محمدﷺ نبی کی پناہ میں ہے

محرر : اُبی

۱- یہاں محدث سے مراد مبتدع فی الدین کے نہیں بلکہ باغی کے ہیں : مترجم

Marfat.com

(۱۲۱)

جنادہ ازدی اور ان کے قبیلہ کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ امان نامہ ہے از طرف محمد رسول اللہ
جنادہ ازدی ، اس کے قبیلہ اور حلیفوں کے لئے کہ وہ اللہ اور محمد بن عبد اللہ کی پناہ میں ہیں بشرطیکہ مندرجہ ذیل احکام بجا لائیں

قیام نماز و روزہ و زکوٰۃ اور خدا و رسول کی اطاعت ، غنیمت میں سے خدا اور نبی صلعم کے لئے ادائے خمس و مشرکین سے ترک تعلق
محرر : اُبی

(۱۲۲)

برائے ابوظبیان ازدی (غامدی)

رسول اللہ صلعم نے ابو ظبیان عمیر بن حارث ازدی کو یہ امان نامہ دیا قبیلۂ غامد میں سے جو شخص مسلمان ہو جائے اس کے حقوق دوسرے مسلمانوں کے برابر ہیں اس کا مال اور جان ہم پر حرام ہے وہ فوجی خدمت سے مستثنیٰ اور اپنی جاگیر کہ اراضی کا خود مالک ہے

(۱۲۳)

برائے عمرو بن عبد اللہ ازدی (غامدی)

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

Marfat.com

(۱۲۴)

برائے قبیلہ مسمّی بارق

یہ وثیقہ محمد رسول‌ص اللہ کی طرف سے بارق کے لئے ہے

۱- مسلمان موسم ربیع اور گرما دونوں میں بارق کی اجازت کے بغیر ان کے جنگل میں مویشی چرانے کے لئے نہ ھانکیں

۲- زمانہ قحط اور خشک سالی میں ان پر مسلمانوں کی ضیافت تین روز سے زائد نہیں

۳- ان کے باغات میں سے رہ گذر ایک بھوک کے برابر کھا سکتا ہے مگر پھل اپنے همراہ لے نہیں جا سکتا

گواھان :

۱- ابو عبیدۃ الجراح ۲- حذیفہ بن الیمان

محرر : اُبی

(۱۲۵)

برائے قیس بن حصین از قبیلۂ مازن بن عمرو بن تمیم

مگر مضمون نہیں ملا

(۱۲۶)

بنام مُطّرف بن مازنی دربارۂ اھلیہ اعشی شاعر (عبداللہ)

از مؤلف : عبداللہ بن اعور حرمازی المازنی معروف به اعشی‌شاعر کا واقعہ ہے کہ وہ ھجر (مقام) سے غلہ خریدنے کیلئے گئے تو ان کے بعد انکی اھلیہ معاذہ نام نے گھر

Marfat.com

سے نکل کو مُطَّرِف (بن نہضل بن کعب بن قشع بن دلف ابن امیم بن عبداللہ) کے ہاں پناہ لی عبداللہ واپس لوٹے تو بیوی گھر میں نہ تھی بتایا گیا کہ وہ تو بھاگ کر مُطَّرِف ابن نہضل کے گھر میں پڑی ہے عبداللہ نے نہضل سے کہا ''اے عم زادۂ من ! میری بیوی آپ کے ہاں چلی آئی ہے آسے میرے حوالے کر دیجئے ؟'' نہضل نے کہا ''اول تو میرے ہاں ہے نہیں اگر ہے تو جاؤ اپنا راستہ دیکھو !'' (یہ مُطَّرِف عبداللہ کے مقابلہ میں زیادہ معزز تھا) عبداللہ رسول اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ شعر عرض کئے

یا سیدالناس و یا دیّان العرب !	اے سرور عالم ! اے شارع عرب !
یُنمی الی ذروۃ عبدالمطلب	اے عبدالمطلب کا نام روشن کرنے والے
تلک قروم سادۃ قد مأنجُب	وہ جو برگزیدہ اور نجیب الطرفین گھرانے کا فرد ہے
الیک اشکو ذربۃً من الذرب	میں تیرے آگے اس کی زبان درازی کی شکایت لایا ہوں
کالذئبۃ الغبساء فی ظل السرَب	اس بھیڑیے کی مانند جو اپنے بھٹ میں پڑا ہے
خرجتُ ابغیہا الطعام فی رجَب	اور میں ماہ رجب میں اس سے اپنے لئے کھانا طلب کر رہا ہوں
و خلفتنی بنزاع و ھرب	مگر اس نے مجھے نزاع اور لڑائی میں مبتلا کرا دیا
اخلفتِ العہد و لطّت الذنب	اور خود دم دبا کر بیٹھ گیا ہے

Marfat.com

وتركتني وسط عيص ذی اشب
آہ ! مجھے اُس نے کانٹوں دار جنگل میں چھوڑ دیا ہے

اکمہ لا ابصر عقدۃ الکرب
میں کہ اندھا ہوں یہ کٹھن راہ کیسے دیکھ سکتا ہوں

تکدّ رجلی مسامیر الخشب
آہ ! میرے پاؤں بھی تو لکڑیوں کے ٹھنڈوں سے زخمی ہو گئے ہیں

وھنّ شرّ غالب لمن غلب
اور یہ حالت ہر شخص کو مغلوب کر سکتی ہے

اب اُس نے اپنی اھلیہ کے مُطّرف کے ہاں جا پہنچنے کی شکایت پیش کی جس پر رسول‌اللہ ''صلعم'' نے عبداللہ کو ایک خط عنایت فرمایا (جو مُطّرف کے نام تھا) ''کہ حامل فرمان ہذا کی بیوی ان کے حوالے کر دی جائے''

مُطّرف نے رسول اللہ صلعم کا مکتوب پڑھوایا تو خاتون سے کہا ''اے معاذہ ! رسول‌اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے میں تمہیں تمہارے شوہر کو واپس کرتا ہوں'' معاذہ نے کہا ''عبداللہ سے یہ عہد لے لیجئے کہ وہ مجھے اس قصور کی سزا نہ دے !'' مُطّرف نے عبداللہ سے عہد لے لیا اور خاتون عبداللہ کے سپرد کر دی

(۱۲۷)

برائے ارطاۃ ابن کعب بن شراحیل نخعی

مگر مضمون خط نہیں ملا

(۱۲۸)

ارقم بن کعب نخعی کے لئے

مگر مضمون خط نہیں ملا

(۱۲۹)

زرارہ ابن قیس نخعی کے لئے

مگر مضمون خط نہیں ملا

(۱۳۰)

قیس بن عمرو نخعی کے لئے

مگر مضمون خط نہیں ملا

(۱۳۱)

ربیعہ بن ذومرحب (حضر موت) کے نام

رسول اللہ صلعم نے ربیعہ (بن ذو مرحب حضرمی) ، اس کے بھائی اور عم تینوں کے لئے یہ وثیقہ عنایت فرمایا

حضر موت میں ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد از قسم شہد کے چھتے ، طعام ، کنوئیں ، پانی کے منبعے ، چشمے اور درخت سب پر ان کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے

ان کی سرزمین کی پیداوار میں پھلوں اور بیری کے درختوں کے سوا ہر اس شے پر ان کا قبضہ رہے گا جو ان کے قبضے اور تصرف میں ہے جو شخص ان چیزوں میں مداخلت کرے خدا اور رسول اس سے بری ہیں

آل ذی مرحب کی نصرت ہر مسلمان جماعت پر واجب ہے ان کے علاقہ میں ہماری جانب سے کسی قسم کا تصرف نہ ہوگا ان کے اموزل اور نفوس اور ملک نامی باغ کی نہر جو آل قیس کی وادی سے ہو کر گزرتی ہے پر اللہ اور رسول صلعم کی نگرانی ہے

Marfat.com

(۱۳۲)

برائے وائل ابن حجر حضرمی

مولف : جب وائل بن حجر نے (مدینہ سے) اپنے وطن لوٹنے کے ارادے پر رسول اللہ کے حضور عرض کیا ''یا رسول اللہ میری قوم پر میری سیادت کا فرمان لکھوا دیجئے'' رسول اللہ نے معاویہ سے تین ایسے فرمان لکھوا کر وائل کے سپرد فرمائے ان میں سے یہ فرمان وائل کی سرداری کے متعلق تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد رسول اللہ صلعم بنام مہاجربن[۱] امیہؓ !

دیکھئے ! وائل صاحب خدم و حشم ہے اس کی سیادت حضر موت کے شہزادگان حمیر پر قائم رکھی جائے

(۱۳۳)

برائے وائل ایضاً

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از طرف محمد رسول اللہ برائے شہزادگان (از ملوک حمیر)

تم سب پر یہ احکام لازم ہیں

۱- قیام نماز

۲- ادائے زکوۃ بایں طریق کہ

(الف) نصاب کی ابتدائی حد پر صدقہ واجب ہے

۱- مہاجر کا اصلی نام ولید تھا جسے رسول اللہ نے مہاجر سے بدل دیا یہ ام المؤمنین ام سلمہ کے حقیقی بھائی ہیں اور صنعاء کے گورنر تھے

(اصابہ ۸۲۴۸ : م)

Marfat.com

(ب) صدقہ سے بچاؤ کے لئے اپنا ریوڑ دوسرے کے گلے میں داخل نہ کر دیا جائے

(ج) سرکاری محصل اور صدقہ دہندہ دونوں ایک دوسرے سے بے انصافی نہ کریں یہ

(د) محصل مویشی کے پانی کے گھاٹ پر نہ جا پہنچے اور اچھی راس پر نشان نہ کرتا جائے

(ہ) مالک اپنے مویشی کو وقت پر دور نہ ہنکوا دے کہ محصل ٹکریں مارتا پھرے

(و) محصل شمار مویشی میں ایسی صورت اختیار نہ کرے جس سے زیادہ تعداد وصول ہو

(ز) صاحب اموال کو مسلمان تحصیلداروں کے گروہ کی مدد کرنا چاہیے

مشتری کے ہاتھ ادھار شے فروخت کرنے کے بعد اس کا ثمن وصول ہونے سے قبل اپنی قیمت سے کم میں خریدنا ربا ہے

(نوٹ : اس فرمان میں جملہ " و علی کل عشرۃ ما تحمل العرا ب (؟) " اسی صورت میں ہے : م :)

بروایت دیگر

برائے شہزادگان حمیر (یمن) و پاسبان شیر دل مشتمل بر مندرجہ ذیل احکام

۱- مویشی پر جس تعداد سے نصاب شروع ہو اس تعداد پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ کے جانوروں میں یہ عیوب نہ ہوں

دبلا پن ، سوکھی ہوئی راس ، تمام ریوڑ میں زیادہ موٹی تازی نہ لی جائیں بلکہ درمیانہ ہوں

۲- دفینہ میں $\frac{1}{5}$ زکوٰۃ ہے

Marfat.com

تعزیرات

۱۔ زنا میں کنواروں کے سر پر ایک سو درے مار کر ایک سال کے لئے جلا وطنی

۲۔ اسی جرم میں شادی شدہ کا پتھر سے رجم ہے

۳۔ دین میں عدم تساھل ، فرائض اللہ میں تصنع سے اجتناب ، نشہ آور اشیاء کو حرام سمجھنا

ان لوگوں پر وائل بن حجر کو امیر مقرر کیا جاتا ہے

۱۳۴

ایضاً برائے وائل

از طرف محمد النبی برائے وائل بن حجر شہزادہ حضر موت

اے وائل ! تم مسلمان ہو چکے ہو تمہاری جملہ اراضی اور قلعوں پر تمہارا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے تم سے دس (؟) میں صرف ایک عدد صدقہ لیا جائے جس عدد کی تعیین دو عادل شخص کریں گے

جب تک تم دین پر قائم ہو میں تمہارے حقوق میں مداخلت پر دوسروں کو روکتا ہوں اگر کسی نے یہ ارتکاب کیا تو نبی اور مومنین تمہارے ناصر ہیں

(۱۳۵)

برائے مسعود بن وائل حضرمی

مگر مضمون خط نہیں ملا

(۱۳۶)

برائے ربیعہ بن لہیعہ حضرمی

مگر مضمون فرمان نہیں ملا

Marfat.com

(۱۳۷)

برائے مہری بن ابیض (از قبیلہ مہرہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ فرمان محمد رسول اللہ کی جانب سے مہری بن ابیض کے نام ہے مشتمل برین مضمون کہ

قبیلہ مہرہ میں سے جو شخص ایمان لے آئے آسے غیر مسلموں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑا جائے گا نہ ان کی ریاست پر غارت اور حملہ کیا جائے گا!

اور مہرہ پر یہ شرائط واجب ہیں

۱- شریعت کی پابندی

۲- شریعت کا بدلنے والا خدا تعالیٰ کا محارب ہے

۳- اور شریعت کا پابند اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے

۴- لقطہ اس کے مالک کو ادا کر دیا جائے

۵- آوارہ مویشی کا اعلان کر دیا جائے

۶- میلے بدن رہنا گناہ ہے

۷- جاؤ بے جا بکنا فسق ہے

محرر محمد بن مسلمہ انصاری

(۱۳۸)

قبیلہ مہرہ ذھبن ابن قرضم کے لئے

یہ تحریری فرمان ان کے پاس محفوظ تھا

مگر اس کا مضمون نہیں ملا

۱- لاوارث شے جو سر راہ پڑی ہوئی ملے جس میں بے مالک مویشی اور انسان بھی شامل ہیں مترجم

(۱۳۹)

قبیلہ بکر بن وائل کے لئے

از محمد رسول اللہ بنام بکر بن وائل
اسلام قبول کر لو اور سلامت رہو

(۱۴۰)

قبیلہ بکر بن وائل عدی بن شرحبیل بن ذہل کے لئے

مگر مضمون فرمان نہیں ملا

(۱۴۱)

برائے احمر بن معاویہ وکیل تمیم

مؤلف : جب احمر بن معاویہ نبی صلعم کے حضور تمیم
کے ہمراہ ان کی وکالت کو پیش ہؤا تو آنحضرت صلعم نے احمر
اور اس کے بیٹے شعبل کے لئے یہ وثیقہ عنایت فرمایا

یہ تحریری فرمان احمر بن معاویہ اور شعبل بن احمر کے لئے ہے ان کے سفر اور پڑاؤ دونوں کے لئے

جو شخص انہیں ایذا پہنچائے خدا کا ذمہ اس کے لئے نہ رہے گا اگر ایسی اطلاع میں صداقت ہو

محرر علی بن آبی طالب (علامت ختم)

(۱۴۲)

قَیلہ دختر مخرمہ تمیمیہ کے لئے

بروایت قیلہ

حریث بن حسان شیبانی وفد بنی بکر بن وائل کے
ہمراہ بطور وکیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب

Marfat.com

رسالت مآب نے ان کی قوم سمیت ان کی بیعت قبول فرمائی تب حریث نے عرض کیا ''ہمارے اور بنی تمیم دونوں کے لئے مقام دھنا کے متعلق ایک فرمان لکھوا دیجئے کہ سفر یا ملاقات کے لئے آنے جانے کے بغیر ان کا کوئی فرد دھنا میں پڑاؤ نہ کرے!''

رسالت مآب نے غلام سے لکھنے کے لئے فرمایا اس پر قیلہ (ممدوحہ) نے عرض کیا ''حریث نے اس ٹکڑے پر اپنے قبضہ کے لئے تو عرض نہیں کیا دھنا اونٹوں کا باڑہ اور بکریوں کی چراگاہ دونوں میں کام آتا ہے جس کے ایک طرف تمیم کی عورتوں اور بچوں کی چلت پھرت بھی رہتی ہے''

یہ سن کر رسول خدا نے غلام کو منع کرتے ہوئے فرمایا مسکین لڑکی (قیلہ) نے بر وقت بتا دیا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے دونوں بھائی پانی اور سائے میں شریک اور فتنوں پر ایک دوسرے کے معاون ہیں

اس کے بعد رسول خدا نے سرخ رنگت کے چرمی پارچہ پر قَیلہ کے لئے مندرجہ ذیل فرمان لکھوا دیا

یہ تحریری فرمان ہے قَیلہ اور اس کی بیٹیوں کے لئے!
ان پر کوئی شخص ظلم کرے نہ انہیں نکاح ۱ کے لئے مجبور کیا جائے
ہر ایک مومن مسلم ان کی نصرت کرے ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے

۱۔ قَیلہ عقد میں تھیں حبیب نے بن ازھر کے جن کی صاحب سے کئی لڑکیاں پیدا ہوئیں اور حبیب نے انتقال کیا حبیب کے بھائی اثوب بن ازھر نے کچھ لڑکیاں قیلہ سے چھین ابن قَیلہ کی طرف سے اثوب کے رویہ میں شکایت پر رسول اللہ نے گویا اثوب کو متنبہ فرمایا

(اصابہ در تذکرہ قیلہ نمبر ۸۸۷ : مترجم)

Marfat.com

ان لڑکیوں کا نکاح[۱] زبردستی نہ کیا جائے ان کے ساتھ مبادا برائی سے پیش آیا جائے

(۱۴۳)

اقرع بن حابس تمیمی کے لئے

مگر مضمون فرمان نہیں ملا

(۱۴۴)

سریع بن حاکم سعدی تمیمی کے لئے

مگر مضمون فرمان نہیں ملا

(۱۴۵)

قتادہ بن اعور تمیمی کے لئے

ان کے لئے رسول اللہ نے وادی دھنا کا موضع شبکہ کا وثیقہ لکھوا دیا

(۱۴۶)

مسلم بن حارث تمیمی کے لئے

مگر نقل فرمان نہیں ملی

۱۔ حالانکہ اثوب ان لڑکیوں کا چچا اور ان کے باپ کی وفات پر ولی نکاح تھا اب ان کی ولیہ نکاح ان کی ماں ہو سکتی ہے مترجم

Marfat.com

(۱۴۷)

ایاس بن قتادہ عنبری التمیمی کے لئے

فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۴۸)

ساعدہ تمیمی کے لئے

فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۴۹)

حصین بن مشمت تمیمی کے لئے

فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۵۰)

خراش بن جحش بن عمرو عبسی کے لئے

خراش نے رسول اللہ صلعم کا یہ فرمان چاک کر دیا

نقل فرمان نہیں ملی

(۱۵۱)

امان بنی زرعہ و بنی ربعہ ہر دو کے لئے

ان کی جان اور مال کے لئے امن اور ان پر ظلم کرنے والے اور ان کے محارب دونوں کے مقابلہ میں امداد کا وعدہ ہے لیکن دین اور اہل دین کے معاملہ میں ان کی مداہنت گوارا نہ ہوگی ہماری مقرر کردہ رعایتیں ان میں سے شہری اور بدو دونوں کے لئے بشرط تقویٰ و نیک چلنی یکساں ہیں

Marfat.com

(۱۵۲)

امان نامہ قبیلہ جُہینہ کے مندرجہ ذیل افراد اور شاخوں کے لئے

۱- عمرو بن معبد از قبیلہ جہنی

۲- بنی حُرقہ از جُہینہ

۳- بنی جُرمز

ان میں وہ فرقہ اللہ تعالیٰ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امان میں ہے جو!

(الف) اسلام لانے کے ساتھ نماز اور ادائے زکوٰۃ کے پابند ہوں

(ب) اللہ اور اس کے رسول صلعم کے اطاعت گزار رہیں

(ج) غنیمت میں سے خمس ادا کریں

(د) اپنے اموال میں سے رسول اللہ کی پسندیدہ شے آپ کے حضور پیش کرنے میں متامل نہ ہوں

(ھ) مشرکوں سے ترک موالات کے پابند ہوں

(و) مسلمانوں پر قرض میں راس المال لینا ھی روا ہے اور سود باطل قرار دیا جاتا ہے

(ز) ان کے پھلوں میں ۱/۱۰ بیت المال کا حق ہے

ان شرائط میں ان تینوں (نمبر ۱-۲-۳) کے حلیف بھی شامل ہیں

(۱۵۳)

امان نامہ برائے بنی جُرمز (در نمبر ۱۵۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ محمد نبی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے ہے

برائے بنی جُرمز بن ربیعہ از قبیلہ جُہینہ!

Marfat.com

(الف) انہیں اپنی بستیوں میں امان ہے
(ب) اسلام لاتے وقت جن منقولہ و غیر منقولہ اشیاء پر ان کا قبضہ ہے اس میں مداخلت نہ ہوگی
محرر مغیرہ

(۱۵۴)

وثیقہ جاگیر برائے عوسجہ بن حرملہ جُہنّی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عوسجہ بن حرمُلہ جہنی (شاخ ذو المروہ) کے لئے یہ جاگیر ہے
بہ حدود ذیل : ایک سمت میں ! از موضع بلکثہ تا مصنعہ
دوسری ایک سمت میں ! از جغلات تا ''جد جبل القبلہ''
زنہار! اس جاگیر میں کوئی شخص مداخلت کرے اگر کوئی فرد اس جاگیر پر قابض ہو جائے تو اس کا استحقاق تسلیم نہ کیا جائے گا بلکہ عوسجہ کا قبضہ بحال رکھا جائے گا
محرر علا بن عقبہ

(۱۵۵)

عطیہ برائے بنی شمخ از قبیلۂ جُہینہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عطیہ از محمدالنبی بنی شمخ از قبیلہ جُہینہ کے لئے

کہ وہ صفینہ کی جس اراضی پر قابض ہیں بشمول مزروعہ حصوں کے یہ تمام اراضی صفینہ ان کے سپرد کی جاتی ہے اس اراضی میں مداخلت اور قبضہ کرنے والے کا استحقاق تسلیم نہ ہوگا بلکہ معطی علیہم کے حوالے کی جائے گی
محرر علا بن عقبہ بمعہ شہادت

Marfat.com

(۱۵۶)

ایضاً بنی جُہینہ کے لئے

بروایت عبداللہ بن عکیم (الجُہنی)

میں نوجوان تھا سرزمین جُہینہ میں قیام تھا کہ
رسول‌اللہ صلعم کی وفات سے ایک یا دو ماہ قبل آپ کا یہ
تحریری فرمان ہمارے پاس پہنچا
''مردار جانوروں[۱] کی کھال اور ان کے پٹھوں سے
انتفاع مت حاصل کرو''

(۱۵۷)

ایضاً برائے قبیلۂ جہینہ

یہ وثیقہ رسول‌اللہ کی زبانی بحکم خدائے صادق کے لکھوایا گیا

برائے عمرو بن جُہینہ بن زیدالجُہنی
تمہیں نشیبی اور بالائی دونوں قسم کی مزروعہ و غیر مزروعہ[۲] اراضی پر
قبضہ دیا جاتا ہے اس میں وہاں کے پہاڑی ٹیکرے اور ان کا دامن بھی شامل
ہے جن کی گھاس اور پانی پر بھی تمہارا مالکانہ حق تسلیم کیا جاتا ہے
بشرطیکہ

(الف) تم خمس[۲] ادا کرو

۱۔ مراد بے پکی کھال سے ہے مگر جو کھال پکا لی جائے اس کا استعمال اور بدل دونوں حلال ہیں : کل اھاب دبغ فقد طھر : اسی پر اس کے پٹھوں اور آنتوں میں قیاس کیا جا سکتا ہے واللہ اعلم

۲۔ مال غنیمت سے نہ کہ گھریلو اموال سے　　　　مترجم

(ب) بکری۱ اونٹ دونوں قسموں۲ میں ان کی ابتدائی حد نصاب دہ بکری ہیں اور دونوں قسمیں حسب ذیل ہیں

(۱) تیمہ : ۴۰ سے زائد بکریوں کا ریوڑ جو جنگل میں چل پھر کر پیٹ بھرے

(۲) صریمہ : ۲۰ تا ۳۰ اونٹوں کا ریوڑ

(ج) البتہ مکہ کے جوار میں مثیر پہاڑی پر چرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں

اس وثیقہ پر فریقین کے درمیان خدا اور موقع پر حاضر مسلمان گواہ ہیں
محرر قیس بن شماس (الرویانی)

(۱۵۸)

برائے جحدم بن فُضالہ الجُہنی

مگر مضمون نہیں ملا

(۱۵۹)

امان نامہ برائے بنی ضمرہ

از محمد رسول اللہ صلعم برائے بنی ضمرہ
بشرطیکہ وہ خدا کے دین کی مخالفت نہ کریں اور جنگی طرف سے لام بندی کے اعلان پر فوراً پہنچ جائیں

۱۔ لیکن عبارت (عربی) کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔ یہ کہ جنگل میں چرنے یا گھر سے چارہ کھانے والی دونوں قسم کی بکریاں اگر ملی جلی ہوں تو چالیس راس پر ایک راس بکری زکوٰۃ ہے

۲۔ اگر دونوں قسمیں علیحدہ علیحدہ ہیں تو اس پر بھی ایک راس ہوگی اور اس (۴۰) پر بھی ایک ہی راس ہوگی واللہ اعلم (مترجم)

جب تک سمندر میں پانی موجود ہے ہماری طرف سے ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی نصرت کی جائے گی ان کے جان و مال کی حفاظت اللہ اور رسول کے ذمے اور ہے انفرادی طور پر بھی ان کے ہر متقی اور نیکو کار کی امداد کرنا ہمارا فرض ہے

(۱۶۰)

معاهده مجدی بن عمرو سید بنی ضمره کے ساتھ

از طرف رسول‌اللہ نعیم بن مسعود بن رخیله اشجعی کے لئے معاهده

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول‌اللہ صلعم ۱۲ وین تاریخ سن ۲-هجری کی شب میں اپنے همراه ستر جان نثار لے کر نکلے ان میں انصار کا کوئی فرد نه تها مقصود قریش اور بنی ضمره کی تلاش تهی اس تلاش میں مجدی بن عمرو سید بنی ضمره سے ملاقات هوئی اور دونوں میں یه معاهده قرار پایا

''فریقین میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف آماده جنگ نه هوگا نه حمله کرے گا اور نه کسی دشمن کی اپنے حلیف کے خلاف اعانت کرے گا''

مگر نقل معاهده نہیں ملی

(۱۶۱)

برائے بنی غفار

برائے بنی غفار

مسلمانوں اور بنی غفار دونوں کے ایک دوسرے پر مساوی حقوق هیں اللہ اور نبی نے بنی غفار کے اموال و نفوس کی ذمه داری کے ساتھ ان کے دشمن کے خلاف امداد کا وعده کیا هے

Marfat.com

ان پر پابندی ہے کہ اگر نبی صلعم انہیں اپنی امداد کے لئے بلائیں تو وہ فوراً حاضر ہوں رسول‌اللہ پر ان کی حمایت اس وقت تک واجب رہے گی جب تک سمندر میں چلو پانی موجود ہے

اس معاہدہ میں کوئی رخنہ اندازی روا نہ سمجھی جائے گی

(۱۶۲)

معاہدہ برائے نُعیم بن مسعود اشجعی

دونوں ایک دوسرے کی حمایت اور خیرخواہی اس وقت تک کریں گے جب تک سمندر میں ایک چلو پانی موجود ہے

محرر علی

(۱۶۳)

اعطائے جاگیر برائے بلال بن حارث مزنی

مولف: رسول‌اللہ صلعم نے بلال ابن حارث مزنی کو قبلیہ کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں جو فرع نام پہاڑ کے دامن میں تھیں ان کانوں سے برآمدگی پر آج تک زکوٰۃ نہیں لی جاتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت محمد صلعم نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی کانیں اور اس ٹکڑے کی نشیبی و بالائی تمام اراضی بھی جاگیر میں عطا کر دی اس کے ساتھ قدس کی قابل زراعت اراضی نیز، مگر بلال (مذکور) کو کسی مسلمان کے حق میں سے کچھ نہ دیا

محرر اُبّی بن کعب

Marfat.com

(۱۶۴)

ایضاً جاگیر نامہ برائے بلال بن حارث المزنی المذکور

من جانب رسول‌اللہ

اگر بلال نے جغرافیائی طور پر صحیح اطلاع دی ہے تو میں انہیں مندرجہ ذیل مواضعات بطور جاگیر عطا کرتا ہوں

۱- موضع نخل

۲- ,, جزعہ

۳- ,, ذوالمزارع (کا نصف حصہ)

۴- ,, قدس کی مزروعہ اراضی

۵- ,, مضہ

۶- ,, جزع

۷- ,, غیرہ

محرر معاویہ

(۱۶۵)

فرمان برائے قبیلۂ اسلم

مشتمل بر این مضمون کہ اسلم قبیلہ خزاعہ[۱] کی شاخ ہے قبیلہ اسلم میں سے جو افراد ایمان کے ساتھ قیام صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کے پابند ہوں کے ان کے لئے مندرجہ ذیل مراعات ہیں

(الف) ہم ان کے دشمن کے مقابلہ میں ان کی نصرت کریں گے

(ب) یہ نصرت ان کے شہری او بدوی دونوں قسموں کے لئے ہے

۱- رسول اللہ صلعم کے دادا سیدنا عبدالمطلب اور محمد صلعم کے دوسرے قبیلہ داران کے مقابلہ میں بنو خزاعہ نے عبدالمطلب کی حمایت کی رسول خدا نے صلح حدیبیہ میں انہیں اپنا حلیف (معاہدہ) تسلیم کیا مترجم

Marfat.com

(ج) وہ جہاں بھی مقیم ہوں ان کو مہاجر فی سبیل اللہ تسلیم کیا جاتا ہے

محرر علاء بن حضرمی

(۱۶۶)

فرمان ۱٦۵ کا دوسرا نسخہ

مولف : حضرت بریدہ بن الخصیب اپنے همراہ قبیلہ اسلم کو لائے مقام غدیرالاشطاط میں انہیں آتار کر بریدہ نے رسول اللہ کی خدمت میں عرض کیا

یا رسول اللہ ! یہ لوگ قبیلہ اسلم سے ہیں اور یہ لوگ غدیرالاشطاط میں آترے ہیں ان کے کچھ افراد پڑاؤ پر اپنے مویشی اور سامان کی حفاظت کر رہے ہیں !

رسول اللہ نے اسلمیین سے فرمایا ''ہم تمہاری مدینہ میں سکونت کے بغیر بھی تمہیں مہاجر تسلیم کرتے ہیں'' اور علاء بن حضرمی کو طلب فرما کر ان کے لئے یہ فرمان قلمبند کرایا

'' یہ فرمان محمد رسول اللہ کی طرف سے قبیلہ اسلم میں سے ان افراد کے لئے ہے جنہوں نے قدیم رسوم ترک کرنے کے بعد خدا کی طرف ہجرت کی کلمۂ توحید پڑھا خدا اور اس کے رسول محمد کی عبادیت اور رسالت کا اقرار کیا ایسے لوگ مومن با للہ ہیں اور ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ ہے

جو شخص بنو خزاعہ[۱] پر ناحق حملہ کرے اس کے مقابلہ میں ہم بنو خزاعہ کے حمایتی ہوں گے ! کہ ہم اور وہ دونوں ایک قوم ہیں اور دونوں کی فتح ایک قوم کی فتح ہے جو حقوق بنو خزاعہ کے خانہ بدوش طبقہ کے لئے ہیں اور ان کے شہری اور بدوی دونوں کو مہاجر تسلیم کیا جاتا ہے''

محرر علاء بن حضرمی

۱- اسلم انہی بنو خزاعہ کی شاخ ہیں (فرمان نمبر ۱٦۵) مترجم

Marfat.com

(۱۶۷)

فرمان برائے حُصین بن اَوس اَسلمی

رسول اللہ صلعم نے حُصین بن اوس اسلمی کو دو (۲) مواضع عطا کئے

۱- موضع فُرغین

۲- موضع ذات آعشاش

زنہار کوئی شخص ان مواضع میں ان کے خلاف مداخلت کرے!

محرر علی

(۱۶۸)

فرمان برائے تصدیق فرمان نمبر ۱۶۵ تا ۱۶۷ یعنی قبیلہ اسلم کے لئے

مولف : قبیلہ اسلم کے جو لوگ عرب میں رہ گئے تھے ان میں سے ساحل سمندر اور میدانی علاقوں میں رہنے والے دونوں طبقوں میں سے رسول اللہ صلعم نے مسلمانوں کیلئے جو فرمان لکھوایا اس فرمان میں ان کے مویشی اور دوسرے اموال پر صدقہ و زکوٰۃ کا حکم بھی تھا

محرر ! ثابت بن شماس

گواہان ! (۱) ابو عبیدہ بن الجراح

(۲) عمر بن الخطاب

ابن اثیر لکھتے ہیں ”یہ روایت ابو موسیٰ نے بیان کی اور کہا کہ ہم نے اس روایت کے غیر مانوس الفاظ اور تبدیلی کلمات و تصحیف کی وجہ سے اسے نقل نہیں کیا“

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

Marfat.com

(۱٦۹)

فرمان برائے عمر بن افصی الاسلمی

اس فرمان کی نقل بھی نہیں ملی

(۱۷۰)

فرمان برائے ماعز بن مالک الاسلمی

اس کی نقل بھی نہیں ملی

(۱۷۱)

تجدید حلف برائے بنو خُزاعه

مولف : رسول‌الله صلی‌الله علیه وسلم کے دادا سیدنا عبد المطلب کا آن کے چچا نوفل سے تنازع هوگیا یه قضیه زائرین کی فرود گاه اور سقایت پر تها نوفل نے اس فرود گاه اور سقایت دونو پر قبضه کر لیا عبدالمطلب نوفل سے جنگ کرنے کے لئے نکل تو آئے مگر ان کا طرفدار کوئی نه هوا تب انهوں نے مدینه میں اپنے ماموؤں کو لکها جو بنی نجار سے تهے یه خط پڑهکر ان کے ستر مردان جنگ آزموده مکه معظمه آ گئے اور نوفل سے کہا اس گهر کے رب کی قسم! اگر هارے همشیر زاده کا حق اُسے نه لوٹایا گیا تو یه میدان تمہاری لاشوں سے اٹا هؤا هوگا!

نوفل نے عبدالمطلب کو زائرین کی فردو گاه اور منصب سقایت دونوں واپس کر دئے اسی موقعه پر نوفل سے عبد شمس نے اور عبدالمطلب سے خزاعه نے معاهده کیا یه

واقعہ رسول اللہ کے ذہن میں بھی محفوظ تھا اب حدیبیہ میں
بنو خزاعہ یہی تحریر ہمراہ لے کر رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے ان کا مقصد تجدید معاہدہ تھا آنحضرت صلعم نے

دستاویز معاہدہ ابیّ بن کعب سے پڑھوا کر سنی اور
مندرجہ ذیل الفاظ میں تجدید معاہدہ فرما دی

معاہدہ مذکور کی نقل اور اس کی توثیق

''باسمک اللہم!

یہ معاہدہ ہے عبدالمطلب بن ہاشم اور خُزاعہ کے درمیان! جس وقت
قبیلہ خزاعہ کے چند سر براہ اور مقدّم عبدالمطلب کے پاس آئے خزاعہ کی طرف
سے ان شرائط کو وہ تمام افراد تسلیم کرتے ہیں جو اپنے اپنے گھروں اور سفر
میں ہیں معاہدہ یہ ہے

''ہم دونوں کے درمیان ابدالاباد تک معاہدہ ہے
جس پر خداوند عالم نگراں ہے کہ جب تک مکہ میں کوہ
ثبیر اور حراء اپنی اپنی جگہ پر قائم ہیں اور سمندر میں
اتنا سا پانی بھی باقی ہے جس سے دامن تر ہو سکے ہم دونوں
ایک دوسرے کے دشمن کے مقابلے میں ایک وجود ہیں
ہمارے اور آپ لوگوں کے درمیان اس معاہدہ کی
دائمی تجدید کے سوا کوئی اور شرط یا استثنیٰ روا نہیں''
یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں

اس معاہدہ کی دوسری روایت

''باسمک اللہم!

یہ معاہدہ ہے عبدالمطلب ابن ہاشم اور خزاعہ کے سرداران کے ساتھ
جن کا سربراہ عمرو بن ربیعہ ہے اور شرائط یہ ہیں

Marfat.com

فریقین ایک دوسرے کی جنگی امداد کرنے کے پابند ہیں اس امداد میں وقفہ نہ ہوگا اور یہ معاہدہ اس وقت تک رہے گا جب تک سمندر میں دامن تر ہونے کیلئے پانی کے چند قطرے ہی رہ جائیں فریقین کے بوڑھے اور جوان سب شریک معاہدہ ہیں اور ان سب کے وہ ہم قوم بھی جو مکہ میں نہیں پہنچ سکے ان کا ایک ایک فرد اس معاہدہ کا پابند ہے

فریقین نے باہم عہد کیا اس عہد کی توثیق کی اور یہ عہد کیا کہ جب تک مکہ کی ثبیر نامی پہاڑی موجود ہے اور میدان میں آونٹ اپنے نوزائیدہ بچوں کے لئے کلبلاتے ہیں اور جب تک زمین پر پہاڑوں کا وجود قائم ہے اور جب تک زائیرین کعبہ عمرۃ الحج کے لئے مکہ معظمہ آسکتے ہیں یہ معاہدہ ختم نہیں ہوسکتا بلکہ جب تک سورج کی روشنی اور رات کی تاریکی دنیا پر منعکس رہیں اس معاہدہ کے شرائط میں اور زیادہ پابندی ہوتی جائے گی تب تک عبد المطلب ان کے صاحبزادے اور ان کے حلیف بھی بنو خزاعہ کی نصرت اور حمایت کے لئے سینہ سپر رہیں گے اسی طرح بنو خزاعہ ان کے افراد اور حلیف خواہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں سنگلاخ وادیوں میں خیمہ انداز ہوں یا کھلے میدان میں بہر حالت وہ سب عبدالمطلب اور ان کی اولاد کے لئے سر بکف رہنے کے پابند ہوں گے!

فریقین اس تحریر پر اللہ تعالیٰ کو اپنا کفیل اور معاہدہ تسلیم کرتے ہیں

> جب بنو خزاعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے سامنے حدیبیہ میں اس معاہدہ کا تذکرہ کیا تو آنحضرت صلعم نے ان سے فرمایا "مجھے تمہارا معاہدہ اور اس کی پابندی بہت پسند آئی اسلام جاہلیۃ کے معاہدوں میں اور شدت کا روا دار ہے نہ کہ عہد شکنی کا مروج ۱۔

۱۔ متن میں الفاظ ولا حلف فی الاسلام ...... ہیں اس کے معنی کیا کیجئے گا ! (مترجم)

Marfat.com

اور جب حدیبیہ میں فریقین کے درمیان اس معاہدے کی توثیق و تجدید ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ پڑھا دئے ”فریقین میں سے کوئی فریق ظالم کی حمایت نہ کرے گا مگر مظلوم کی نصرت کرنا لازم ہوگی!“

(۱۷۲)

فرمان تحریری بنام بنُو خزاعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف محمد رسول اللہ

بنام بُدیل بن وَرقاء و بُشر و دیگر سرداران بنی عمرو (از قبیلہ خزاعہ) میں تمہارے سامنے خدائے واحد لا شریک کی تعریف بیان کرتا ہوں

بعد ازیں! میں کبھی تمہارے لئے زحمت کا باعث نہیں ہؤا نہ کبھی کوئی ایسی تدبیر سوچی جس سے تمہیں ضرر پہنچ سکے تم لوگ تمام اہل تہامہ۱- کے مقابلہ میں میرے نزدیک زیادہ قابل عزت اور قریب تر ہو اور تمہاری ہی مانند تمہارے وہ حلیف بھی میرے قریب ہیں

تم میں سے جو لوگ مطیبین۲- میں سے ہوں ان میں سے جو شخص ہجرت

۱- تہامہ مکہ معظمیٰ اور اس کی وادی کے حدود کے اندرون حصہ کا نام ہے مترجم

۲- الغرض قصی بن کلاب کے تین بیٹوں (عبد مناف، عبد الدار، عبد العزیٰ) میں سے قصی نے اپنی تولیت کعبہ اور اس قومیت کے پانچوں مناصب صرف عبد الدار کو تفویض کر دیئے یہ مناصب تھے سقایت۱- (حاجیوں کے لئے پانی کی فراھمی) ۲- کعبہ کی کلید برادری ۳- زائرین کی مہمانی ۴- انتظام کی صدارت، ۵- علم کعبہ

اب آکر قصی کے فرزند عبد مناف کی اولاد اور ان کے بیٹوں نے ان زبردستی کے متولیوں سے اپنا حصہ طلب کیا تو وہ آمادہ پیکار ہوگئے اور فریقین نے اپنی اپنی جگہ حلف اٹھائے بنو عبد مناف نے پیالے میں عطر بھرا اور اس عطر میں ہاتھ ڈبو ڈبو کر کعبہ پر ملتے گئے عطر کا عربی نام طیب بھی ہے اس مناسبت سے یہ فریق مطیبین کے لقب سے مشہور ہؤا رسول اللہ بھی اس گروہ میں شامل تھے (متن نمبر ۳۳۳) (مترجم)

کر کے مدینہ چلا آئے مجھ پر اس کے حقوق میری ذات کے برابر ہیں مدینہ نہ سہی اپنی سر زمین میں بود و باش کی صورت میں ہجرت کی نیت ہی سہی لیکن مکہ معظمہ کی سکونت ہرگز نہ کرے ماسوائے عمرہ یا حج کے لئے جانے کی صورت میں !

جب سے میں نے تمہارے ساتھ معاہدہ کیا ہے تمہارے حال سے میں کبھی بے خبر نہیں رہا تم میری طرف سے کوئی برا خیال دل میں مت لاؤ! نہ میں تمہیں کسی بے جا امر کے لئے مجبور کروں گا!

علقمہ بن عُلاثہ اور ھَوذہ کے دونوں بیٹے اور قبیلہ عِکرسہ مسلمان ہو گئے ہیں حرام امور سے اجتناب میں طرفین کو یکساں طور پر محتاط رہنا ہوگا میرا ارادہ تمہاری تکذیب کا نہیں تمہارا رب تمہیں برائی سے محفوظ رکھے

(۱۷۳)

کوہ تہامہ کے رہزنوں کے لئے

مؤلف : جو تہامہ (گرد و نواح مکہ معظمہ) کی پہاڑیوں میں جتھہ بنا کر جم گئے انہوں نے قبیلۂ بنو کنانہ و مزینہ اور حَکَم و قارہ اور ان کے غلاموں پر تاخت کر رکھی تھی رسول اللہ صلعم کے غلبہ پر ان (رہزنوں) کا سردار رسول اللہ کے حضور معاہدہ کے لئے حاضر ہوا اور آنحضرت نے ان کے لئے یہ فرمان لکھوا دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریری فرمان محمد النبی رسول اللہ صلعم کی جانب سے ان کے عباد اللہ الاتقیا کے لئے ہے

اگر وہ ایمان لانے کے بعد قیام صلوۃ و ادائے زکوٰۃ کے پابند ہو جائیں تو

۱۔ ان کے غلام آزاد ہیں اور ان آزاد شدہ غلاموں کے دوست محمد ہیں

۲۔ اگرچہ غلام ان کے مخالف قبیلہ سے کیوں نہ ہو

Marfat.com

۳۔ اب تک انہوں نے جو مال ڈکیتی سے حاصل کیا یا جن لوگوں کو انہوں نے موت کے گھاٹ آتار دیا ہے اس مال کا بدل یا بقیہ مال دونوں اور قتل ان کو معاف کیے جاتے ہیں

۴۔ لیکن ان پر کسی کا قرض معاف نہیں کیا جاتا

۵۔ ان پر ظلم اور سختی روا نہیں

اگر وہ ان شرائط کے پابند رہے تو خدا اور محمد (صلعم) کی پناہ میں رہیں گے والسلام علیکم

محرر اُبی بن کعب

(۱۶۴)

امان نامہ مالک بن احمر الجذامی العوفی کے لئے

رسول‌اللہ کی تبوک سے تشریف آوری پر مالک بن احمر حاضر ہوا اور سلام قبول کرنے کے ساتھ عرض کیا

"میرے لئے اسلام کے احکام قلمبند کرا دیجئے"

رسول‌اللہ نے چرمی پارچہ پر جس کا طول ایک بالشت اور عرض چار انگشت تھا یہ فرمان لکھوا دیا جس کے حروف چمک رہے تھے مجھے یہ فرمان ایوب[۱] نے پڑھ کر سنایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریری فرمان محمد رسول‌اللہ صلعم کی طرف سے مالک بن احمر اور ان کے مسلمان حلیفوں کے لئے امان نامہ ہے بشرطیکہ وہ !

(۱) وہ نماز پڑھتے رہا کریں (۲) زکوٰۃ ادا کرتے رہیں (۳) مسلمانوں کے ساتھ ان کا رہن سہن ہو (۴) مشرکین سے ترک موالات رکھیں

۱۔ اس روایت کے راوی سعید بن منصور ہیں ایوب نے انہی (سعید) کو یہ فرمان پڑھ کر سنایا (اصابہ ج ۶ نمبر ۷۵۸۵) (مترجم)

Marfat.com

(۵) غنیمت میں سے خمس اور اس جنگ سے شرکا کا مقررہ حصہ اس ... اس حساب سے انہیں دیں

تب وہ اللہ عزوجل اور محمد کی پناہ میں ہیں

(١٧٥)

برائے رفاعہ١ ابن زیدالجذامی

فرمان من جانب محمد رسول اللہ برائے رفاعہ ابن زید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے رفاعہ ابن زید کو اس کے تمام قبیلہ کی طرف دعوت اسلام پہنچانے کے لئے مقرر کیا وہ اپنے قبیلہ میں تبلیغ کریں گے اسلام قبول کرنے والا خدا اور رسول کی جماعت میں داخل کیا جائے گا اور منکر کے لئے دو مہینہ کی مہلت ہے

(١٧٦)

وثیقہ برائے قبیلہ جذام کی شاخ بنو جفال

از طرف محمد النبی برائے بنو جفال بن ربیعہ بن زید (جذامی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارم (مقام) انہیں عطا ہوا ان کے قبضہ کے بعد کوئی فرد ارم میں مداخلت کرے تو اصل قابض بنو جفال کو تسلیم کیا جائے گا محرر ارقم

١- متن میں ''کذا و کذا'' ہے (مترجم)

٢- رفاعہ کے همراہ نو افراد اور تھے (اصابہ در تذکرہ رفاعہ)

٣- مشرکین کے لئے آخری میعاد ۴ ماہ ہے : فسیحوا فی الارض اربعۃ اشہر (۹ : ۲ :) (مترجم)

Marfat.com

(۱۷۷)

فرمان برائے قبیلۂ جُذام و قبیلۂ قُضاعہ

رسول اللہ نے قُضاعہ کی شاخ سعد ہُذیم — اور — قبیلۂ جذام دونوں کے لئے ایک مشترک فرمان رقم کرا دیا

اس فرمان میں نصاب زکوٰۃ کی تفصیل تھی اور یہ کہ زکوٰۃ اور خمس دونوں حدوں کی رقم ہمارے معلمین اُبی اور عنبسہ کے سپرد کی جائے یا وہ دونوں اپنی طرف سے جس تحصیلدار کو بھیجیں اس کے حوالے کریں

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۷۸)

امان نامہ برائے زُہیر ابن قِرضم از قبیلۂ قُضاعہ

قُضاعہ کی متعدد شاخیں ہیں ان میں ایک شاخ سے زہیر بن قِرضم بن اُلعجَیل ہیں جو رسول اللہ صلعم کی خدمت میں سردار وفد کی حیثیت سے پیش ہوئے رسول خدا نے ان کے لئے تحریری فرمان لکھوا کر انہیں عنایت فرمایا اور انہیں ان کے قبیلہ میں واپس بھجوا دیا

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۷۹)

برائے قبیلۂ عذرہ کے سردار زَمْل بن عمرو

تحریری فرمان من جانب محمد رسول اللہ برائے زَمْل بن عمرو اور ان کے ہم کیش حلیفان اہل الاسلام کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں زمل کو ان کی قوم کی طرف مبلّغ کی حیثیت سے بھیج رہا ہوں جو

Marfat.com

شخص اسلام قبول کرے وہ حزب‌اللہ میں شامل ہے اور منکر کیلئے دو مہینے تک امان ہے

گواہ : ۱- علی بن ابی طالب
۲- محمد بن مسلمہ انصاری

(۱۸۰)

فرمان برائے اَسقع بن شُریح بن حُزیم از قبیلۂ جَرم

قبیلۂ جَرم کے وفود رسول‌اللہ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے
ایک (وفد) میں یہ دو افراد تھے

۱- اسقع بن شُریح ابن حُزیم بن عمرو بن رَباح
۲- ھَوذہ بن عمرو بن یَزید بن رَباح

یہ دونوں صاحب مسلمان ہو گئے محمد رسول‌اللہ صلعم نے دونوں کے لئے ایک تحریری فرمان ان کے حوالے فرمایا
اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۱۸۱)

امان نامہ طائف کی وادی وج کے بنو ثقیف کے لئے

فرمان من جانب محمدالنبی رسول‌اللہ صلعم
اس تحریر کے مطابق ثقیف کے لئے خدائے واحد لا شریک اور محمد بن عبداللہ نبی کی طرف سے امان اور یہ مراعات ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱- پوری وادی وج اللہ کے نام پر حرم[۱] ہے

۱- بایں معنی کہ اس وادی یا سرزمین میں شکار کرنا ، باہم تکرار ، قتل و سرقہ ، ڈکیتی اور وہاں پر کی گھاس اور لکڑی کاٹنا منع ہے فی‌المعنی حرم خدا تعالیٰ کی ایسی ملکیت ہے جس میں تصرف ناروا ہے جیسے حرم مکہ میں منع ہے (مترجم)

Marfat.com

۲- اس وادی کی جھاڑیاں ، شکار ، سرقہ کسی قسم کا ظلم سب حرام ہے

۳- ثقیف تمام لوگوں کے مقابلے میں اس وادی سے انتفاع کے زیادہ حقدار ہیں

۴- ثقیف کے سوا کوئی اور شخص اس وادی کی کسی شے کا مالک نہیں نہ کسی مسلمان کے لئے اس وادی میں مداخلت کرنا جائز ہے

۵- ثقیف جس طرح چاہیں اس (وادی) کا استعمال کرنے کے مجاز ہیں وہاں پر مکانوں کی تعمیر یا وہاں کی دوسری منافع کی چیزیں ان کے لئے مباح ہیں

٦- ان پر جہاد میں شرکت اور ان سے امداد کے طور پر جبری ٹیکس یا فوجی بھرتی معاف ہے

۷- وہ دوسرے مسلمانوں کی مانند آزاد ہیں جہاں چاہیں جائیں ان پر کوئی محاسبہ نہیں

۸- دوسرے خاندانوں میں ان کے جو غلام اسیر ہیں وہ انہیں واپس کیے جائیں گے ان کی واپسی پر وہ انہیں غلام بنا کر رکھیں یا آزاد کر دیں انہیں اختیار ہے

۹- اگر شے مرہونہ کے عوض میں ان کا کسی پر قرض ہے اور میعاد ختم ہو چکی ہے اور رہن رکھنے والا شے مرہونہ پر اپنا قبضہ رکھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے خدا کی طرف سے کوئی مواخذہ نہیں

۱۰- اگر شے مرہونہ پر قرض سوق عکاظ میں دیا گیا ہے تو اس کی ادائیگی راس المال کی صورت میں عکاظ ہی میں ہوگی

۱۱- تمسک یا کسی عام تحریر پر جو قرض کسی ثقفی نے اپنے مسلمان ہونے سے قبل دیا ہے وہ اس قرض کی واپسی کا مستحق ہے

۱۲- ثقیف کی دوسروں کے پاس امانت بصورت مال یا بکریوں کے ریوڑ چرائی پر دیے گئے اور وہ سلامت ہوں یا ضائع ہو چکے ہیں تو ثقیف اپنے ریوڑ (بصورت بدل) لینے کا حقدار ہے

Marfat.com

۱۳- ثقیف کا دوسروں کے پاس مال یا ریوڑ امانت تھا اور وہ امانتی سے ضائع ہو گیا ہے تب بھی امانت دار کو انہیں اس کا بدل یا ثمن ادا کرنا ہوگا

۱۴- ثقیف کے حلیف یا ''تاجر'' کے لئے بھی انہی کے مطابق مراعات ہیں

۱۵- ثقیف کے اموال اور ابرو پر ناحق طعن یا دعویٰ کرنے والا ہماری امداد کا مستحق نہ ہوگا بلکہ اللہ اور مومنین ثقیف کے طرفدار ہوں گے

۱٦- ثقیف جس فرد یا قوم کا اپنے حدود میں داخلہ ناپسند کریں ان کا وہاں جانا جائز نہ سمجھا جائے گا ان کی اجازت کے بغیر ان کے بازار اور معبد بھی گھروں کے آنگن کی مانند ہیں

۱۷- ان کا امیر انہی میں سے ہوگا مثلاً بنی مالک ــ اور ــ احلاف دونوں قبیلوں پر ان کا اپنا اپنا امیر ہوگا

۱۸- قریش[۱] کے انگوروں کی آب پاشی پر ثقیف کو پیداوار کا نصف حصہ ملے گا

۱۹- اشیائے مرھونہ کے عوض میں ثقیف پر دوسروں کا جو قرض ہے اگر ثقیف کے ہاں ادائیگی کی سکت ہو تو قرض خواہ کو دیا جائے ورنہ ماہ جمادی الاولیٰ سال آئندہ تک میعاد ہے اگر یہ موسم گزر گیا تو مطالبہ سوخت ہو گیا

۲۰- اگر ان (ثقیف) کا اسیر[۲] کسی کے پاس ہو اور قابض نے اسیر کو فروخت کر دیا ہو تو یہ رقم اسے ثقیف کے حوالہ کرنا ہوگی

۲۱- اور اگر اسیر موجود ہے تو اس کے عوض میں ثقیف کو ٦ اونٹنی ستر سالہ دینا ہوں گی اور ۳ دو سالہ مگر تنو مند !

۱- قریش مکہ کی طائف میں زمینداری اور باغات تھے (مترجم)

۲- یہ ایسے غلام تھے جو ڈکیتی میں آزادوں کو اسیر کر کے انہیں غلام بنا لیا گیا قصاص ودیت و ضمان سے اغماض فرما لیا مگر ان سے نہیں (مترجم)

Marfat.com

۲۲- اگر بنو ثقیف میں سے کسی نے دوسرے کا کنیسہ خرید لیا ہے تو یہ واپس نہ ہوگا

(۱۸۲)

فرمان بنو ثقیف کے عام مسلمانوں کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان من جانب نبی محمد رسول اللہ ! برائے مسلمانان بنو ثقیف

وادی وج کی جھاڑی اور درخت نہ کاٹے جائیں نہ وہاں پر شکار کھیلا جائے نہ وہاں کا شکار کردہ جانور ذبح کیا جائے جو شخص ان میں سے کوئی کام کرے اسے پیٹا جائے اور اس کے تن کے کپڑے آتار لئے جائیں اگر وہ سرکشی پر آمادہ ہو تو اسے گرفتار کر کے محمد نبی (صلعم) کے سامنے حاضر کیا جائے

یہ فرمان محمدالنبی (صلعم) کی طرف سے نافذ ہوا اور خالد بن سعید نے حکم رسول اللہ (صلعم) سے لکھا

اضافہ : اگر کسی شخص نے محمد صلعم کے ان احکام کی خلاف ورزی کی تو وہ خود اپنے کیے کا ذمہ دار ہوگا

(۱۸۳)

ایضاً برائے اہل طائف

بروایت آسید الجعفی

میں رسول خدا کی خدمت میں بارباب تھا آپ نے اہل طائف کے لئے ایک

Marfat.com

فرمان میں لکھوایا کہ ''نشہ آور نبیذ۱ حرام ہے''

(۱۸۴)

عہدارتداد میں حضرت ابوبکر کا تحریری فرمان عامل ثقیف

عثمان بن ابوالعاص کے نام

نبی صلعم نے ثقیف کے لئے عہد کیا تھا کہ ان پر جہاد میں شرکت اور ان سے امداد کے طور پر جبراً مالی محاصل یا فوجی بھرتی معاف ہے (فرمان نمبر ۱۸۱) لیکن نبی صلعم کی وفات پر تمام عرب کے خواص و عوام مرتد ہو گئے اور صدقہ جو بیت المال میں جمع ہوتا کسی نے ادا نہ کیا البتہ قریش اور ثقیف بشمول اپنے حلیفوں (بنی جَدیلہ اور بنی اعجاز) کے اسلام پر قائم رہے تب حضرت ابوبکر نے عامل ثقیف عثمان بن ابوالعاص کی طرف لکھا کہ ایک فوجی دستہ متعین کرو جو طائف کے ہر ایک پرگنہ میں گشت کرتا رہے دستہ کا سالار معتمد ہو اور ہر ایک پرگنہ میں ایسے بیس بیس شحنہ مقرر کر دئے جائیں جن کی مخالفت کوئی شخص نہ کرے

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

۱- نبیذ ہے پانی میں خرما یا انگور یا کوئی ایسی اور شے ڈبو کر رکھ دینا اگر پانی میں سُکر پیدا نہیں ہؤا تو یہ مئے حلال ہے اور سُکر پیدا ہو جانے کی صورت میں حرام! لفظ نبیذ دونوں قسموں پر بولا جاتا ہے حرمت اسم پر ہے نہ مسمّٰی پر بلکہ علت پر ہے وہ نبیذ میں ہو یا مئے در آتشہ میں! (مترجم)

Marfat.com

(۱۸۵)

فرمان برائے اهل جُرش

بسم الله الرحمن الرحیم

فرمان من جانب محمدالنبی صلعم برائے اهل جُرش

اسلام لاتے وقت جن چراگاهوں۱ پر ان کا قبضه تها آسے بدستور تسلیم کیا جاتا هے ان چراگاهوں میں جو غیر شخص مالکان کی اجازت کے بغیر اپنے مویشی هانک دے آس کی پونجی مال حرام۲ هوگی زهیربن۳ الحماطه کا بیٹا قبیله خثعم میں مقیم هے آسے گرفتار کر لو وه ان کا ضامن هے

گواهان : عمر بن الخطاب و معاویه بن ابو سفیان

محرر ایضاً معاریه

(۱۸۶)

فرمان برائے قبیله خثعم

یه فرمان محمد رسول‌الله کی طرف سے هے برائے قبیلهٔ خثعم نزیل (مقام) بیشه و صحرائے بیشه !

۱- تمہیں جاهلیت کے خون کا معاوضه معاف هے

۲- تم سے جو شخص دلی رضامندی یا اپنی طبیعت پر جبر کرکے اسلام میں داخل هو اگر وه زراعت پیشه هے اور شور زمین یا بنجر پر قابض هو جس کی سینچائی مینه کے پانی سے هوتی هے یا زمین کی طبعی نمی

۱- عربی میں چراگاه کو ''حمی'' کہا جاتا هے اور ''حمی'' میں مالک کی اجازت کے بغیر کوئی شخص اپنے مویشی نہیں چرا سکتا (مترجم)

۲- شی حرام بمعنی لوٹی جا سکتی هے (م)

۳- زهیر کی گرفتاری کا حکم کیوں هوا معلوم نہیں هو سکا (م)

Marfat.com

اسے تیار کرتی ہے اگر خشک سالی اور قحط کا زمانہ نہ ہو اور وہ اراضی چشمہ کے پانی سے سینچی گئی ہے تو زکوۃ ۱/۱۰ (عشر) ہوگی اور اگر ڈول سے سینچی گئی ہے تو ۱/۲۰ (بیسواں حصہ) ہوگی

گواہان : جریر بن عبداللہ و دیگر حاضرین مجلس

(۱۸۷)

فرمان برائے حارث بن عبدالمشمس خثعمی

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

(۱۸۸)

امان نامہ برائے (قبیلہ باہلہ از ساکنین مقام بیشہ

بنام مطرف بن کاہن الباہلی اور ان کے ہم قبیلہ ساکنین مقام بیشہ !

جو شخص ایسی بنجر اراضی آباد کرے جو اراضی مویشی کے باڑے اور چراگاہ میں کام آتی ہو ایسے کاشتکار کے مویشی میں مندرجہ ذیل نصاب ہے

گائے = ۳۰ عدد پر ایک جوان بیل یا ایک جوان گائے

بکری = ۴۰ ,, ,, درمیانہ سن کی ایک عدد بکری

اونٹ = ۵ ,, ,, دو سالہ موٹی تازی ایک بکری

تحصیلدار کے لئے ہدایت : چراگاہ ہی میں صدقہ کے جانور علیحدہ کر لینا چاہیے اگر باہلی یہ پابندی کریں تو وہ خدا کی امان میں ہیں

(۱۸۹)

فرمان برائے نہشل بن مالک الوائلی (از قبیلہ باہلہ)

باسمک اللہم !

یہ تحریری فرمان محمد رسول اللہ صلعم کی طرف سے ہے مسمی نہشل بن مالک

Marfat.com

اور ان کے حلیف بنی وائل کے لئے !

جو شخص مندرجہ ذیل امور کا پابند ہو جائے اس کے لئے اللہ کی طرف سے امان ہے اور محمد اس سے کسی قسم کا مواخذہ نہ کریں گے ان سے فوجی خدمت بھی نہ لی جائے گی اور ان کا امیر بھی انھی میں سے نامزد ہوگا

شرائط : (۱) قبول اسلام (۲) قیام صلوٰۃ (۳) ادائے زکوٰۃ (۴) خدا اور اس کے رسول کی اطاعت (۵) غنیمت میں سے خمس برائے بیت المال اور اسی مال میں سے رسول اللہ صلعم کا حصہ آپ کے لئے پیش کرنا۱ (۶) اپنے اسلام کی عملی شہادت اور (۷) مشرکین سے ترک موالات !

محرر عثمان بن عفان

(۱۹۰)

فرمان برائے اکیدر و اہل دومۃ الجندل

ابو عبید۲ فرماتے ہیں

یہ خط میرے پاس ایک مرد بزرگ لائے تھے جو چرمی بٹوے میں لپٹا ہوا تھا کاغذ سفید رنگ کا تھا میں نے حرف بحرف اسے نقل کر لیا

جب وہ (اکیدر) خالد بن ولید سیف اللہ کے بالمواجہہ اسلام لائے اور انہوں نے بتوں کی پرستش سے توبہ کر لی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمد رسول اللہ برائے اکیدر

۱- ''سہم النبی'' علحدہ نہیں ہے لفظ (سہل النبی) عطف تفسیری ہے (مترجم)

۲- ابو عبید قاسم بن سلام مؤلف کتاب ''کتاب الاموال'' ۔ مؤلف علام نے ان کا تذکرہ مقدمہ میں بھی کیا ہے (مترجم)

Marfat.com

یہ احکام مقام دومۃالجندل اور اس کے اطراف کی پیداوار کے متعلق ہیں کہ تمہاری اراضی میں ہمارے لئے صرف یہ کچھ ہے

۱- اکّا دکّا درخت
۲- زمین شور
۳- جنگل اور غیر مزروعہ آبادی پر قبضہ
زرعین ، اسلحہ جات ، آونٹ اور گھوڑے بوقت ضرورت

اور تمہارے لئے مندرجہ ذیل مقامات ہیں !

۱- بستیوں کے نواح میں باغ اور باغیچے ، چشمے اور نہریں
۲- تمہارے مویشی چراگاہوں سے روکے نہ جائیں گے نہ تم سے مقررہ اجناس سے زائد لگان لیا جائے گا
۳- تمہارے کھیت اور گھاس کے جنگل بھی محفوظ رہیں گے بشرطیکہ !

تم مقررہ وقت پر نماز اور دیانتداری سے زکوٰۃ ادا کرتے رہو تب تمہارے لئے اللہ کے عہد اور میثاق کی پابندی و ایفا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور حاضرین مجلس گواہ ہیں فقط بعونہ تعالیٰ

(۱۹۱)

دومۃالجندل اور قبیلۂ کلب کے لئے

یہ وثیقہ دومۃالجندل اور ان کے حلیف قبیلہ کلب بشمول حارثہ بن بطن کے لئے ہے

۱- ہم ان درختوں کے مالک ہیں جو بارش سے سیراب نہ ہوں اور تمہارے لئے وہ پیڑ ہیں جو مینہ کے پانی سے سرسبز و شاداب رہیں
۲- چشموں سے سیراب ہونے والی اراضی کی پیداوار پر ۱/۱۰ اور نشیبی زمین کی پیداوار پر ۱/۲۰ زکوٰۃ ہے
۳- تمہارے مویشی چراگاہوں سے ہٹائے نہ جائیں گے اور نہ تم سے مقررہ اجناس سے زائد لگان لیا جائے گا مگر تمہارے زکوٰۃ دھندہ

Marfat.com

ناپ تول میں کمی بیشی نہ کرنے پائیں

۴۔ تمہاری چراگاہوں اور گھر بار کے سامان پر کوئی زکوٰۃ نہیں

تم پر اس کی پابندی اور ہم پر تمہاری ہمدردی اور وعدہ کی ایفا لازم ہے اس تحریر پر اللہ تعالٰی اور حاضرین مجلس گواہ ہیں

(۱۹۲)

ایضاً برائے مذکورین در فرمان نمبر ۱۹۱

(اس میں دو روایات ہیں)

(پہلی روایت) یہ تحریری فرمان محمد نبی رسول‌اللہ صلعم کی طرف سے ہے قبیلۂ اہل جناب اور ان کے حلیفوں و طرفداراں کے لئے بشرطیکہ

وہ قیام صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ، تمسک بالایمان، ایفائے میثاق مابین‌الفریقین کے پابند رہیں ان کی ذمہ داری مندرجہ ذیل امور میں بھی ہے:

(الف) عدد ایسے اونٹ جو کام کے بھی ہوں اور جنگل میں چر کر پیٹ پالتے ہوں ان پر زکوٰۃ ایک بکری صحیح‌الاعضا ہے

(ب) بارکش اونٹ زکوٰۃ سے مستثنٰی ہیں

(ج) آب شیریں اور بارانی اراضی کی پیداوار پر زکوٰۃ جو کچھ ان کا امین مقرر کرے ہم اس پر زیادہ نہ کریں گے

گواہان: ۱۔ سعد بن عبادہ

۲۔ عبداللہ بن انیس

۳۔ دحیہ بن خلیفہ کلبی

(دوسری روایت) فرمان من جانب محمد نبی رسول‌اللہ برائے جملہ قبائل کلب ان کے حلیف اور وہ قبائل و افراد جنہیں مسلمان قبیلۂ کلب کے ساتھ وابستہ سمجھ سکے بشمول قطن بن حارثہ العُلیمی

مشتمل بر این احکام :
(الف) وہ قیام صلوۃ اوقات مقررہ پر کریں
(ب) زکوٰۃ خدا کا حق سمجھتے ہوئے ادا کریں
ان دونوں امور پر سختی اور وفاداری سے عمل شرط ہے
وقت تحریر فرمان ھذا در مجمع مسلمانان !
گواہان : (۱) سعد بن عباون
(۲) عبداللہ بن أنیس
(۳) دحیہ بن خلیفہ کلبی

شرح مزید از قسم زکوٰۃ
۱- بے کار چرتے رہنے والی ۵۰ عدد اونٹنیوں پر ایک صحیح سالم بکری ہے
۲- بار کش اونٹوں پر زکوٰۃ نہیں
۳- دو سالہ بکریوں پر خواہ روزانہ دودھ دیں یا دو دو تین تین دن کے بعد دیں ایک بکری۱ ہے
۵- جو باغیچے بارانی نالوں سے سینچے جائیں ان کے پھلوں پر ۱/۱۰ ہے
۶- بارانی پیداوار پر جو کچھ امین مقرر کرے
اس معاہدہ پر خدا اور اس کے رسول صلعم گواہ ہیں

محرر ثابت بن قیس بن شماس

(۱۹۳)

امان نامہ برائے قبیلہ بنو معاویہ از طے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تحریری امان من جانب محمدالنبی (صلعم) برائے بنو معاویہ بن جرول طائیین

۱- ان کی تعداد مذکور نہیں : و فی الشو ئی الو رئی مسنۃ اس فرمان کی ۱۳- ویں سطر میں ہے (مترجم)

بشرائط ذیل

قبول اسلام ، قیام صلوٰۃ ، ادائے زکوٰۃ ، اطاعت خدا و رسول ، خمس غنیمت کی پیش کردگی بشمول حصہ نبی صلعم ، ترک موالات از مشرکین ، اسلام لانے پر ظاہری۱ شہادت

۱۔ ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے امان ہے

۲۔ ان کی بستیاں اور پانی کے خزانوں سے کوئی تعرض نہیں

۳۔ ان کے ریوڑ چراگاہوں کے اندر یا وہاں سے شام کے وقت واپسی پر جو بچے ڈالیں وہ بھی ان کی ملکیت ہوں گے

۴۔ ان کی مقبوضہ بستیوں پر ان کا قبضہ تسلیم کیا جائے گا

محرر زبیر بن عوام

(۱۹۴)

فرمان برائے عامر بن اسود از قبیلہ طے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان من جانب محمد رسول اللہ برائے عامر بن اسود بن عامر بن جُوَین الطائی عامر اور اس کے ہم قوم مسلمانوں کے لئے ان کے شہر اور پانی کے خزانے بدستور ان کی ملکیت میں رہیں گے بشرطیکہ وہ مندرجہ ذیل تین امور کے پابند رہیں

(۱) قیام صلوٰۃ (۲) ادائے زکوٰۃ (۳) ترک موالات از مشرکین

محرر مغیرہ

۱۔ اسلامی اعمال و کردار سے (مترجم)

Marfat.com

(۱۹۵)

برائے قبیلہ بنی جُوَین از طائیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان من جانب محمد رسول اللہ برائے بنی جُوَین الطائیین

ان کی اراضی ، پانی کے چشمے اور بکریوں کے ریوڑ سب پر ان کی ملکیت به پابندی ذیل تسلیم کی جاتی ھے

ایمان باللہ ، قیام نماز ، ادائے زکوٰۃ ، مشرکین سے ترک موالات ، خدا اور رسول کی اطاعت ، مال غنیمت سے اللہ کا خمس اور نبی کا حصه اور عمل اسلام کی شہادت

تب وہ اللہ تعالٰی اور محمد بن عبداللہ کی امان میں ہوں گے   محرر مغیرہ

(۱۹۶)

برائے بنی معن از قبیلہ طے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من جانب محمدالنبی (صلعم) برائے بنی معن از قبیلہ طے

ان کے شہر ، بستیاں ، چشمے اور ندی نالے ، مویشی کے باڑے[۱] سب آن کی ملکیت ھیں بشرطیکہ وہ مندرجہ ذیل امور کے پابند رھیں

(۱) قیام صلوٰۃ (۲) ادائے زکوٰۃ (۳) خدا اور رسول کی اطاعت (۴) مشرکین سے ترک موالات (۵) اپنے اسلام کا حسن اعمال سے ثبوت (۶) راستوں کی حفاظت میں ذمہ داری   محرر اور گواہ علا بن حضرمی

۱- متن (عربی) کے الفاظ صبح و شام کے باڑے علیحدہ علیحدہ مذکور ھیں یعنی " غدوۃ الغنم من عشیتھا " بکریوں کے ٹھہرنے کے لئے صبح و شام دونوں کی جگہیں مگر آردو میں جو لفظ باڑہ استعمال ھوتا ھے اس کے لئے صبح و شام کا کوئی امتیاز نہیں (مترجم)

Marfat.com

(۱۹۷)

برائے حبیب بن عمرو از قبیلہ بنو اَجا

فرمان از محمد رسول‌اللہ (صلعم) برائے حبیب بن عمرو اخ بنواجا اور حبیب کے ہم قوم مسلمانوں کے لئے

ان میں سے جو شخص مسلمان ہونے کے ساتھ نماز اور زکوۃ کا پابند ہو جائے اس کا مال ، پانی کے خزانے اور ندی نالے سب پر اس کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے یہ رعایت بستی اور صحرا دونوں میں بسنے والوں کے لئے یکساں ہے

اس تحریر اور مضمون دونوں پر خدا تعالیٰ گواہ ہے اور محمد صلعم کی ذمہ داری ہے

(۱۹۸)

فرمان برائے جابر بن حارثہ از قبیلہ طے

رسول‌اللہ نے جو فرمان ان کے لئے قلمبند فرمایا وہ بجنسہ ان لوگوں کی تحویل میں رہا

مگر اس کی نقل نہیں ملی

(۱۹۹)

برائے ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری

یہ تحریری فرمان قبیلہ طے کے ان لوگوں کے پاس رہا جن کی بود و باش اس خط کے پہاڑوں میں تھی

مگر اس کی نقل نہیں ملی

Marfat.com

(۲۰۰)

برائے انس بن عامر بن حصن الطائی

اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۰۱)

جاگیر برائے زیدن الخیل بن مہلہل الطائی

رسول اللہ کے حضور زیدن الخیل ایک وفد کے سردار کی حیثیت سے حاضر ہوئے آنحضرت نے ان کا نام زیدن الخیر (بجائے زیدن الخیل) مقرر فرمایا اور انہیں موضع فید اس کی اراضی سمیت بطور جاگیر عطا فرمایا اور تحریر فرمادی

زید نے مدینہ منورہ سے واپسی پر مقام فردہ میں انتقال کیا مگر جب یہ فرمان اور زید کے انتقال کی خبر ان کی بیوی فردہ کو پہنچی تو اس نے رسول اللہ صعلم کا یہ فرمان چاک کر دیا اور بروایتے ہے اس خاتون نے فرط غم سے شوہر کے اونٹ کا کجاوہ جلا دیا (جس کجاوہ میں یہ وثیقہ بھی تھا)

اس خط کی نقل نہیں ملی

(۲۰۲)

فرمان برائے بنی اسد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب محمد النبی بنام قبیلہ بنی اسد

سلام علیکم! میں تمہارے سامنے خدائے یکتا کی حمد کرنے کے بعد تمہیں حکم دیتا ہوں کہ!

Marfat.com

۱۔ زنہار! جو قبیلہ طے کی اراضی اور پانی کے خزانوں کی طرف میلی نظر سے دیکھو!

ان کے خطہ کے ندی نالوں اور چشموں کا پانی تمہارے لئے نہیں ہے!

۲۔ زنہار جو ان کی اجازت کے بغیر ان کی سر زمین پر قدم رکھو

تم میں سے جو شخص ہمارے ان حکموں کی خلاف ورزی کرے

س کے لئے ہماری ذمہ داری نہیں

قضائی ابن عمرو کو یہ فرمان دیگر بھجوایا گیا

محرر خالد بن سعید

(۲۰۳)

فرمان برائے حضرمی ابن عامر اسدی

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۰۴)

تحریری فرمان من جانب محمد رسول اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریری فرمان من جانب محمد رسول اللہ برائے حُصین بن نضلہ اسدی کے ہے مشتمل برایں احکام کہ موضع ترمذ اور کُتیفہ دونوں پر ان کا قبضہ تسلیم کیا جائے زنہار! جو کوئی شخص اس فرمان میں مداخلت کرے

محرر مغیرہ

(۲۰۵)

از مسیلمۂ کذاب بحضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

من جانب مسیلمہ رسول اللہ بنام محمد رسول اللہ

سلام علیکم! واضح ہو کہ میں بحیثیت رسول آپ کو بھی رسول تسلیم کرتا ہوں میری طرف سے آپ کی معاونت کا وعدہ ہے بایں شرط کہ تمام مفتوحہ ملک ہم دونوں میں نصف نصف تقسیم کیا جائے لیکن ڈر ہے کہ قریش میرے ساتھ انصاف نہ کریں گے

(۲۰۶)

جواب رسول صلعم بنام مسیلمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من جانب محمد رسول اللہ بنام مسیلمہ کذاب

جو پائے ہدایت پر سلامتی ہو اور بعد ازیں!

ان الارض یورثہا	زمین پر خدا کا اختیار ہے
من یشاء من عبادہ	وہ اپنے بندوں میں سے
والعاقبۃ للمتقین (۲ : ۱۰۵)	جسے چاہے اس کا وارث کر دے انجام بخیر صرف متقی کا حصہ ہے

محرر أبی بن کعب

(۲۰۷)

وثیقہ برائے سلمہ بن مالک از قبیلۂ بنی سلیم

بنام سلمہ بن مالک السلمی

یہ وثیقہ رسول اللہ (صلعم) کی جانب سے سلمہ بن مالک سلمی کے لئے ہے

Marfat.com

انہیں ذات الحناظی ''ذات الحناظل ؟'' سے لیکر ذات آلاساود تک کا علاقہ عطا کیا جاتا ہے زنہار کوئی شخص اس میں مداخلت کرے!

گواہان : (۱) علی بن ابی طالب
(۲) حاطب بن ابی بلتعہ

(۲۰۸)

وثیقہ برائے سلمہ بن ابو عامر سلَمّی یکے از قبیلہ بنی حارثہ

وثیقہ برائےسلمہ بن مالک ابن ابو عامر سلمّی از قبیلہ بنی حارثہ!
انہیں مدفّوا (قریہ) عطا کیا گیا ہے زنہار! کوئی شخص اس میں مداخلت کرے سلمہ کے مقابلہ میں مداخلت کنندہ کا دعویٰ تسلیم نہ ہوگا!

(۲۰۹)

وثیقہ برائے وقاص و عبد اللہ از سُلمّیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یہ وثیقہ عطا ہے من جانب محمد رسول اللہ برائے وقاص و عبد اللہ پسران قہاعہ سلمیین از بنو حارثہ!
انہیں موضع محدّب کہ مقام عَد — اور — وابدہ کے درمیان ہے عطا کیا گیا اگر دونوں ہمارے ساتھ وفاداری میں صادق رہیں

(۲۱۰)

برائے عباس بن مرداس السُلّمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وثیقہ از محمد نبی (''!!'') برائے عباس بن مرداس سُلّمی! انہیں موضع

Marfat.com

مَذمورا عطا کیا گیا جو شخص اس میں مداخلت کرے اس کا حق تسلیم نہ کیا جائے گا

محرر علا بن عقبہ

گواہ علا بن عقبہ

(۲۱۱)

وثیقہ برائے ہَوذہ بن نبیشہ سُلمّی

وثیقہ برائے ہَوذہ ابن نبیشہ سُلمّی۱ (بنی عصبہ) انہیں موضع جفر کا گرد و نواح عطا کیا جاتا ہے

(۲۱۲)

وثیقہ برائے آجب السُلّمی

اجب سُلمّی ''از قبیلہ بنی سُلیم'' کو موضع فالس عطا کیا گیا ہے

محرر ارقم

(۲۱۳)

وثیقہ برائے راشد سُلمّی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وثیقہ من جانب محمد رسول اللہ برائے راشد بن عبد رب السلمی بہ تفصیل ذیل

۱۔ آہاط کے گرد و نواح کی اراضی ایک سمت سے دوسری سمت میں

۲۔ تیر کی مار تک دوسری طرف میں ادھر سے آدھر تک

۱۔ ثم ؟ ہوذہ اصلاً سلمی تھے مگر بعد میں خود کو بنی عصبہ سے ملحق کر لیا (مترجم)

Marfat.com

۳۔ پتھر کی مار تک (گوپھن میں رکھ کر) اس میں مداخلت پر بھی انہی کے حق میں تصفیہ ہوگا

(۲۱۴)

وثیقہ برائے حَرام بن عوف از بنی سُیلم

حرام کے لئے قریہ اذام اور موضع شواق دونوں کا وثیقہ تحریری ہے زنہار اگر کوئی شخص ان مواضع میں مداخلت کرے یا کوئی شخص حَرام پر زیادتی کرے اور نہ وہ کسی پر زیادتی کریں

محرر خالد بن سعید

(۲۱۵)

وثیقہ برائے عتبہ بن فرقدالسلمی

یہ وثیقہ نبی (صلعم) کی طرف سے عتبہ بن فرقد کے لئے ہے آنہیں ایک گھر کے لئے جگہ دی گئی ہے جو شخص اس میں مداخلت کرے اس کی بجائے عقبہ کا حق تسلیم کیا جائے گا

محرر معاویہ

(۲۱٦)

وثیقہ برائے قبیلہ عقیل بن کعب

عقیل ابن کعب مسلمان ہوئے تو اپنی قوم کی طرف سے بھی بیعت کر لی رسول‌اللہ صلعم نے انہیں وادی‌العقیق (جو بعد میں '' عقیق بنی عقیل '' کے نام سے مشہور ہوئی) عطا فرمائی ــ اس وادی میں چشمے اور پھل دار درخت بکثرت ہیں ــ آنحضرت صلعم نے ان کے لئے یہ وثیقہ لکھوا دیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسمیان ربیع و مطرفؓ اور انس کو وادی الصقیق عطیۃً دی جاتی ہے جب تک وہ مندرجہ ذیل امور کے پابند رہیں — (۱) قیام نماز (۲) ادائے زکوٰۃ (۳) سمع و طاعت

اس سے قبل یہ مقامات کسی مسلمان کے نہیں ہیں

یہ فرمان مطرفؓ کے قبضہ میں تھا

(۲۱۷)

امان نامہ ربیعہ بن عمر بن ربیعہ از قبیلہ مضر

مولف : جو کہ مکہ اور بصرہ کے درمیان مکہ سے دو دن کی مسافت پرآباد ہیں

یہ تحریری فرمان محمدالنبی صلعم کی طرف سے مسمی فُجیع اور ان کے هم قبیلہ مسلمانوں کے لئے ہے بصورت امان از خدا و رسول صلعم بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کریں

(۱) قیام نماز (۲) ادائے زکوٰۃ (۳) اللہ اور رسول کی اطاعت (۴) غنیمت سے خمس برائے خدا (۵) نبی صلعم اور ان کے صحابہ کی حمایت (۶) اپنے قبول اسلام کی عملی شہادت (۷) مشرکوں سے ترک موالات

(۲۱۸)

امان نامہ برائے ماعزالبکائی

ماعز حضرت نبی صلعم کے حضور باریاب ہوئے تو آنحضرت صلعم نے ماعز کے لئے یہ امان نامہ تحریر فرما دیا

Marfat.com

ماعز بکائی جو اپنے قبیلہ میں سب سے آخر میں مسلمان ہوئے ہیں زنہار ! کوئی شخص ان پر ظلم کرے وہ خود اپنے پر ظلم۱ کریں تو اس کی سزا انہیں مل کر رہے گی

(۲۱۹)

امان نامہ برائے معاویہ بن ثور البکائی

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۲۰)

برائے عامر بن طفیل از بئر معونہ

خطہ بئر معونہ کے ابوبراء عامر بن طفیل بن جعفر ملاعب الاسنہ نام کے شخص مدینہ آئے اور آنحضرت صلعم سے گفتگو پر اسلام قبول کیا نہ صاف انکار کیا اور عامر نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا "اے محمد ! اگر آپ اپنے اصحاب میں سے چند برگزیدہ اشخاص ہمارے ہاں غرض تبلیغ بھجوادیں تو زیادہ مناسب ہے" رسول خدا صلعم نے ۴۰ سر بر آوردہ حضرات کو بئر معونہ بھجوا دیا اور ایک دعوتی خط بھی اپنے امیر دستہ منذر بن عمر و الساعدی کے حوالے فرمایا

منذر ممدوح نے یہ خط اپنے لشکری حرام بن ملحان کے ہاتھ عامر مذکور کو بھجوایا جو اپنے ہم قبیلہ لوگوں کے ساتھ تھے لیکن !
حرام بن ملحان کے خط حوالہ کرنے سے پہلے عامر نے حملہ کر کے انہیں

۱- یہاں پر ظلم سے منشا ارتداد ہے مگر ارتداد پر سزا وقتی ہے یعنی جب کسی فرد یا جتھہ کے ترک اسلام سے ارتداد کی وبا کا خطرہ ہو تب ایسے لوگوں کی سزا امام جو چاہے لیکن جب آج کا عالم ہو تو مرتد جانے اور اس کا کام ! (مترجم)

قتل کر دیا تھا مسلمانوں نے دور سے یہ منظر دیکھا تو لڑائی کیے بغیر چارہ نہ پایا اور اپنے تمام احباب کو موت کی نذر کر بیٹھے ا

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

(۲۲۱)

بنام سُہیل بن عمرو مقیم مکہ

نبی صلعم نے سُہیل بن عمرو کی طرف ان کے قیام مکہ کے زمانہ میں لکھا "میرا یہ فرمان اگر رات کے وقت پہنچے تو صبح کا انتظار کیے بغیر آب زمزم میرے ہاں بھجوا دو اور اگر یہ صبح کے وقت پہنچے تو غروب آفتاب سے قبل آب زمزم میرے پاس بھجوا دو"

(۲۲۲)

قبالہ آزادگی از رسول خدا صلعم مسمّی اسلم ابو رافع کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ قبالہ محمد رسول‌اللہ صلعم کی طرف سے ہے برائے مرد جوان اسلم

میں تمہیں اپنی غلامی سے قطعاً آزاد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں آزاد رکھے اور ہم دونوں پر مہربان رہے

کوئی شخص تمہاری آزادی پر مواخذہ کا مجاز نہیں — مگر تم اسلام اور ایمان کی حفاظت میں آزادی مت سمجھو

محرر معاویہ بن ابوسفیان

گواہان : (۱) ابوبکر

(۲) عثمان

(۳) علی

ا۔ مترجم : ان صحابہ کرام میں سے ایک صاحب بچ گئے اور مدینہ آ کر رسول خدا سے یہ واقع بیان فرمایا (بخاری وغیرہ) (مترجم)

Marfat.com

(۲۲۳)

برائے عدا بن خالد از قبیلہ عامر بن عکرمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وثیقہ من جانب محمد رسول اللہ صلعم برائے مسمی عَدا بن خالد اور ان کے هم قبیلہ مسلمان افراد

انہیں قریہ مصباعہ سے لے کر موضع زح ۱ — اور — لواثہ تک قبضہ دیا جاتا ھے (لواثہ ! لواثہ الخراز ھے دوسرا نہیں)

محرر خالد بن سعید

(۲۲۴)

بیع نامہ برائے عدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ بیع نامہ ھے محمد رسول اللہ کی طرف سے ایک غلام — یا کنیز کی فروخت کا ، جو غلام یا کنیز عدا بن خالد بن ھوذہ کے ھاتھوں فروخت کیا گیا ھے جس (غلام — یا — کنیز) میں کوئی بیماری اعضا میں خامی اور کوئی اندرونی نقص نہیں -- یہ بیع ایک مسلمان کی طرف سے دوسرے مسلمان کے لئے ھوئی ھے

(۲۲۵)

فرمان برائے سُعیر بن عَدا (ابن عَدا مذکور در نمبر ۲۲۴)

من جانب محمد (صلعم)

مسمی سُعیر کو میں موضع رحیح عنایت کرتا ھوں اور بنی سبیل کی قیادت بھی ان کے سپرد کرتا ھوں !

۱- ح — اور — حجم بہ ھر دو (مترجم)

Marfat.com

(۲۲۶)

وثیقه برائے رَقّاد بن ربیعه از قبیله هوازن

رسول‌الله صلعم کے حضور رَقّاد بن عمرو بن ربیعه بن جعده بن کعب حاضر هوئے ان کی قیادت میں ایک وفد تھا رسول‌الله نے انہیں فلج کے تمام منافع (شجر و حجر وغیرہ) کا وثیقه تحریر فرمایا جو اس قبیله کے پاس موجود ھے

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۲۷)

جاگیر برائے ثور بن عُروۃالقُشیرَی (از قبیله هوازن)

حضرت رسول‌الله صلعم کے حضور بنی قُشیَر کا وفد پیش هوا جس (وفد) کے امیر ابوالعَکیر ثور بن عُروه بن عبدالله بن سَلمه بن قُشیَر تھے جناب رسالت مآب نے ثور کو وادی عقیق کے دو موضع جَام اور سَدّ جاگیر میں عطا فرما کر وثیقه لکھوا دیا

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۲۸)

بنام ضحاک بن سفیان درباره حق توریث زوجه اشیم‌الضبائی

رسول خدا (صلعم) نے اپنے عامل ضحاک بن سفیان کو حکم دیا که

Marfat.com

اشیم ۱ الضبابی کی دیت میں سے اس کی اهلیه کو بھی حصه دیا جائے

(۲۲۹)

قَبالہ جاگیر برائے زُبیر بن العوام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضع سَوارق کی تمام اراضی جو که مُوضع مُورِع اور مُوضع مُوقت کے درمیان ہے نشیبی اور هموار دونوں قسم کی دھرتی زبیر کو بطور جاگیر عطا کی جاتی ہے یه جاگیر بنو نضیر ۲ سے دوباره جنگ تک ہے زنہار ! جو کوئی شخص اس میں مداخلت کرے

محرر علی

ء(۲۳۰)

ایضاً قَبالہ جاگیر برائے جمیل بن رِزام العَدَوِیؓ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمدالنبی رسول‌اللہ نے جمیل بن رِزام العَدَوِیؓ کو موضع رمداء بطور جاگیر

۱- اشیم رسول‌اللہ کی زندگی میں قتل خطا سے جان دھو بیٹھے قتل خطا میں قصاص نہیں بلکه دیت ہے اس مال میں سے ورثائے قتیل کی دیت کا سوال شاید جاهلیة کے اثر سے پیدا ہو گیا جس سے قتیل کی بیوه کے لئے ترکه کے طور پر حصه لینا مانع ہو تب نبی کریم صلعم نے ان کے سوال پر یه خط اپنے تحصیلدار ضحاک ممدوح کی طرف لکھا ''تم مدذی با ب ما جاء فی میر ا ث المرء ة من دیة ز و جها'' (مترجم)

۲- حضرت زبیر کو یہود مدینه بنی نضیر کے متروکه باغات و امکنه و اراضی میں سے یه جاگیر ملی مگر بنو نضیر کو دوباره واپس لینے کی توفیق نه هوئی (مترجم)

Marfat.com

عطا فرمایا مبادا کوئی شخص اس میں مداخلت کرے !

محرر علی

(۲۳۱)

قباله جاگیر برائے سعید بن سفیان الرعلی

رسول اللہ صلعم نے سعید بن سفیان الرعلی کو سوارقیه کے باغات اور محل بطور جاگیر عطا فرما دیے ہیں جو شخص اس میں مداخلت کرے اس کا حق تسلیم نہ کیا جائے

محرر خالد بن سعید

(۲۳۲)

تقرری خزیمه ابن عاصم ابن قطن العکلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محمد رسول اللہ بنام خزیمه ابن عاصم

میں تمہیں تمہاری قوم پر تحصیلدار مقرر کرتا ہوں مبادا کسی پر ظلم کرو !

(۲۳۳)

امان نامه برائے زهیر بن اقیش بن عکل

بروایت علاء بن عبداللہ ابن شخیر

ہم مقام مربد میں خیمه زن تھے ایک اعرابی آیا وہ ایک تحریر پڑھوانا چاہتا تھا جو چمڑے کے پارچه پر لکھی تھی اعرابی نے کہا آپ لوگوں میں کوئی صاحب نوشت و خواند سے واقف ہیں ؟ اس تحریر میں ذیل کا فرمان نبوی مسطور تھا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان من جانب محمد رسول اللہ برائے زُہیر بن اقیش از قبیلہ عُکل

اگر تم مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرو تو تمہارے لئے امان ہے

(۱) شہادت لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ (۲) قیام نماز (۳) ادائے زکوٰۃ (۴) مشرکین سے ترک موالات (۵) مال غنیمت سے خمس اور نبی کی پسندیدہ شے ادا کرو !

(۲۳۴)

تقرری عبادہ بن اَشیَبْ عَنْزی

من جانب محمد نبی اللہ برائے عبادہ ابن اَشیَبْ عَنْزی

میں تمہیں تمہاری قوم کے ان لوگوں پر تحصیلدار مقرر کرتا ہوں جن پر میرا اور تمہارے عمزاد بھائیوں کا اثر ہے ان میں سے جو شخص میرا یہ فرمان سن کر بھی تعمیل نہ کرے اس کے لئے خدا کی طرف سے اعانت نہ ہوگی !

(۲۳۵)

امان نامہ برائے رِعیہ سُحَیمیْ

رسول اللہ صلعم نے مسمی رِعیہ سُحَیمیْ کی طرف دعوتی فرمان بھیجا تو اس نے فرمان کا پارچہ ڈول پر منڈھ لیا اس پر رسول اللہ نے ایک فوجی دستہ بھیجا رعیہ گھر بار چھوڑ کر بھاگ گیا مسلمانوں نے اس کا اثاثہ اور بیوی بچے اسیر کر دیئے اب رعیہ مسلمان ہو گیا اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا ''یا رسول اللہ ! میرا مال و متاع اور بیوی بچے مجھے واپس ملنے چاہئیں'' رسول اللہ نے فرمایا مال و متاع تو مسلمانوں پر تقسیم کر دیا

Marfat.com

گیا تھا اپنے متعلقین تلاش کر لو اور مجھے ان کا نشان بتاؤ !
مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۳۶)

فرمان بنام سَمعان بن عمرو الکلابی

رسول‌الله صلعم نے سمعان بن عمرو الکلابی کی طرف جو تحریری فرمان (چرمی پارچہ پر لکھوا کر) بھیجا وہ پارچہ اس نے ڈول پر منڈھ۱ لیا جس سے اس قبیلہ کا لقب بنو المرّقع۱ پڑ گیا

(۲۳۷)

فرمان برائے عامر بن ھلال

رسول‌الله نے عامر کی طرف جو فرمان بھجوایا وہ عامر کے عم زاد قبیلہ سَتعِیٖن کے پاس ہے
مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۳۸)

جاگیر برائے سمعان بن عمرو بن حجر

رسول‌الله نے رِسْلین — اور — دَرکا دو مواضع سمعان بن عمرو کو جاگیر میں عطا فرمائے
مگر اس فرمان کی نقل نہیں مل سکی

۱- معلوم نہیں نمبر ۲۳۵ اس سے مختلف ہے یا یہی واقع ہے (مترجم)
۲- عربی میں مرقع منڈھے ہوئے کو کہتے ہیں (مترجم)

(۲۳۹)

فرمان برائے شدّاد بن ثمامہ بن کعب ابن اوس

اس فرمان کی نقل نہیں مل سکی

(۲۴۰)

فرمان برائے رافع القُرَظی

اس فرمان کی بھی نقل نہیں مل سکی

(۲۴۱)

فرمان برائے قیس بن یزید امیر وفد باشندگان وادی سبی

مگر اس کی نقل دستیاب نہیں ہوئی

(۲۴۲)

برائے زیاد بن حارث الصُدائی

اس کی نقل فراہم نہ ہو پائی

(۲۴۳)

برائے کُبیش ابن ہوذَہ از قبیلہ بنی حارث بن سَدوس

مگر اس فرمان کی نقل دستیاب نہیں ہو سکی

Marfat.com

(۲۴۴)

قَبالہ آزادی برائے ابو ضُمَیرہ حبشی آزاد کردہ رسول اللہ صلعم

مضمون قَبالہ

رسول اللہ نے ابو ضمیرہ کو ان کے متعلقین سمیت آزاد فرما دیا ہے یہ لوگ عرب نژاد ہیں اگر چاہیں تو رسول اللہ کے قرب و جوار ہی میں رہیں اور اگر وہ اپنے وطن میں سکونت رکھنا چاہیں تو انہیں اختیار ہے ان پر غلامی میں رہنے کی وجہ سے کوئی دھبہ نہیں اور قانون شکنی پر ان سے عام مسلمانوں جیسا سلوک کیا جائے مسلمانوں میں سے جو شخص ان سے ملاقی ہو انہیں نیکی کی تلقین کرتا رہے والسلام محرر ابن کعب

(۲۴۵)

بنام ذوالکلاع الاصغر بن نعمان

حضرت نبی نے ذوالکلاع الاصغر بن نعمان کے نام خط میں ان کے فرزند عبداللہ کو بھی مخاطب فرمایا رسول اللہ کے موصولہ فرامین پر مکتوب الیہ نے ۴ ہزار غلام آزاد کیے

مگر اس فرمان کی نقل نہیں ملی

(۲۴۶)

بنام املوک[۱] درمان

حضرت نبی صلعم نے املوک، درمان کے نام خط لکھا مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

۱۔ املوک قوم من العرب من حمیرو فی التہذیب ہم مقاول و روسا من حمیر (متن ص ۳۴۸) (املوک قبیلہ حمیر (یمن) کی شاخ ہے تہذیب (کتاب) میں ہے کہ قیل کا لقب انہیں املوک کا ہے جو کہ حمیر کے روسائے ہیں یہ لوگ شاہی خاندان کے گویا چھٹ بھیّا تھے اور مقاول جمع ہے قیل کی جس کا استعمال فرمان نمبر ۱۳۳ و ۱۳۴ دونوں میں ہوا ہے (مترجم)

Marfat.com

(۲۴۷ تا ۲۸۱)

ارتداد کے متعلق روایات

از مؤلف علام—۱

مشہور مورخ طبری نے ۱۱ھ کے حوادث میں لکھا ہے کہ!

اسلام میں سب سے پہلے ارتداد کی باقاعدہ مہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (آخری) عہد میں شروع ہوئی بانئی ارتداد مدعی نبوت اسود عنسی تھا اس کا لقب ذی الخمار اور نام عبہلہ ابن کعب ہے اس نے آغاز ارتداد جمعۃ الوداع کے موقعہ پر کیا

پہلے اسود نے قبیلہ مذحج کو متاثر کیا جنہوں نے اسے اعانت کا تمسک لکھ دیا مسیحان نجران نے بھی اسود سے یہی معاہدہ کیا اور اہل نجران نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وصلم کے دو امراء—۱۔ عمرو بن حزم اور ۲۔ خالد بن سعید بن العاص کو ان کے دارالامارۃ سے دھکیل کر خود ان کے منصب پر قابض ہوگئے اسود کا ایک ماتحت قیس بن عبد یغوث اٹھا اور اس نے قبیلہ مراد کے عامل فروہ بن مسیک کو شکست دے کر مرادیوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا اسود آگے بڑھا اور صنعاء پر قبضہ کر لیا

۱۔ مؤلف علام نے ان فریقین کا تذکرہ یک جا کر دیا ہے جن کی تعداد ۳۴ ہے (مترجم)

Marfat.com

خط نمبر ۲۴۷ فروہ بن مُسیکؓ ممدوح نے اسود کے یہ تمام حالات نبی صلعم کی خدمت میں لکھوا کر ارسال کر دئے
مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

قبیلہ مذ حج میں سے جو لوگ احسیہ (مقام) میں تھے اسود کے اصرار پر بھی اس سے متفق ہوئے نہ انہوں نے صنعاء اور یمن کی شورش میں مرتدین کی ہم نوائی کی بلکہ فروہ (عامل) کے شریک حال ہو گئے

اور مسیلمہ کذاب بھی اسود ادھر یمن پر مسلط ہو چکا تھا ادھر مسیلمہ کذاب نے یمامہ پر اپنی نبوت و بغاوت کا جھنڈا گاڑ دیا

طُلیحہ اسدی

خط نمبر ۲۴۸ و ۲۴۹ طُلیحہ اسدی نے نبوت کی یہ فراوانی دیکھی تو اس سے بھی نہ رہا گیا وہ ایک لشکر جرار لے کر نکلا اور اس نے سمیرا پر اپنی نبوت کا علم لہرا دیا اور نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے حضور معاہدہ فی النبوت و الریاست دونوں کے لئے خط کے ساتھ اپنا ایک سفیر بھی بھجوا دیا
مگر طلیحہ کے خط اور حضرت رسول خدا صلعم کا جواب دونوں کی نقل نہیں ملی

خط نمبر ۲۵۰ طُلیحہ کی بغاوت اور دعوئ نبوت دونوں کے متعلق سب سے پہلے سنان بن ابو سنان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحریری اطلاع بھجوائی جب وہ (سنان ـــ) بنو مالک پر عامل تھے (اور قضاعی بن عمرو بنو حارث پر عامل تھے)
اس خط کی نقل بھی نہیں ملی

خط نمبر ۲۵۱ رسول اللہ صلعم نے اسود کے خلاف اپنے عاملوں کے ھاں

Marfat.com

قاصد دوڑائے اور تحریری طور پر حکم دیا کہ کہ اسود کو گھیر لو حضرت ابوبکر نے قبیلۂ بنی تمیم اور قیس دونوں کے فلاں ، فلاں اشخاص کی طرف نام بنام خط لکھا کہ ہمارے لشکر کی امداد کرو!

خط نمبر ۲۵۲۔ اور اسلامی لشکر کے سرداروں کی طرف بھی خط لکھوائے ان عاملوں نے اسود پر ہر طرف سے یلغار کردی

اسود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و سلم کی زندگی کے آخری دن یا ایک روز پہلے دنیا سے چل بسا

طلیحہ اور مسلیمہ اور ان کے ہم شیوہ مرتدین اپنے قاصدوں کے ذریعے رسول اللہ سے مصالحت بصورت اشتراک در نبوت و ریاست کے لئے قاصد بھیجتے رہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم دین کے خیر خواہ ، حکم خداوندی کی بجا آوری اور اسلام کو خارجی آلائش سے محفوظ رکھنے کے لئے مکلف تھے ان لوگوں کی درخواستوں پر متوجہ نہ ہوئے

اور !

خط نمبر ۲۵۳ و ۲۵۴ ۱۔ وَبر بن یحنس کو فیروز دیلمی اور ۲۔ جُشیش

۱۔ وبر ـــ کہی ہیں وہ فرماتے کہ رسول اللہ صلعم نے مجھے الوداع کے وقت فرمایا ''اذا قدمت صنعاء فائت مسجدھا الذی بجبال الضبیل جبل بصنعاء فصل فیه ـــ فلما قتل الاسود الکذاب قال وبر ھذا الموضع الذی امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان اصنع فیه المسجد'' (اصابہ ج ۶ نمبر ۹۱۰۵)

(وبر! جب تم مقام صنعاء پر پہنچو تو کوہ صنعاء کے دامن میں مقام خبیل پر نماز ادا کرنا ۔ اسود کذاب کے قتل کے بعد وبر نے کہا ھاں ! ھاں ! یہی وہ جگہ ہے جس پر رسول اللہ نے مجھے نماز ادا کرنے کے لئے فرمایا تھا)

۲۔ یہ واقعہ اصابہ ج ۶ نمبر ۱۲۷۳ میں وضاحت سے منقول ھے رسول اللہ کے خط کے جواب میں جُشیش نے بھی خط کے ذریعے آپ کو اسود کے قتل کی بشارت بھجوائی اسوقت تک رسالت مآب صلعم زندہ تھے (مترجم)

(دیلمی) کے پاس اسود عنسی کے خلاف استمداد کے لئے بھیجا
خط نمبر ۲۵۵ اس فرمان کے مخاطب داؤدیہ اصطخری بھی تھے
خط نمبر ۲۵۶ اور سُمیفع ذوالکلاع حمیری بھی مخاطب تھے۱۔
خط نمبر ۲۵۷ اور رسول اللہ صلعم نے جریر بن عبد اللہ احمیری کو (اسود ھی کے لئے) مسمی حوشب۲۔ ذی ظلیم کی طرف خط دے کر بھجوایا
اور — !
خط نمبر ۲۵۸ اقرع بن عبد اللہ الحمیری کو ذی زود
خط نمبر ۲۵۹ اور ذی مران کی طرف بھیجا
اور — !
خط نمبر ۲۶۰ فرات بن حیان العجلی کو ثمامہ بن اثال کی طرف خط دے کر بھجوایا
اور — !
زیاد بن حنظلہ التمیمی ثم العمری کو ان دو حضرات کی طرف خط دیکر بیھجا
خط نمبر ۲۶۱ ۱۔ قیس بن عاصم
خط نمبر ۲۶۲ ۲۔ زبرقان بن بدر
اور — !
صلصل بن شرحبیل کو ان ۴ حضرات کی طرف خط دیکر بھیجا
خط نمبر ۲۶۳ ۱۔ سبرۃ العنبری
خط نمبر ۲۶۴ ۲۔ وکیع الدارمی
خط نمبر ۲۶۵ ۳۔ عمرو بن المحجوب العامری
خط نمبر ۲۶۶ ۴۔ عمرو بن خغابی از بنی عامر

۱۔ اور ان سب نے مل کر اسود کو گھیر کر فی النار کر دیا مترجم
۲۔ یہ (حوشب) صحابی نہیں (اصابہ) کہ صحابی کے لئے رسول اللہ کی زیارت لازم ہے (مترجم)

Marfat.com

اور —!

ضرار بن ازور اسدی کو ان ۳ حضرات کی طرف بھیجا

خط نمبر ۲٦۷ ۱- عون الزرقانی از بنی الصید

خط نمبر ۲٦۸ ۲- سنان الاسدی ثم الغنمی

خط نمبر ۲٦۹ ۳- قضائی الدیلمی

اور —!

نعیم بن مسعود اشجعی کو ان ۲ اشخاص کی طرف

خط نمبر ۲۷۰ ۱- ابن ذو اللحیة

خط نمبر ۲۷۱ ۲- ابن مشیمصه الجبیری

مؤلف علام فرماتے ھیں ان فرامین سے جُشیش خط (نمبر ۲۵۳) کے سوا کسی خط کی نقل نہیں ملی (جشیش کا خط بعد میں مذکور ھوگا)

اور ان حضرات — کی اسود عنسی کے ساتھ کیسے گذری

از مؤلف علام : سب سے پہلے عامر بن شہر الہمدانی نے اسود پر حملہ کیا دوسری طرف سے فیروز اور دادویہ نے حملہ کیا ان کے بعد تمام متذکرۃالصدر حضرات اس کی فوجوں پر ٹوٹ پڑے

خط نمبر ۲۷۲ عبید بن صخر سے مروی ھے کہ ھم مرتدین کے مقابلہ میں مقام جند پر جمع ھوئے یہاں سے اسود کی طرف ھم نے ایک خط بھی لکھا ھمارے خط کے جواب میں اسود نے اپنے خط میں یہ جواب دیا

خط نمبر ۲۷۳ ''اے حملہ آوران !''

ھماری سر زمین سے جو اموال تم نے حاصل کر لیا ھے وہ تمہارا ھے جو باقی رہ گیا ھے اس مال کے ھم زیادہ مستحق ھیں

Marfat.com

عبید بن صخر ممدوح فرماتے ھیں

ھم یک جا ھو کر مشورہ کر رھے تھے کہ دفعتاً ایک گروہ پہنچا اور سنا گیا کہ ان کے پاس اسود عنسی کا سر ھے ذرا دیر بعد سنا کہ اسے شہر بن باذام نے قتل کیا ھے اتنے میں شہر ممدوح بھی آ پہنچے اور انھوں نے فرمایا ''ھاں میں نے ھی اسود کو قتل کیا ھے،،

اب تک اسود مندرجہ ذیل خطوں پر قابض ھو چکا تھا

۱۔ صمہید پر!

۲۔ حضر موت کے ریگستانی علاقہ پر!

۳۔ طائف کے سوائے بحرین بست عدن تک!

اسود کی تاخت و تاراج میں اھل یمن اور قبیلہ عک نے تہامہ سر کرنے میں اس کی امداد کی اسود نے مسلمانوں کے خون سے زمین کو لالہ زار بنا دیا اتنے میں ۱۔ قیس ابن عاصم خط نمبر ۲۶۱ ۲۔ فیروز اور ۳۔ دادویہ نے اسے گھیر لیا اس وقفہ میں ھم خود اس کی یا اس کے لشکر کی طرف سے حملے کے انتظار میں تھے یا یہ کہ وہ (اسود) حضر موت کے علاقہ سے کہیں اور چلا جائے گا ھمارا پڑاؤ حضر موت ھی میں تھا کہ ھم سب کے نام فرداً فرداً رسول اللہ صلعم کے فرامین پہنچے کہ ھم اسود کو گھیرے میں لے آئیں یا اس کے ساتھ مقاتلہ کریں

خط نمبر ۲۷۳ رسول اللہ کے ان فرامین میں یہ بھی مسطور تھا کہ جو لوگ اسود کے لشکر میں کسی امید پر جمع ھیں انہیں بھی رسول اللہ کے ان فرامین سے آگاہ کر دیں

Marfat.com

اور یہ اطلاع رسانی معاذ بن جبل کے ذمے عائد کی گئی!

بروایت جشیش الدیلمی!

وبر ابن یحنس ہمارے ہاں رسول اللہ صلعم کا یہ فرمان لائے جس میں ہمیں اسلام پر استحکام اور جنگ (مرتدین) میں آگے بڑھنے کی تلقین تھی اور یہ کہ ہم اسود کو نرغہ میں لے لیں یا اُس سے مقاتلہ کریں اور یہ کہ ہم ہر اُس شخص کو رسول اللہ کا یہ خط سنا دیں جو دین پر قائم ہے اور وہ صاحب عزت و احترام ہے

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

ہم نے رسول اللہ کے احکام کی حرف حرف تعمیل کی
اور لوگوں کو بھی مضمون خط سے مطلع کیا

ہم پیش آمدہ مصیبت کے متعلق گومگو ہی میں تھے
کہ ہمیں اسود پر مندرجہ ذیل مؤمنین کے حملہ کی اطلاع ملی

۱- عامر بن شہر
۲- ذو زود
۳- ذُومران
۴- ذو الکلاع
۵- ذو ظلیم

خط نمبر ۲۷۵ ان حضرات نے ہمیں امر واقعہ سے تحریراً مطلع کیا جس سے گویا اُنہوں نے ہماری حمایت کی — ہم نے بھی ان کی طرف خطوط لکھے جن میں مرقوم تھا کہ فی الحال کسی شے کو ادھر اُدھر نہ کیا جائے حتیٰ کہ اسود کا معاملہ ایک طرف ہو جائے

خط نمبر ۲۷۶ آخر رسول اللہ صلی اللہ و سلم کا تحریری حکم آ گیا تب اُنہوں نے وہاں کی چیزوں میں رد و بدل کیا

Marfat.com

اور اهل نجران کی طرف!

خط نمبر ۲۷۷ رسول الله صلعم نے نجران کے عرب مسیحیوں اور وهاں پر باهر سے آ کر مقیم عیسائیوں کی طرف بهی استمداد کے لئے لکها مگر! وه جہاں تهے وهاں سے ایک قدم ادهر ادهر نه هوئے

اس فرمان کی نقل بهی نہیں ملی!

قتل اسود کے بعد اس کی بیوی کا محاصره

قتل اسود کے بعد مسلمان اسود کی نو داشته بیوی مسمیه آزاد کے در پے هوئے جس کے پہلے شوهر کو اسود نے قتل کرا دیا تها ادهر اهل صنعاء نے ان مسلمانوں کا مقابله نہایت ثابت قدمی سے کیا جس میں ان کے ستر (۷۰) گهوڑ سوار اور شتر سوار کام آئے اور مسلمانوں کے ۷ سو افراد و بچه سمیت غائب تهے فریقین نے قیدیوں کا تبادله اس شرط پر کیا که ان میں کوئی قیدی ادهر کی چیز آدهر نه لے جائے اور یه هوگیا تب مسلمان وهاں سے چلے آئے اسود کے بقیته السیف اور ان کے هم شیوه باغیوں نے نجران ، صنعاء ، حضر موت اور جند کو خالی کر دیا—اس طرح خدائے تعالیٰ نے اسلام کو غالب فرمایا اور امارة (صدیقی) کا استقبال هوا

هم (عمال) حسب هدایت معاذ بن جبل اپنے اپنے صوبوں کے صدر مقامات کی طرف لوٹ گئے همارے جدید مرکز میں معاذ—همارے امام صلوة تهے

خط نمبر ۲۷۸ هم نے ان تمام حوادث کی اطلاع رسول الله صلعم کی خدمت میں لکهوا کر بهجوا دی — لیکن جب همارے قاصد مدینه میں داخل هوئے تو اس دن کی صبح کے وقت رسول الله صلعم رحلت فرما چکے تهے جن کے بعد هم نے ابوبکر رضی الله عنه کا استخلاف منظور کر لیا

مگر (خط نمبر ۲۷۸ اور اس کے جواب (از طرف ابوبکر خط نمبر ۲۷۹)
دونوں کی نقل نہیں ملی

بعث جیش اُسامہ-ارتداد عرب اور چار مزید انبیائے کاذبین کا ظہور

وہ کذابین ھیں

۱- مسیلمہ کذّاب : یمامہ میں!

۲- طُلیحہ کذّاب : غُطیفان میں!

۳- سجاح (عورت) تمیمیہ : بنی تمیم میں!

۴- ذو التاج لقیط بن مالک ازدی : عمان میں!

اتنے میں رسول اللہ صلعمؐ کے قاصد یمن، یمامہ اور بنی اسد کے علاقہ سے مدینہ واپس لوٹ آئے نیز وہ وفود جنہیں رسول اللہ نے ۱۔ اسود عنسی ۲- مسیلمہ اور ۳۔ طلیحہ کے حالات دریافت کرنے کی غرض سے بھیجا تھا وہ اپنے ساتھ موقعہ کی خبریں لے کر واپس مدینہ آ گئے اور

خط نمبر ۲۸۰ کے مطابق وہ اپنے اپنے خطوط بھی ھمراہ لائے

خط نمبر ۲۸۱ ان وفود نے یہ خطوط اور خبریں ابوبکرؓ کے سامنے پیش کئے

خط نمبر ۲۸۲ اتنے میں رسول اللہ صلعم کے مقرر کردہ امرا و عمال کے خطوط بھی آ پہنچے ان خطوں اور خبروں کا ایک ھی مضمون تھا کہ!

"عوام اور خاص دونوں طبقے باغی ھو گئے ھیں"

تب ابوبکر رض نے باغیوں سے انہی شرائط پر جنگ شروع کر دی جن شرائط پر رسول اللہ صلعم نے دین کے مخالفوں سے جنگ کی تھی ابوبکرؓ نے قاصدوں کو واپس

Marfat.com

لوٹایا اور ان کے عقب میں مزید هدایت کے ساتھ دوسرے سفیر بهجوائے ادھر آپ (ابوبکر صدیق رض) اسامه کی (تبوک سے) واپسی کے منتظر تھے کہ ان کے آنے پر مرتدین کا قلع قمع پوری طرح هو سکے گا مرتدین میں سب سے پہلے اسلامی لشکر کا مقابله قبیلۂ عبس و ذبیان نے کیا جنہیں اسامه کی واپسی سے قبل ٹھکانے لگا دیا گیا

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

(۲۸۲)

اعلام بنام جمله مرتدین (از خلیفه الرسول ابوبکر الصدیق)

جب اسامه کا لشکر (تبوک سے) آبل الزیت اور قبیله غنم کو پامال کرتا هوا فاتحانه کرّ و فرّ کے ساتھ واپس مدینه پہنچا تو سستانے کے لئے هتھیار کھول کر رکھ دیے ادھر بیت المال میں صدقات آنے لگے تب حضرت ابوبکر رض نے انسداد فتنه کے لئے گیاره سپه سالاروں کے دستے علیحده علیحده مقرر فرمائے اور هر ایک دسته کا عَلم بھی علیحده بنایا

به تفصیل ذیل

(۱) حضرت خالد بن ولید کو = طلیحه بن خویلد (اسدی) کے لئے: خالد اپنے حریف کو زیر کرنے کے بعد مقام بطاح میں (مشهور منکر زکوٰة) مالک بن نویره کی طرف لوٹے

(۲ - ۳) - حضرت عکرمه بن ابو جهل کو = مسیلمه کذاب کے لئے: جن کی کمک میں شرحبیل بن حسنه کو بھیج کر حکم دیا که جب وه مسیلمه سے فارغ هو

جائیں تو گھوڑے کی پشت پر سے آترے بغیر قبیلہ قضاعہ پر رن بول دیں

(۴) حضرت مہاجر بن آمیہ کو = اسود عنسی مدعی نبوت پر مقرر کر کے فرمایا کہ وہ قیس بن مکشوح اور اس کے یمنی ہمدردوں کے خلاف قبیلہ ابناء کی حمایت کریں اور آس کے بعد حضر موت میں باغیوں کا استیصال کیا جائے

(۵) حضرت خالد بن سعید ابن العاص کو = جو یمن سے ناکام لوٹے تھے انہیں شام میں حمقتین پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا

(۶) حضرت عمرو ابن العاص کو = قبائل قضاعہ اور ودیعہ و حارث کے شوریدہ سر باغیوں پر

(۷) حضرت حذیفہ بن محصن علضانی کو = عمار کے اہل دَبا کی بغاوت فرو کرنے پر

(۸) حضرت عرفجہ بن ھرثمہ کو = قبیلہ مہرہ کی سرکشی مٹانے کے لئے

(۹) حضرت طریفہ بن حاجز کو = بنی سلیم اور قبیلہ ھوازن کے خلاف نبرد آزمائی کی غرض سے

(۱۰) حضرت سُوید بن مقرن کو = تہامہ یمن کے باغیوں کی سرکوبی کے لئے

(۱۱) حضرت عُلاء بن حضرمی کو = حملہ آوران بحرین کی پامالی کے لئے

اس موقع پر خلیفۃالرسول (حضرت ابوبکرؓ) نے خود مقام ذوالقصہ پر ہر ایک سپہ سالار کو اس کا دستہ

Marfat.com

سپرد کیا اور لشکروں کی روانگی سے قبل جناب
ابوبکرؓ نے ذیل کا اعلام عام لکھوا کر ہر ایک سپہ سالار
کے حوالے کیا جو (اعلام) مرتدین کے نام تھا

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

یہ اعلام ابوبکر خلیفۂ رسول‌اللہ صلعم کی طرف سے ملک کے گم راہی عوام و خواص ہر ایک مسلمان اور مرتد کے لئے ہے

سلامتی ہے اس جویائے ہدایت کے لئے جو مسلمان ہونے کے بعد گمراہی اور تاریکی کی طرف نہیں لوٹا ـــ (اے سامعین !) میں تمہارے سامنے صدق قلب سے اقرار کرتا ہوں کہ خدائے واحد لا شریک کے سوا کوئی معبود نہیں

اشْهَدُ انْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ !

رسول اللہ صلعم پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا اعتراف کرتا ہوں اور اس کتاب کے منکرین کی تکفیر کے ساتھ ان کے خلاف جہاد کا حکم دیتا ہوں بلا شبہ خدا تعالیٰ ہی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا

مُبَشِّراً وَّ نَذِیْراً وَّ دَاعِیاً اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ
سِرَاجاً مُّنِیْراً (۳۳ : ۳۶)

(اے نبی !) ہم نے تمہیں مبشّر جنت اور منذر دوزخ
اور خدا کی طرف دعوت دینے کے لئے بھجوایا آپ روشن
چراغ ہیں

Marfat.com

لِيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

الْكَٰفِرِينَ (۳۶ : ۷۰)

تا کہ نبی ان لوگوں کو دوزخ سے ڈرائے جن کے دلوں
میں ابھی عاقبت کا خوف بھی ہے مگر کافر تو عذاب کے
مستحق ہو چکے ہیں

جس خوش نصیب نے رسول اللہ صلعم کی دعوت قبول کی اور خدا کے ہاں
ہدایت یاب ہوا رسول اللہ ص نے اسے خدا کی راہ سے پھر جانے پر متنبہ فرمایا
اس کے لئے طوعاً یا کرھاً مسلمان ہونا ہی بہتر ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور امت کی نصیحت
کا فریضہ پورا کر گئے جس پر خدا نے اپنی کتاب قرآن میں پہلے سے ان لفظوں
میں وضاحت فرما دی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُم مَّيِّتُونَ (۳۹ : ۳۱) اور
فرمایا ذات صمدیت نے !

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَإِن مِّتَّ

فَهُمُ الْخَٰلِدُونَ (۲۱ : ۳۵)

اے نبی ہم نے تجھ سے قبل کسی بشر کو حیات دوام نہیں
بخشی اگر تجھ پر موت وارد ہونے کو ہے تو یہ بھی سدا زندہ
نہ رہیں گے

۱۔ اے نبی ! آپ اور آپ کے مخاطبین سب پر موت وارد ہونے کو
ہے : (مترجم)

Marfat.com

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ

وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا

وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ (۳ : ۱۴۴)

محمد (صلعم) فائز برسالت ہی تو ہیں (نہ کہ خدا ہیں) ان سے قبل بے شمار رسول آئے اور چل بسے اگر محمد (صلعم) پر موت وارد ہو یا قتل کر دیئے جائیں تو اے لوگو! تم دین سے برگشتہ ہو جاؤ گے؟ اگر تم ایسا کروگے تو خدا کو نقصان نہ دو گے! اور توحید پر شکر گزاروں کا معاوضہ خدا کے ہاں موجود ہے

پس!

جو شخص محمد (صلعم) کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ (جناب) محمد واقعی دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور جو شخص خدائے وحدہ لا شریک کا عبادت گذار ہے اللہ تعالیٰ اس کو اجر دینے کا منتظر ہے جو (اللہ) خود زندہ ہے اس ہی نے دوسروں کو زندگی بخشی خدا تعالیٰ پر موت وارد نہیں ہو سکتی موت تو کیا اس پر نیند اور اونگھ بھی طاری نہیں ہو سکتے وہ تمام کائنات کا نگران ہے اور دشمنوں سے انتقام لینا اس کے لئے آسان ہے

میری نصیحت

سنو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو تمہارے نبی صلعم نے تمہارے لئے جو دعائیں کیں اور بشارات دی ہیں تم ان کے مستحق رہو

Marfat.com

خدا کی راہ پر قائم اور دین سے وابستہ رہنا چاھئے ورنہ جس کسی کو اللہ گمراہ کرے آسے کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور جسے وہ معاف نہ کرے آسے سزا سے دو چار ہونا ہی ہے اس کی اعانت سے محروم رہنے پر تباہی لازم ہے جسے وہ کامیابی بخشے وہ کامیاب اور جسے وہ خود سے دور کرے وہ گم کردہ راہ ہے

وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِی وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ

تَجِدَ لَھُمْ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِہٖ (۱۷ : ۹۷)

جس کی ہدایت یابی میں خدا کا ہاتھ ہی ہو وہ ہدایت یاب ہے اور جس کی دستگیری وہ نہ کرے اس کا کوئی حامیتی اور رہبر نہ پاؤ گے

توحید قبول کرنے کے بغیر دنیا کا کوئی عمل قبول نہ ہوگا اور آخرت میں گناہوں کے عوض کوئی ہدیہ یا بدل منظور نہ کیا جائے گا

مجھے خبریں ملی ہیں تم میں سے ایسے لوگوں کے دین سے لوٹ جانے کی ، جو اسلام کا اقرار کر چکے تھے یہ لوگ خدا کی بے فرمانی ، جہالت نفس اور شیطان کے دھوکے میں آ گئے ہیں

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوا

اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ

اَفَتَتَّخِذُوْنَہٗ وَذُرِّیَّتَہٗ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ

ھُمْ لَکُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا (۱۸ : ۵۰)

Marfat.com

دیکھو ! جب ہم نے فرشتوں سے آدمؑ کے حضور اطاعت کے لئے کہا تو ابلیس کے سوا سب نے آدمؑ کی تعظیم کی ابلیس فرشتہ نہ تھا جن تھا اس نے حکم خداوندی سے انکار کیا

اے مسلمانو اگر تم ابلیس اور اس کے چیلوں کو اپنا دوست بناؤ گے اور مجھ (خدا) کو چھوڑ بیٹھو گے تو ابلیس تمہارا ظاہری دشمن ہے جو لوگ اسے دوست بنائیں وہ ظالم ہیں اور ان کا بدلہ بھی بہت خراب ہی ہے

اور

اِنَّ الشَّیطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ (۳۵ : ٦)

دیکھو ! شیطان جو تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھو اس کی ہم نوائی تو لوگوں کو دوزخ میں دھکیلنے کا ذریعہ ہے

سنیے !

میں آپ کی طرف فلاں صاحب کو لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیج رہا ہوں یہ لشکری بڑے ستودہ صفات منش ہیں ان میں کچھ مہاجر اور کچھ انصار ہیں بعض تابعین ہیں میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ تلوار کی زبان سے گفتگو کا آغاز نہ کریں پہلے وہ اللہ کی طرف آنے کی تلقین کریں جو شخص دل اور زبان سے یہ دعوت قبول کرنے کے ساتھ اپنے اطوار کی

اصلاح پر مائل ہو ہماری طرف سے اس کے لئے تسلیم و رضا کے ساتھ دست اعانت بھی حاضر ہے لیکن اس دعوت سے انکار کرنے والے کے لئے حکم دے دیا گیا ہے کہ اس سے مقاتلہ کیا جائے اور جو سامنے آئے اسے فی النار کر دیا جائے اس کی عورتیں اور بچے قید کر لئے جائیں اور ان سے اسلام کے سوا کوئی فدیہ قبول نہ ہو جو شخص اس ہدایت پر عمل کرے اس کے لئے بہتر ہے اور منکر ہدایت اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا

میں نے اپنے ہر ایک لشکر کے سر براہ سے کہہ دیا ہے کہ میرا یہ فرمان مجمع عام میں سنائیں ان لوگوں کے جمع کرنے کے لئے اذان پکاریں اگر اذان پر وہ خود بھی اذان کہیں تو ان کے قتل سے ہاتھ روک لیں اور اگر وہ اذان نہ کہیں تو ان کے تباہ کرنے میں عجلت سے کام لیں

اذان کے بعد ان سے صدقات طلب کریں اگر اس سے انکار ہو تب بھی ان کی تباہی میں توقف نہ کیا جائے اگر وہ صدقہ ادا کرنے پر آمادہ ہوں تو ہمارا سپہ سالار ان پر مناسب تحصیلدار مقرر کر دے

(۲۸۳)

اعلام بنام سپہ سالاران عساکر خلافت برائے استئصال مرتدین

مکتوب نمبر ۲۸۲ کے مطابق مرکز (خلافت) کے نامہ بر مرسل الیہم کی طرف روانہ ہوئے اور ذیل کا فرمان حاضرین میں سے جملہ سپہ سالاران کو دستی عنایت فرما کر روانہ کیا

یہ اعلامیہ ان سپہ سالاران عساکر اسلامیہ کے لئے ہے جنہیں مرتدین کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل احکام پر مشتمل ہے

۱- سپہ سالار اپنے علانیہ اور خفیہ تمام امور میں خدا سے ڈرتے رہیں

Marfat.com

۲- جو لوگ مسلمان ہونے کے بعد مرتد ہو گئے ہیں اور ان کے دلوں میں شیطانی وسوسے ابھر آئے ہیں تندہی سے ان کی سرکوبی کریں

۳- پہلے ان کے سامنے کلمہ شہادت بیان کریں اور ان کے قبول اسلام پر ان سے ہاتھ روک لیں اگر وہ ارتداد پر جمے رہیں تو انہیں ہر طرف سے گھیر لیں حتیٰ کہ وہ دوبارہ اسلام پر لوٹ آئیں

۴- اور جب وہ از سر نو اسلام قبول کریں تب انہیں ان کی اسلامی ذمہ داری سمجھائیں اور ان کے جو حقوق اسلام پر ہیں ان سے انہیں آگاہ کریں

۵- ان سے زکوٰۃ لی جائے اور جس جنگ میں وہ مسلمانوں کی حمایت کریں انہیں اس میں سے غنیمت کا حصہ دیا جائے ان کے حقوق کے ادا کرنے میں تاخیر نہ کی جائے اور نہ مسلمانوں کو دشمنان اسلام کے ساتھ جنگ جاری رکھنے سے منع کیا جائے

۶- مرتدین میں سے جو شخص اللہ عزوجل کے حکم کی تعمیل کرے اور کلمہ شہادت کا مقر ہو جائے ایسے لوگوں کے خلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے بلکہ ان کے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا جائے

ہماری جنگ ان لوگوں کے خلاف ہے جو خدا سے کفر کرتے ہیں اور اس کی نازل کردہ وحی کے منکر ہیں جس کے اقرار پر ان کے خلاف کوئی کاروائی جائز نہیں اگر ہمارا سپہ سالار ایسے لوگوں کے ساتھ خفیہ بد سلوکی روا رکھے تو اس سے خدا خود سمجھ لے گا

۷- مگر جو لوگ کلمہ شہادت سے گریز کریں انہیں قتل کر دیا جائے گا جہاں ان کا کھوج ملے ان کا تعاقب کر کے انہیں ختم کیا جائے ایسے لوگوں سے اسلام کے سوا کوئی جزیہ یا معاوضہ قبول نہ کیا جائے

مگر اس کے اسلام قبول کر لینے کے بعد کسی طرح تعرض نہ ہو لیکن
انکار پر اُسے قتل کر دیا جائے ایسے لوگوں کو آگ میں دھکیل
دینے سے بھی احتراز نہ کیا جائے

اے سپہ سالاران !

۸- اس قسم کے لوگوں سے یکسوئی کے بعد غنیمت میں ۱/۵ مرکز کے لئے
علیحدہ کرکے ۴/۵ حصہ مجاھدین میں تقسیم کر دیا جائے

۹- سپہ سالاروں کو ھدایت کی جاتی ھے کہ اپنے فوجیوں کو عجلت
اور بے موقعہ لوٹ مار سے باز رکھیں

۱۰- مبادا لشکر میں گھٹیا قسم کے سپاھیوں کو بھرتی کر لیا جائے
ممکن ھے کچھ لوگ جاسوسی کے لئے بھی آئے ھوں جس سے
مسلمانوں کو نقصان پہنچنا ممکن ھے

۱۱- سپہ سالار کو اپنے ماتحت سپاھیوں سے بہتر سلوک کرنا چاھئیے
کوچ اور پڑاؤ دونوں حالتوں میں لطف و عنایت سے پیش آنا لازم
ھے سپاھیوں کے آرام اور جذبات کا خیال رہے روانگی کے وقت
لشکر کے پروں میں فاصلہ رکھنا نہ چاھئیے

۱۲- سپہ سالار اپنے سپاھیوں سے میٹھے بول بولے

(۲۸۴)

بنام سپہ سالاران عساکر اسلامیہ برائے استئصال مرتدین

حضرت ابوبکرؓ نے ذیل کا فرمان اپنے سپہ سالاروں کے نام نافذ
فرمایا

اما بعد ! اس مہم کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ موزوں وہ افراد
ھیں جو نہ تو خود مرتد ھوئے اور نہ مرتدین سے واسطہ رکھا اے دوستو

Marfat.com

آپ بھی اس روش پر قائم رہیے اسی قسم کے افراد کو اپنا مقرب بنائیے اور انہیں مناسب عہدوں پر مختار کیجئے جو عرب مرتد رہ چکے ہیں ان سے دشمن کی لڑائی میں مدد نہ لیجئے

(۲۸۵)

ایضاً بنام

بروایت موسیٰ بن عقبہ

یہ خط مہاجر ابن اُمیّہ کے نام ہے مہاجر نے قبیلہ
بنو کِندہ کی دو ڈومنیوں میں سے ایک ڈومنی کا ہاتھ قلم
کرا دیا یہ ڈومنی رسول اللہ کی توہین میں شعر گاتی پھرتی
اور دوسری (ڈومنی) مسلمانوں کی ہجو گاتی مہاجر
نے اس دوسری کے سامنے کے دو دانت اکھڑوا دئے
اور جس کے ہاتھ قلم کرائے گئے اس کے بارے میں
حضرت ابوبکر رض نے مہاجر کی طرف یہ خط لکھا

تم نے رسول اللہ کی ہجو کرنے والی ڈومنی کا ہاتھ قلم کرا دیا ہے اگر تم نے اسے سزا نہ دی ہوتی تو میں تمہیں اس کے قتل کا حکم دیتا انبیاء اور امتیوں کے ہجو میں سزا مختلف ہے انبیاء کی توہین کا مرتکب اگر مسلمان ہے تو مرتد ہے اور اگر معاہد ہے تو غدار اور محارب ہے!

(۲۸۶)

ایضاً برائے مہاجر بن اُمیّہ

اور دوسری عورت جو مسلمانوں کی ہجو میں شعر گاتی
رہتی اس کے لئے (مہاجر بن امیہ کے نام) یہ خط بھجوایا

مجھے اطلاع ملی ہے کہ جو عورت مسلمانوں کی ہجو میں شعر گاتی پھرتی تم

Marfat.com

نے اس کے سامنے کے دو دانت اکھڑوا دئے ھیں ایسی عورت اگر مسلمان ھو تو اس کے لئے زجر و توبیخ کافی ھے اسے تادیب اور مثلہ سے کم سزا دینا چاھیے اور اگر ذمیہ ھے تو جب اس کا شرک جیسا ظلم عظیم گوارا ھے تو اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی ھجو کونسی بات ھے کاش! میں اس بارے میں تمہیں پہلے سے آگاہ کر سکتا تب تمہیں اس سزا کا خمیازہ بھگتنا پڑتا غصہ میں آ کر کوئی کام نہ کیجئے مثلہ کی سزا نہ دینا چاھیے مثلہ کرنا سخت گناہ اور لوگوں کو اسلام سے منحرف کرنے والا قدم ھے یہ (مثلہ) صرف قصاص کے طور پر جائز ھے

(۲۸۷)
الف

ایضاً برائے مہاجر بن اُمیہ

از مترجم: (نمبر ۲۸۷ الف) کا پس منظر تفصیل کا محتاج ھے یہ خط کندہ کے سردار اشعث بن قیس اور ان کے قبیلہ کے متعلق ھے جس قبیلہ پر رسول اللہ صلعم نے زیاد بن لبید البیاضی انصاری کو تحصیلدار زکوۃ مقرر فرمایا تھا زیاد وھاں پہنچے ھی تھے کہ رسالتمآب نے داعی اجل کو لبیک کہا اور بیعت ابوبکر کے ھاتھ پر ھوئی یہ دونوں خبریں بیک لمحہ اطراف ملک میں پھیل گئیں اشعث کندی کہ شاھان حمیر کی آخری یادگار اور ایک مختصر سے قبیلے کا سربراہ تھا حضرت ابوبکر کے غیر ھاشمی ھونے کے باعث ان کا استخلاف اس کی سمجھ میں نہ آیا دل میں ویسے بھی چور گھسا ھوا تھا وہ برگشتہ سا ھو گیا

Marfat.com

ادھر سرکاری محصل زیاد بن لبید نے ایک کندی نوجوان سے وصول زکوٰۃ میں سختی کی یہ سختی ایک اونٹ کے معاملہ میں تھی جس پر سرکاری شحنہ نے فوراً اپنا نشان کر دیا بات بڑھ گئی کندی اور سرکاری محصل زیاد میں چل پڑی کئی لڑائیاں ہوئیں خود اشعث بن قیس مقابلہ پر نکل آیا مگر وقت نے اس کی مساعدت سے انکار کر دیا ادھر مسلمانوں کے ھاتھ سے کندی نوجوانوں کی لاشوں کے پشتے لگ گئے اشعث اور ان کے محصور ھمراھی سر کے بال کٹوا کر مقابلے کے لئے نکل آئے وقت نے اب بھی ان کی مساعدت نہ کی البتہ ایک موقعہ پر اشعث مسلمانوں کی رسد بند کرنے میں کامیاب ھو گیا مگر غلبہ اس کے مسلمان حریف زیاد کی قسمت میں تھا زیاد بن لبید نے مہاجر بن امیہؓ سے امداد طلب کی یہ موقعہ فریقین کے لئے نازک تھا مگر اشعث ھی کو منہ کی کھانا پڑی

ان معرکوں میں زیاد بن لبید البیاضی کے ھاتھوں کندی بری طرح قتل ھوئے ان کے اکثر افراد قید کر لئے گئے یہ خبریں لمحہ بہ لمحہ مرکز میں پہنچتی گئیں تب خلیفہ وقت حضرت ابوبکر رض نے مغیرہ بن شعبہ کے ھاتھوں لبید کی طرف یہ خط بھجوایا

از مؤلف علام

رسول اللہ صلعم کی وفات کے موقعہ پر آپ کے عمال میں سے زیاد بن لبید البیاضی حضرموت میں تعینات تھے عکاشہ بن محصن کا کندہ کی دو بستیوں ۱- سکاسک اور ۲- سکون پر تقرر تھا

اور مہاجرین لبید بھی کندہ ہی پر تعینات تھے اس موقعہ پر ابوبکر رض نے مغیرہ بن شعبہ کے ہاتھوں مہاجرین آمیہ کے نام یہ فرمان بھجوایا

اگر تم یہ خط پہنچنے تک بنو کندہ پر غالب نہیں آ سکے تو بھی ان سے لڑائی جاری رکھو جو شخص مقابلہ میں آئے اسے قتل کر دو ان کے بچوں کو اسیر بناکر میرے فیصلہ کا انتظار کرو اگر وہ صلح پر آمادہ ہوں تو صلح میں ان کے لئے جلا وطنی پہلی شرط ہو میں پسند نہیں کرتا کہ ایسے مفسدوں کو ان کے وطن میں رہنے دوں انہیں ان کے کئے کی سزا جلا وطنی کی صورت میں ملنا چاہیے

۳۸۷ / ب

از مترجم : مؤلف علام نے حضرت رسول علیہ والسلام کا خطبۂ حجۃ الوداع اس مقام پر نقل فرمایا ہے ہم بھی ان کے تتبع کے پابند ہیں

ع چہ تواں کرد چو فرمودۂ ''بیدل'' باشد! بظاہر یہ خطبہ مقدمہ ہے آیت تکمیل دین کی مانند اور حضرت روحی فداہ صلعم کے ما فی الباب ارشادات و احکام و مراسیل و مواثیق کا !

لیکن یہ خط یا تحریری فرمان نہیں اس نہج کے مطابق بے شمار خطبات اور انفرادی احکام اور بھی ہیں جو اس ذیل میں آ سکتے ہیں مگر نہیں آنے چاہئیں

خطبہ حجۃ الوداع

از مؤلف : ہم رسول اللہ کے وثائق و فرامین کو اس مشہور خطبہ پر ختم کرتے ہیں جو آپ نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے

روز مقام جبل رحمت پر ارشاد فرمایا اور آیهٔ—: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمْ الاسلام دینا

(۵ : ۵) اسی خطبه کے بعد نازل هوئی (مؤلف)

الحمد لله نحمده و نستعینه و نستغفره و نتوب الیه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یهدلله فلا مضل له و من یضلل فلا هادی له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد ان محمداً عبده و رسوله ! ۱

اے بندگان خدا!

میں تمھیں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا هوں اس ذات کی فرماں برداری پر قائم رهو میں اسی ذات کے نام سے خطبه کی ابتدا کرتا هوں جس کی ذات خیر و برکت کا مبدآ ہے

صاحبان!

غور سے سنیے! میں نہیں جانتا که آئنده سال اس مقام پر حج کے لئے آ سکوں یا نه آسکوں!

میں تمہیں نصیحت کرتا هوں

که جس طرح آج (حج کے روز) اور شہر مکه میں فسق و فجور کا ارتکاب حرام ہے اس طرح هر ایک مقام پر ایک دوسرے مسلمان کا قتل اس کا مال اور اس کی توهین بهی فعل حرام ہے

یا الله! تو گواه رهیو که میں نے مسلمانوں کو یه تنبیه کر دی ہے!

سنو! جس کے پاس کسی کی امانت ہے وه اسے ادا کرنے میں پس و پیش نه کرے!

۱۔ اس حصه کا ترجمه محبین رسول صلی الله علیه وسلم کی محبت کی خاطر قلم انداز کر دیا گیا ہے (مترجم)

Marfat.com

اور — !

جاهلیت کی رسم سود خوری ختم کی جاتی ہے قرض دار اصل رقم ادا کرے قرض خواہ اور مقروض دونوں ایک دوسرے سے کم یا زیادہ پر معاملہ نہ کریں اللہ تعالیٰ نے ربا حرام قرار دے دیا ہے میں خود بھی خدا کے اس حکم پر عمل کرتا ہؤا اپنے حقیقی چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود لوگوں کے نام سے ساقط کرتا ہوں

صاحبان !

اسلام لانے سے قبل تم لوگوں سے جو قتل ہوئے ہیں ان کی دیت اور قصاص بھی ساقط کئے جاتے ہیں اس بارے میں اپنے ہم قبیلہ عامر (بن ربیعہ ابن حارث بن عبدالمطلب) کا قصاص معاف کرتا ہوں

اور سنو !

جاهلیت کے مناصب میں سے حرف دو عہدوں

الف : بیت اللہ کی مجاورۃ (تولیّت)

ب : حاجیوں کی سقایۃ (پانی فراہم کرنا)

کے سوا تمام عہدے ختم کرتا ہوں

لیکن ! آج سے قتل میں دیت کا یہ نصاب ہوگا !

قتل عَمَد اور شبہ عَمَد لو : (جس میں لاٹھی یا پتھر سے قتل کیا جائے) اس کی دیت ایک سو اونٹ ہے جو شخص اس سے زیادہ کا مطالبہ کرے وہ جاهلیت کا پرستار ہے

یا اللہ ! گواہ رهیو ! کہ میں نے مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کر دی ہے !

اے صاحبان !

آج سے ملک عرب کے اندر شیطان اپنے پرستاروں سے مایوس ہو گیا ہے لیکن اس کے لئے یہ سہارہ کافی ہے کہ حجاز کے باهر تو لوگ اس کی پرستش سے کنارہ نہ کریں گے بایں صورت کہ مسلمان کہلانے والے بھی آسے اپنے برے اعمال سے آسے خوش رکھیں گے اے مسلمانوں دین کی اس طرح تحقیر تو نہ کرنا

صاحبو !

اب سے مہینوں کا آگے پیچھے کرنا کفر قرار دیا جاتا ہے

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ

يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا

وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ

مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ

وَيُحَرِّمُوا مَا أَحَلَّ اللَّهُ ـ (۹ : ۳۷)

مہینوں کا سرکا دینا بھی ایک کفر مزید ہے جس کی وجہ سے کافر (دین کے رستے سے) گمراہ ہوتے رہتے ہیں ایک برس ایک مہینے کو حلال سمجھتے ہیں ! اور اسی کو دوسرے برس حرام ! اور اس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جو (۴ مہینے) حرام کئے ہیں وہ اپنی گنتی سے اللہ کے حرام کیے ہوئے (مہینوں کو) حلال کر لیں (نذیر احمد)

ابتداء میں خدا نے جب آسمان او زمین کو پیدا کیا تھا زمانہ پھر پھرا

۱- قمری مہینوں میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی ہی رہتی ہے وہی مہینے جو کبھی جاڑوں میں پڑتے ہیں دنوں کا تفاوت ہوتے گرمیوں میں آ پڑتے ہیں تو کبھی ایسا ہوتا کہ امن و ادب کے ۴ مہینے لڑائی کے موسم میں آ پڑتے تو ایسے موقعوں پر مشرکین مہینوں کو اپنی مرضی کے مطابق سرکا دیتے اس کی ممانعت فرما دی گئی کیونکہ لوگوں کو دھوکا ہوتا تھا (حاشیہ قرآن نذیر احمد)

Marfat.com

کے آج پھر اسی نقطہ پر آگیا ہے۱

صاحبان!

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ! (۹ : ۳٦)

جس دن خدا نے زمین اور آسمان پیدا کیے (تب ہی سے) خدا کے یہاں مہینوں کی گنتی کتاب اللہ (لوح محفوظ) میں بارہ مہینے (لکھی چلی آتی ہے) جن میں ۴ مہینے ادب۲ و امن عالم کے ہیں۔

ان ۴ مہینوں میں ۳ مسلسل آتے ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور چوتھا ماہ رجب ہے جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے

یا اللہ! تو گواہ رہیو کہ میں نے مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کردی ہے!

صاحبان!

تمہاری عورتوں کا تم پر حق ہے اور تمہارا حق ان پر ہے تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہاری امانت ——— میں خیانت نہ کریں اور نہ تمہاری غیر حاضری میں ان کے پاس غیر محرم مرد آئیں (تمہارے بالمواجہ کسی کا آنا جانا اور بات ہے) تمہاری عورتوں کو فحش کا ارتکاب نہ کرنا چاہیے اگر ان پر یہ شبہ گذرے تو کچھ دن شوہر کو خواب گاہ میں ان سے علیحدہ بستر لگانا چاہئے ایسی حالت میں عورتوں کی معمولی بدنی سرزنش بھی روا ہے

۱ و ۲۔ دونوں ترجمے مولانا شبلی کی سیرۃ النبی ج ۲ ص ۱٦۱ سے نقل کئے گئے ہیں (مترجم)

Marfat.com

مگر انہیں چھُیل، نہ کر دیا جائے

وہ (عورتیں) اگر نیک چلن بن کر رہیں اور شوہروں کی مطیع فرمان ہو کر رہنا چاہیں تو (اے مردو!) تمہارے ذمہ ان کا لباس اور خور و نوش ہے (اس کے ساتھ) عورتوں کی خیر خواہی بھی تم پر واجب ہے آخر تو وہ تمہاری خدمت گار ہیں ایسی خدمت گار کہ تمہارے گھر کی کسی شے پر حق تملیک بھی انہیں حاصل نہیں وہ صرف اپنی ذات ہی کی مالکہ تو ہیں

دیکھو! تم نے انہیں بطور امانت حاصل کیا ہے اور تمہارے ان سے تعلقات زنا شوئی ایجاب و قبول ہی کے وجہ سے ہوئے ان سے بد معاملگی میں خدا سے ڈرتے رہنا ان کی خیر خواہی تم پر واجب ہے

یا اللہ! تو گواہ رہیو کہ میں نے مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کر دی ہے

صاحبان!

تمام مؤمنین ایک دوسرے کے بھائی ہیں اپنے بھائی کا مال اس کی رضامندی کے بغیر تو لینا نہ چاہیے

یا اللہ! تو گواہ رہیو کہ میں نے مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کر دی ہے

مسلمانو!

ایسا نہ ہو کہ میرے بعد تم آپس میں خون ریزی کرنے لگو! میں تمہاری رہبری کے لئے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (صلعم) کی سنت دونوں باقی چھوڑ رہا ہوں تم جب تک ان دونوں سے متمسک رہو گے گمراہ نہ ہو گے

یا اللہ! تو گواہ رہیو کہ میں نے مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کر دی ہے

۱- یہ تفسیر ہے آیت ـ: وَاهْجُرُوهُنَّ و آخر جوهن :ـ(۴ : ۳۷) کی ترجمہ مولانا ابو الکلام ـ یہ کہ ''ـپھر خواب گاہ میں ان سے علیحدہ رہنے لگو اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) انہیں (بغیر نقصان پہنچائے بطور تنبیہ کے) مار بھی سکتے ہو''

Marfat.com

صاحبان !

تمہارا رب یکتا ہے تم سب ایک باپ آدم کی صلب سے ہو! آدم کی تخلیق مٹی سے ہوئی تم میں وہی شخص اللہ کے نزدیک موقر ہے جو متقی ہو! کسی عربی نژاد کو کسی عجمی پر فوقیت نہیں تفوق تو پرہیزگاری پر منحصر ہے
یا اللہ! گواہ رہیو! کہ میں نے مسلمانوں کو یہ تنبیہ بھی کر دی ہے
ہم نے بیک زبان عرض کیا! بیشک آپ نے یہ احکام بیان فرما دئے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ!

جو لوگ اس مجمع میں موجود ہیں ان پر فرض ہے
کہ یہ نصائح ان لوگوں کے سامنے بیان کریں جو اس وقت
یہاں موجود نہیں ہیں

صاحبان!

خدا وند عالم نے (قرآن میں) جملہ وارثوں کا حصہ متعین فرما دیا ہے اب تو نہ کسی وارث کے لئے مال میں سے علیحدہ وصیت کرنا جائز ہے اور نہ وارث کے ما سوا کسی اور مصرف کے لئے ۱/۳ مال سے زائد کی وصیت کرنا جائز ہے

اپنی کنیز سے پیدا شدہ بچہ کنیز کے مالک سے منسوب ہوگا کسی اور سے نہیں

جو شخص اپنے باپ کے سوا غیر کے ساتھ نسب کا الحاق کرے اور وہ شخص جو اپنے آزاد کردہ آقا کے ماسوا کسی دوسرے شخص سے اپنی تولیت منسوب کرے ان دونوں پر خدا کی اور فرشتوں اور جملہ ابن آدم کی لعنت ہے قیامت کے روز ایسے گناہوں کے بالعوض کوئی معاوضہ یا ھدیہ قبول نہ ہوگا!
والسلام علیکم!

قسم ثانی

خلفائے راشدین کے وثیقے

Marfat.com

Marfat.com

فرامین خلیفة الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۲۸۸)

خالد بن ولید کی طرف

مترجم : خالد بن ولید مرتدین کے استئصال کے درپے رہے جس میں وہ کامیاب ہوئے خلیفہ رسول حضرت ابوبکر رض عرصہ سے عراق پر نیا محاذ قائم کرنے پر مائل تھے کہ سیاسی خطرہ اس طرف سے بھی تھا تب؟

خالد یمامہ میں تھے کہ ابوبکر رض نے ان کی طرف یہ فرمان بھجوایا

"(اے خالد!) اب عراق کی طرف کوچ کیجئے اور مقام فرج الهند کہ آبلّہ کے نام سے مشہور ہے اسے پہلے فتح کیجئے اہل فارس اور ان کے ہاں کے غیر ملکی باشندوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیے"

(۲۸۹)

من جانب خالد بن ولید بنام سپہ سالار سرحد فارس

خالد کو جب خط (نمبر ۲۸۸) ملا تو انہوں نے یمامہ سے (مسمّٰی) ابوالزباذبہ (آزاد یہ) کے ہاتھوں ہرمز سپہ سالار سرحد فارس کے نام مندرجہ ذیل خط بھجوایا

" اگر تم اسلام قبول کر لو تو ہماری جانب سے کوئی تعرض نہ ہوگا

ورنہ تم اپنی ذات اور اپنی قوم کی طرف سے ہماری رعیت ہونے کا قبالہ لکھدو اور ادائے جزیہ کا ذمہ قبول کر لو اگر تم نے اس کی تعمیل نہ کی تو ایک دن خود کو ملامت کئے بغیر نہ رہوگے میں اس قوم کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے حملہ کرتا ہوں جسے موت سے اسی طرح محبت ہے جس طرح تمہیں زندگی سے لگاؤ ہے

(۲۹۰)

اہل حیرہ کے ساتھ خالد کا معاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ معاہدہ ہے خالد بن ولید — اور مسمیان ۱- عدی و ۲- عمرو (پسران عدی) —و— ۳- عمرو بن عبد المسیح اور ۴- ایاس بن قبیصہ و حیری ابن اکال کے درمیان!

(مگر ۱- بروایت ۲- عبیداللہ حیری کی بجائے جبری ہے)

(متذکرہ الصدر پانچوں افراد) حیرہ کے سربراہ ہیں اہل حیرہ نے انہیں اس معاہدہ کے لئے برضا و رغبت منتخب کیا ہے

شرائط معاہدہ یہ ہیں

پانچوں اشخاص سالانہ ایک لاکھ نوے ہزار درہم بطور جزیہ عوام اور اپنے سنہا اور زعدد کی طرف سے مسلمانوں کے حضور پیش کریں البتہ ان کے تارک دنیا اور قلاش درویشوں سے جزیہ نہ لیا جائے گا (بر روایت عبیداللہ—ایضاً الفاظ تارک دنیا کے معنی ہیں قلاش درویش کے)

۱-۲- ابوعبید بن سلام صاحب کتاب الاموال تو نہیں؟ (مترجم)

تب ! ان کی ذمیت اور ادائے جزیہ کے عوض میں ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی حمایت کی جائے گی

اگر ایسے موقعہ پر مسلمان آگے نہ بڑھیں گے تو وہ جزیہ کے حقدار نہ رھیں گے

اور اگر یہ (ذمی) جزیہ ادا نہ کریں گے تو مسلمان ان کی حمایت کی ذمہ داری سے بری ھوں گے!

تاریخ تحریر ماہ ربیع الاول ۱۲ھ

(۲۹۱)

ایضاً فرمان خالد بنام اھل حیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفۂ رسول اللہ صلعم حضرت ابوبکر صدیق ''رضی اللہ عنہ'' نے مجھے حکم دیا ھے کہ میں یمامہ سے براہ راست عراق میں عرب و عجم دونوں قسم کے باشندوں کے ھاں پہنچوں انہیں اللہ عز و جل اور اس کے رسول ''علیہ اسلام'' کی طرف آنے کی دعوت دوں جس پر جنت کی بشارت اور نجات منحصر ھے اگر یہ دعوت وہ قبول کر لیں تو ان کے حقوق ان سے پہلے مسلمانوں کے برابر ھیں اور جو ذمہ واری ان پر ھے وھی ذمہ واری ان پر ھے

میں جب حیرہ میں وارد ھؤا تو میرے پاس ایاس بن قبیصہ طائی اپنے چند رکاب داروں کو مشایعت میں لئے ھوئے آئے میں نے انہیں خدا اور رسول کی طرف بلایا تو یہ انہیں منظور نہ ھؤا تب میں نے ان کے سامنے جزیہ یا جنگ دونوں میں سے کوئی ایک امر پیش کیا تو انہوں نے کہا ھمیں لڑائی کرنا منظور نہیں البتہ اھل کتاب کی مانند ھم جزیہ پر صلح کر سکتے ھیں اور میں نے اسے منظور کر لیا شمار میں ان کی تعداد ۷ ھزار مردوں پر مشتمل تھی اب ان میں (معذور) قابل معافی مردوں کا شمار کیا تو وہ ایک ھزار نکلے آخر ساٹھ

هزار[1] جزیہ تجویز کیا گیا

اور ان پر مندرجہ ذیل پابندیاں عائد کی گئیں

جس طرح یہود اور نصاریٰ پر خدا کا عہد اور میثاق عائد کیا ہے تم بھی ان شرائط کے پابند ہوگے

۱- کسی کافر کی مسلمانوں کے خلاف اعانت مت کرو
۲- مسلمانوں کی مخالفت نہ کرو
۳- ہمارے دشمن کو ہمارے خفیہ راز مت بتاؤ

یہ عہد اس قسم کے ہیں جو خدا تعالیٰ نے پہلے نبیوں کی امتوں سے بھی لئے ہیں!

۴- اگر وہ ان دفعات کی پابندی نہ کریں گے تو ہماری طرف سے بھی ان کی امان دہی کا معاہدہ ختم ہو جائے گا

۵- اور ایفا کی صورت پر جس میں ادائے جزیہ بھی شامل ہے ہم ان کی کسی وقت اعانت اور حمایت میں سبقت سے دریغ نہ کریں گے ہماری فتوحات میں بھی ان کی طرف سے اطاعت و انقیاد اس طرح رہے اور وہ بھی ہماری امان میں اس طرح رہیں گے جس طرح انہوں نے کسی نبی سے عہد و میثاق کیا ہے بشرطیکہ وہ ہماری مخالفت کے درپے نہ ہوں!

اگر وہ ہمارے ماتحت رہیں گے تو ان کے لئے ذمیوں کے سے جملہ مراعات ہوں گے! لیکن وہ کسی معاملہ میں ہماری مخالفت کے درپے نہ ہوں

۱- غالباً درہم ہے نہ کہ دینار کیونکہ فی کس ایک دینار سے زائد جزیہ نہیں اور ان کی تعداد ۲ ہزار ہے (مترجم)

Marfat.com

اور جزیہ مندرجہ ذیل اشخاص پر سے ساقط ہے اور دیگر شرائط!

۱- ان بوڑھوں سے جو کام کاج نہیں کر سکتے
۲- آسمانی سلطانی کے ہاتھوں تباہ شدگان پر سے
۳- جو تونگر غریب ہو کر اپنے ہم مذہب کے امرا کی خیرات پر بسر کرتا ہو!
۴- اسلامی بیت المال سے ان ریاست کی طرف سے ہر سہ قسموں کے عیال کی پرورش کے لئے وظیفے دیے جائیں گے بشرطیکہ وہ مفتوحہ علاقہ سے کسی غیر جگہ منتقل نہ ہوں ورنہ ان کے وظیفے بند کر دئے جائیں گے
۵- اگر ذمیوں کا غلام مسلمان ہو جائے تو اسے مسلمانوں کی منڈی میں نیلام کیا جائے گا اور آخری بولی پر یہ رقم ان کے مالک کو دی جائے گی اس میں کسی قسم کا فریب یا بولی ختم کرنے میں تاخیر اور ادائے قیمت میں مہلت روا نہ رکھی جائے گی

لباس میں

۶- ذمی لوگ فوجی لباس کے سوا جو چاہیں پہنیں البتہ مسلمانوں کی سی پوشش نہ ہو
۷- فوجی لباس پہننے کی صورت میں ان پر مقدمہ چلایا جائے گا اگر وہ عدالت کو مطمئن نہ کر سکے تو اس جرم کے مطابق انہیں سزا دی جائے گی
۸- وہ اپنے ہاں کے سرکاری مسلمان سربراہوں کو مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں
۹- اگر وہ مسلمانوں سے کسی قسم کی اعانت کے طلب گار ہوں خواہ مالی امداد ہو اس سے دریغ نہ کیا جائے گا

Marfat.com

(۲۹۲)

معاهدہ خالد بن ولید باشندگان موضع بانقیا و باروسما اور اُلّیس کے ساتھ

جب حضرت خالد سواد عراق میں ان مواضع تک آ پہنچے تو قریہ بانقیا و باروسما اور اُلّیس (ہر سہ مقامات) کے باشندوں نے ان سے صلح کر لی اور شرائط صلح ابن صَلوبا سے طے ہوئے یہ واقعہ ۱۲ھ کا ہے خالد نے ان سے جزیہ پر معاہدہ کر کے مندرجہ ذیل تحریر ان کے حوالے کر دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من جانب خالد بن ولید بہ طرف[۱] ابن صَلوبا السوادی (مقیم ساحل دریائے فرات)

تم اللہ کی پناہ میں ہو اور جزیہ کے بالعوض تمہارا قتل روک دیا گیا ہے تم نے اپنی ذات ، اہل جزیرہ اور باشندگان موضع بانقیا و باروسما کی طرف سے ایک ہزار درہم جزیہ میں پیش کئے اور میں نے (یہ) قبول کر لئے میرے ہمراہی مسلمان بھی تمہاری اس روش سے خوش ہیں تمہارے لئے اس جزیہ کے بالعوض خدا ، اس کے رسول محمد صلعم اور مسلمانوں کی پناہ ہے

گواہ

ہشام بن ولید

(۲۹۳)

معاهدہ خالد بہ اہل بانقیا و بسما[۱]

خالد کے اہل حیرہ سے معاہدہ کے بعد صلوبا بن نسطونا

۱۔ باروسما اور یہ بسما علیحدہ علیحدہ مقام ہیں (فہرست الاسما والاعلام از مؤلف) (مترجم)

Marfat.com

مالک موضع قس الناطف خالد کے لشکر میں حاضر ہوا اور
موضع بانقیا و بسما کے بارے میں یہ معاہدہ کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریری معاہدۂ امان خالد بن ولید کی طرف سے صلوبا بن نسطونا اور
اس کی قوم کے لئے ہے

۱- تمہیں دس ہزار دینار سالانہ جزیہ دینا ہوگا مگر اس میں خرزہ۱
نہ لئے جائیں گے یہ رقم دولتمند اور غریب دونوں پر ان کی
وسعت کے مطابق عائد ہوگی

(اے صَلوبا !) آپ اپنی قوم کے سردار ہیں اور وہ آپ کی سیادت پر
مطمئن ہیں میں نے اپنے ہمراہیوں کی رضامندی سے آپ پر یہ رقم عائد کی ہے
جس پر آپ کی قوم بھی مطمئن ہے اس رقم کے عوض میں آپ کی امان
اور ہماری طرف سے حمایت دونوں کا ذمہ لیا جاتا ہے جو جزیہ کے عوض
میں ہے اگر جزیہ نہ دو گے تو ہماری طرف سے حمایت نہ ہوگی

گواہان : ۱- ہاشم بن ولید
۲- قعقاع بن عمرو
۳- جریر بن عبداللہ حمیری
۴- حنظلہ بن ربیع

تاریخ تحریر ماہ صفر ۱۲ھ

(۲۹۴)

فرمان خالد بنام رؤسائے فارس

از مؤلف علام : جب خالد سواد عراق کے دو حصوں میں سے

۱- خرزہ وہ ایرانی سکہ ہے جو ایران کے فوجی ملازموں کے سوا رعایا
کے ہر فرد سے بطور ٹیکس لیا جاتا (از متن صفحہ ۳۱۲ بضمن لفظ خرزہ)
(مترجم)

ایک پر غالب آ گئے تب آپ نے رؤسائے فارس و شہریار مدائن کی طرف علیحدہ علیحدہ خط لکھے اس وقفہ میں اہل فارس کے درمیان آردشیر کی موت کی وجہ سے ان کا باہم جھگڑا برپا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من جانب خالد بن ولید بنام شاہان فارس !

اس خدائے برتر کا شکر ہے جس نے تمہارا شاہی نظام درہم برہم فرما دیا تمہارا دجل و فریب کھل گیا اور تم باہم ایک دوسرے کے درپے ہو گئے اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ یہ برتاؤ نہ کرتا تو تمہارے لئے اور زیادہ مصیبت تھی

اب !

اگر تم ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ تو ہمیں تمہاری سر زمین اور رعایا و برایا سے کوئی واسطہ نہیں ! ــ اس حالت میں ہم اپنی فوجوں کا رخ دوسرے سرکشوں کی طرف پھیر دیں گے اور اگر تم مسلمان نہیں ہوتے تو تمہیں ایسی قوم کے سامنے مغلوب ہونا پڑے گا جسے تم ناپسند کرتے ہو یہ قوم موت سے اسی طرح محبت کرتی ہے جس طرح تم زندگی پر جان چھڑکتے ہو

(۲۹۵)

فرمان خالد بنام رؤسائے فارس

از مؤلف : غالباً یہ خط ان میں سے دوسرا ہے جن دو خطوں کا تذکرہ خط نمبر ۲۹۴ میں بالفاظ " و کتب کتابین " سے کیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من جانب خالد بن ولید بنام رستم و سہران اور جملہ سپہ سالاران فارس

Marfat.com

جو شخص خود طالب ہدایت ہو وہ سلامتی کا مستحق ہے

میں تمہارے سامنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَ اِنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

(خدا کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں اور محمد صلعم خدا کے رسول ہیں) کا اعتراف کرتا ہوں

واضح ہو کہ !

خدا کا شکر ہے جس نے تمہاری بادشاہت ختم کر دی اور تم آپس ہی میں ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے تمہاری وحدت پارہ پارہ ہو گئی تمہارا دبدبہ خاک میں مل گیا اور تمہاری حکومت کا تیا پانچا ہو گیا

یہ خط پہنچنے کے ساتھ اپنا ایک معتمد میرے پاس بھیجدو اور ادائے جزیہ قبول کر لو جس کے عوض میں تمہیں پناہ دی جائے گی اگر تم نے سرکشی دکھائی تو اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں میں تم پر ایسی قوم کو ساتھ لے کر حملہ کرنے کو ہوں جو موت سے اسی طرح محبت کرتی ہے جس طرح تم نے زندگی کو سینے سے چمٹا رکھا ہے

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

محررہ ۱۲ ھ

(۲۹۶)

فرمان خالد بنام باشندگان ا عین التمر ایرانیاں

مگر اس خط کی نقل نہیں ملی

(۲۹۷)

فرمان خالد بنام باشندگان الّیسؒ

اور اس خط کی نقل بھی نہیں ملی

Marfat.com

(۲۹۸)

فرمان خالد بطرف باشندگان عانات

جب خالد بن ولید عانات کی بستیوں سے گزرے تو
ایک پادری حاضر ھوا اس نے صلح کی درخواست کی تب یہ
فرمان آپ نے عنایت فرمایا

۱۔ ان کے گرجے اور خانقاھیں منہدم نہ کئے جائیں گے
۲۔ وہ ھماری نماز پنج گانہ کے سوا ھر وقت اپنا ناقوس بجائیں ان پر پابندی نہیں
۳۔ وہ شوق سے اپنی عید پر صلیب کا جلوس نکالیں

ان کی ذمہ داری

۱۔ مسلمان مسافر کی ۳ روز تک ضیافت کریں
۲۔ اور وقت پر مسلمانوں کی جان و مال کی نگہداشت کریں

(۲۹۹)

از طرف خالد بنام اھل نقیب و کوائل

بمثل معاھدہ اھل عانات (نمبر ۲۹۸)
مگر اس کی نقل کہیں بیان نہیں ھوئی

(۳۰۰)

معاھدہ خالد مع اھل قرقیسیا

ایضاً بمثل اھل عانات نمبر ۲۹۸
لیکن نقل اس کی بھی بیان نہیں ھوئی

Marfat.com

(۳۰۱)

معاہدہ خالد مع اہل بہقباذ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان من جانب خالد بن ولید بنام زاد ابن بہیش و صلوبا بن نسطونا

تم دونوں ہماری پناہ میں ہو جس پناہ کے عوض میں تم پر جزیہ واجب الادا ہے بہقباذ اسفل — اور — بہقباذالاوسط جن دونوں کے تم سربراہ ہو ان کے بھی تم ضامن ہو! (عبیداللہ ابن سلام کی روایت میں) ان کی طرف سے لڑائی نہ ہونے کے بھی ذمہ دار ہو)!

۱- تم دونوں کو سالانہ دو لاکھ جزیہ دینا ہوگا

۲- اس کے سوا ہر اس شخص پر جو قوت بازو سے کما سکتا ہے سالانہ ایک ہزار جزیہ علیحدہ ہوگا جیسا کہ بانقیا اور بسما کے باشندوں پر عائد ہوا (در فرمان نمبر ۲۹۲)

جس طرح آپ لوگ مجھ پر اور میرے ہمراہی مسلمانوں پر مطمئن ہیں اسی طرح ہم بھی اہل بہقباذالاسفل — اور اہل بہقباذ الاوسط پر خوش ہیں

۳- ہمیں رقم مقررہ کے سوا تمہارے اموال سے کوئی تعرض نہیں

۵- لیکن آل کسریٰ اور ان کے ندیموں کے اموال بحق خلافت ضبط ہوں گے

گواہان : ۱- ہشام بن ولید

۲- قعقاع بن عمرو

۳- جریر بن عبد اللہ الحمیری

۴- بشیر بن عبیداللہ بن الخصاصیۃ

۵- حنظلہ بن الربیع

نوشتہ ماہ صفر ۱۲ھ

Marfat.com

(۳۰۲)

فرمان ابوبکر بنام خالد

اس دوران میں خالد خفیہ طریق پر حج بیت‌الله کے لئے تشریف لے گئے جس کی اطلاع خلیفة المسلمین ابوبکرؓ کو ہو گئی ذیل کے خط میں اسی کی طرف اشارہ ہے (مؤلف)

یہاں سے یرموک پہنچئے دمان پر ہمارے لشکر کو گھمسان کا رن در پیش ہے مسلمان آپ کی عدم موجودگی سے ہراساں ہیں اور دیکھو ! جس طرح تم اس مرتبہ لشکر کو چھوڑ کر حج کرنے چلے گئے تھے آئندہ ایسا نہ کرنا خدا نے دشمن کے دل میں جس قدر تمہاری ہیبت پیدا کر رکھی ہے اس میں کوئی اور تمہارا حریف نہیں اور جس طرح تم مسلمان فوجوں کے لئے آمید کی کرن ہو کسی اور میں یہ وصف نہیں ابو سلیمان ! دعا ہے کہ تمہاری لگن اور خدا کی طرف سے تم پر عنایت اور زیادہ ہو خدا تمہارے اسلام میں اور استواری بخشے مبادا ! غرور اور تمکنت پر آتر آؤ اس سے تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے اپنے کارناموں پر تکیہ مت کرو عزت اور وقار اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اعمال کی جزا بھی اسی کے قبضہ میں ہے

خلیفة المسلمین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فرامین و وثائق ختم ہوئے

Marfat.com

خلیفہ دوم حضرت عمر کے فرامین

Marfat.com

Marfat.com

(۳۰۳)

بنام سعد بن ابی وقاص

۱- مجھے القا ہوا ہے کہ تمہارے مقابلہ میں دشمن کو شکست ہوگی اس لئے شک کو دل سے نکال کر خشیت اللہ کو جگہ دو

۲- اگر تمہارا کوئی سپاہی کسی فارسی کو اشارے یا اپنی بولی میں امان دے جسے فارسی امان سمجھے تو تم اسے امان ہی قرار دو

۳- میدان جنگ میں باہم ہنسی مذاق سے پرہیز کرتے رہو

۴- دشمن سے جو وعدہ کیا گیا ہو اسے پورا کرو ایفائے وعدہ غدار مخالف پر بھی مؤثر ہوتی ہے اس کے مقابلے میں نقض عہد غلطی سے بھی کیا جائے تو انجام ہلاکت ہے نقض عہد سے تمہاری طاقت کم اور دشمن کی قوت میں اضافہ ہوگا اور تمہاری فتح شکست سے بدل جائے گی

۵- مبادا! تمہارا رویہ مسلمانوں کی ہتک کا باعث ہو یا انہیں کسی صدمہ سے دو چار ہونا پڑے

(۳۰۴)

فرمان نمبر (۳۰۳) کا دوسرا نسخہ

بروایت ابو وائل

ہم (سعد بن ابی وقاص) کی ماتحتی میں خانقین میں تھے جب یہ فرمان وارد ہوا "قلعہ میں دشمن کی فوج کے محاصرہ پر انہیں خدا کے فیصلہ کے نام سے امان مت دو تمہیں خدا کی مرضی کا تو علم ہی نہیں — البتہ اپنے فیصلہ (یا حکم) پر امان دو جس کے مطابق تم مختار ہو"

Marfat.com

یہ بھی دشمن کے لئے امان ھی ھے کہ تم میں سے کوئی شخص دشمن کے سپاھی سے کہ دے

'' مت ڈرو ! ''

یا

'' خوف مت کھاؤ ! ''

یا

'' مطرس ! '' (در فارسی مترس)

کہ الفاظ کا منطوق خدا کے علم میں ھے

(۳۰۵ تا ۳۰۷)

قادسیہ کے متعلق حضرت عمر اور سعد بن ابی وقاص کی خط و کتابت

از طرف حضرت عمر بنام سعد (بر مقام زرودان)

کسی معتمد علیہ کو فرج الہند کی طرف بھیجئے جو وھاں مورچہ لگا لے اگر دشمن تم پر عقب سے حملہ آور ہو تو یہ اسے وھاں روک لے

مؤلف : اس پر سعد نے مغیرہ ابن شعبہ کو ۵۰۰ سو سپاھی دے کر وھاں تعینات کیا ادھر سعد جب قادسیہ (مقام) سے شراف تک آ پہنچے تو حضرت عمر کی طرف اپنے پڑاؤ کی اطلاع لکھی یہ مقام غضّی اور جبانہ کے درمیان تھا

حضرت عمر کا خط یہ ھے

یہ خط پہنچنے پر ان ھدایات پر عمل کرو !

۱۔ تمام لشکر دس حصوں میں تقسیم کیا جائے

۲۔ ھر دس سپاھیوں پر ایک افسر مقرر ھو

۳۔ دس دس سپاھیوں کے دس حصوں (ایک سو) پر ایک بڑا افسر ھو

۴۔ اور انہیں مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کر دو

Marfat.com

(الف) میمنه
(ب) میسره
(ج) قلب
(د) پیدل
(ه) سوار
(و) گشتی دسته

۵- اس معامله میں اکابر صحابه اور مقتدر مسلمانوں سے بھی مشوره کرتے رهو

۶- اب ان پر علیحده علیحده آفیسر مقرر کر کے انهیں مقرره جهتوں میں بهجوا دو

(۸) ان میں جو دسته قادسیه پهنچ جائے وه وهاں پڑاؤ کر لے

(۹) مغیره بن شعبه کو فرج الهند سے واپس بلا لو اور مجهے تمام صورت حال سے آگاه کرو

مؤلف سعد — نے مغیره بن شعبه اور قبائل کے سرداروں کی طرف قاصد بهجوائے سب جمع هو گئے فوج کی گنتی هوئی انهیں شراف هی میں مرتب کر لیا گیا سرداروں کو حکم دیا که اپنے اپنے دسته کو دس دس پر تقسیم کریں تب ان پر سپه سالار متعین کیے گئے اور یهی دستور زمانۂ نبی صلی الله علیه و سلم میں بهی تها ۱

اور حضرت عمر نے اسی اصول کے مطابق دیوان، (وظائف) بهی مقرر کیے

هر ایک دسته پر اکابر صحابه کو افسر مقرر کیا جس میں جنگی مهارت کا خیال بهی تها اسی طرح میمنه ، میسره ، قلب ، راحله اور گشتی دستوں کو

۱- مهاجرین و انصار سے لے کر حجاز و یمن کے شهری اور بدو هر کے لئے سالانه موجب کا رجسٹر تفصیل کتاب فقه عمرؓ میں ملے گی (مترجم)

Marfat.com

مرتب کیا گیا جیسا کہ حضرت عمرؓ کی ہدایات تھیں عمرؓ نے مندرجہ ذیل ماہرین کو بھی سعد کے پاس بھجوا دیا

۱- عبدالرحمٰن بن ربیعہ باہلی ذوالنور کو جمع غنیمت اور تقسیم اموال کے لئے

۲- سلیمان فارسی کو ترتیب لشکر اور راستے بتانے کے لئے

۳- ھلال الہجری کو ایرانیوں کی ترجمانی کے لئے

۴- زیاد بن سفیان کو کتاب معاھدات کے لئے

(۳۰۸)

ایضاً

مقام شراف پر سعد بن ابی و قاص کے نام حضرت عمرؓ کا یہ فرمان پہنچا

۱- شراف سے (فوجوں سمیت) قلب فارس کی طرف کوچ کرو خدا پر بھروسہ رکھو اور ھر مشکل میں اس سے امداد طلب کرو !

اے سعد ! تم اس قوم پر حملہ کرنے کو ھو جو تم سے تعداد میں زیادہ ، اسلحہ میں فائق ، بہادر اور شجاعت پیشہ ھے جن کی بستیاں سر بفلک ھیں قدم قدم پر قدرتی چشمے اور فوجی استحکامات ھیں یہ اگرچہ میدانی علاقہ ھے مگر اس میں دریاؤں اور نالوں کی کثرت سے نقل و حرکت دشوار ھے دیکھو !

۱- مقابلہ کے وقت بلا توقف حملہ کر دو

۲- ان سے کسی قسم کا مباحثہ مت کرو

۳- دشمن بڑا عیار ھے اس کی جنگی چالوں پر نگاہ رکھو

۴- ایسے قوی دشمن پر لگن کے بغیر قابو نہیں پایا جا سکتا اور قادسیہ پہنچنے کے بعد !

Marfat.com

۵- قادسیہ صدیوں سے باب فارس کے درجہ پر ہے یہاں ان کے فوجی استحکامات مضبوط ہیں محل وقوع کے اعتبار سے بھی زرخیز جگہ ہے نقیب کے فرائض وہاں کا پہاڑ ادا کر رہا ہے قادسیہ کے آدھر دریا اور نہریں ہیں دریا پر پل ہے جس پر فوجی استحکامات ہیں تمہیں قادسیہ کی پہاڑی پر جانے والے تمام راستوں پر مورچے لگا دینا چاہئیں

تمہاری فوج کے ایک طرف (آدھر) فارس کا علاقہ ہو اور دوسری جانب صحرا !

۶- تم اپنے مورچے پر ڈٹ جاؤ

۷- دشمن تمہارا فوجی نظم دیکھ کر ایک دم ٹوٹ پڑے گا اگر تم صبر و ثبات سے اپنی جگہ پر مدافعت کرتے رہے تو امید ہے کہ فتح حاصل کرو گے اور تمہاری اس قربانی پر خدا تعالیٰ تم سے خوش ہوگا

۸- دشمن اس مقصد پر شکست کے بعد پھر کبھی دل جمعی سے حملہ نہ کرے گا اور اگر وہ آگے بڑھے گا تو اس کا دل اس کے ساتھ نہ ہوگا

اور اگر تم نے شکست کھا لی تب !

۹- تم وہاں سے ہٹ کر اس صحرا میں آ جانا جس کے طور طریقے تم دشمن سے زیادہ جانتے ہو پھر خدا تعالیٰ لڑائی کا پہلو پلٹ دے گا اور تمہیں فتح نصیب ہو گی

۱۰- دیکھو ! فلاں روز شَراف سے کوچ کر کے مقام عُذَیب الہِجانات اور عُذَیب القوادس کے درمیان پڑاؤ ڈالو اپنے خیمہ کے مشرق اور مغرب دونوں طرف فوجیوں کو ٹھہراؤ !

Marfat.com

(۳۰۹)

ایضاً فرمان عمر بنام سعد درباره احکام متعلقہ قادسیہ

۱- مبادا ناآمیدی کا وسوسہ دل میں پیدا ہو
۲- لشکر میں عزم و ثبات کی تلقین کرتے رہو
۳- آنے والی گھڑی کی آزمایش کے لئے خلوص نیت سے تیاری کرتے رہو
۴- اس راہ میں جان سپاری کو اللہ کی خوشنودی کا وسیلہ اور انعام کا موجب سمجھو !
۵- جو سپاہی ان دونوں باتوں سے خالی الذہن ہوں ان کے قلوب میں یہ جذبہ تازہ کرو کیونکہ خدا کی امداد خلوص نیت کے مطابق ہوتی ہے اور جس انداز سے قربانی کی جائے اسی انداز سے خدا کی طرف سے انعام ملتا ہے
۶- مبادا ! ماتحتوں کو تمہارے ہاتھ سے گزند پہنچے یا ان سے بے انصافی ہو
۷- جس مہم پر تم جا رہے ہو اس کی تکمیل میں غلطی اور سہو نہ ہونے پائے
۸- تم میں سے ہر فرد خدا کی پناہ مانگتا رہے اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ کا ورد کرتا رہے

اور مجھے ان سوالات کا جواب دیجیے؟

۱- تمہاری فوجیں کہاں تک آ پہنچیں ؟
۲- ایرانی لشکر کس مقام پر ہے ؟
۳- ان کا سپہ سالار کون ہے ؟

میں کچھ اور ہدایات بھی لکھنے کو تھا اگر مجھے وہاں کے حوادث کا اور علم ہوتا !

Marfat.com

۴- یہ ضرور لکھو کہ مسلمانوں کا پڑاؤ کس مقام پر ہے ؟
۵- یہ مقام مدائن (پایۂ تخت فارس) سے کتنی دور ہے ؟ یہ جغرافیہ اس تفصیل سے لکھو گویا میں ان مقامات کو موقعہ پر چل پھر کر دیکھ رہا ہوں ؟
۶- مجھے لشکر کے حالات اور ضروریات سے بھی آگاہ کرو ؟
۷- خدا سے ڈرتے رھو اسی سے اعانت اور فتح کی آمید رکھو مبادا اپنی قوت پر فخر کرنے لگو البتہ خدا نے تم سے فتح کا وعدہ ضرور کیا ہے اور وہ اپنے وعدہ کو بھی نظر انداز نہیں کرتا تم سے کوئی ایسا فعل نہ ہونا چاہیے جس سے موجودہ کامیابی اور نصرت خطرے میں پڑ جائے اور تمہارے سوا کوئی اور قوم خدا کی مہربانی کی مورد قرار پائے !

(۳۱۰)

حضرت عمر اور سعد کی قادسیہ کے متعلق خط و کتابت

حضرت سعد کی طرف سے عریضہ ! — (فرمان نمبر ۳۰۹ کا جواب)

" قادسیہ مقام خندق اور عتیق کے درمیان واقع ہے

اس کی بائیں سمت : حیرہ اور اس سے دور تک دونوں طرف سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے

— ایک طرف سمندر ہماری پشت پر ہے اور دوسری سمت دریائے حضوض ہے جو خوزنق اور حیرہ کے درمیان بہتا ہے

اور دائیں سمت میں : ولجہ مقام تک دریا اور ندی آمنڈ رہی ہے میرے یہاں آنے سے قبل اہل سواد میں سے جن لوگوں نے مسلمان افسروں کے ساتھ معاہدے کیے تھے وہ قادسیوں کے دباؤ سے منحرف ہو گئے ہیں

Marfat.com

اس وقت رستم ہمارے مقابلہ میں ہے وہ ہماری اور ہم اس کی قوت توڑنے کے درپے ہیں — معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے مقدر کا لکھا ہو کر رہے گا ہم اپنے لئے خدا سے بہتر انجام کے طلب گار ہیں"

حضرت عمرؓ کی طرف سے جواب

"تمہارا خط ملا مفہوم سمجھا خدا کی امداد کے بھروسے پر اپنے دشمن کے کمزور ہونے تک وہیں پڑاؤ رکھو انجام خدا ہی کے علم میں ہے اگر دشمن کو شکست ہو تو مدائن تک اس کا تعاقب نہ چھوڑیے انشاءاللہ مدائن تمہارے ہاتھوں فتح ہو کر رہے گا"

(۳۱۱)

از سعد بخدمت عمر دربارهٔ فتح قادسیه

واضح ہو کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے اہل فارس پر فتح عطا فرمائی اور انہیں ان کے پہلوں کی مانند شکست سے دو چار کیا مگر طویل اور شدید جنگ کے بعد یہ وقت دیکھنا نصیب ہوا

مسلمان اس فتح کی بدولت ان نعمتوں سے بہرہ مند ہوئے جو نعمتیں ہم میں سے بہتوں نے بھول کر بھی نہ دیکھی تھیں آخر اللہ نے اہل فارس کو ان چیزوں سے مستفیض ہونے سے دور کر دیا اور ان کی بجائے مسلمانوں کے لئے وقف کر دی گئیں ان دنوں مسلمان ساحل دریا پر چہل قدمی کر رہے ہیں کبھی سرسبز و شاداب پہاڑیوں پر مٹر گشت ہے اور گاہے عام شاہراہوں پر گھوم رہے ہیں

افسوس ہے کہ مسلمانوں میں سے سعد بن عُبیدالقاری اور فلاں و فلاں نیز ان کے ماسوا اور ایسے مسلمان کام آ گئے ہیں جن کے نام سے میں واقف نہیں ان کے نام صرف اللہ کو معلوم ہیں جنگ میں کام آنے والے یہ لوگ

Marfat.com

کتنے ستودہ صفات تھے رات بھر قرآن مجید کی تلاوت میں رطب اللسان رہتے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتوں سے چمٹی ہوتی ہیں یہ لوگ شرافت کے مجسمہ تھے جن کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا ان کے بعد جو لوگ زندہ رہ گئے ہیں وہ کتنے برگزیدہ سہی مگر یہ خدا کی راہ میں شہید ہونے کے بغیر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے

(۳۱۳ تا ۳۱۴)

حضرت عمر کا جواب دربارہ بنائے شہر کوفہ

مؤلف: سعد نے حضرت عمر کے حضور فتح کی جو نوید لکھی جواب میں حضرت عمر نے تحریر فرمایا

"(اس) فتح کے بعد کوئی اور شے طلب مت کرو"

مؤلف: اس جملہ کے جواب میں سعد نے اپنی تحریر میں عرض کیا

"یہ فتح پگ ڈنڈی ہے اور میدان تو ابھی آگے ہے"

حضرت عمر کا فرمان

"اس سے آگے قدم مت بڑھاؤ مبادا اہل فارس کا تعاقب شروع کر دو مفتوحہ علاقہ کے قریب مسلمانوں کے لئے دارالہجرۃ اور چھاؤنی بناؤ زنہار میرے اور مسلمانوں کے درمیان سمندر حائل کر دو

مؤلف: اس فرمان پر سعد نے شہر انبار میں پڑاؤ ڈال دیا مگر یہاں رہ کر وہ نڈھال رہنے لگے اکثروں کو تپ نے گھیر لیا سعد نے حضرت عمر کو اس حادثہ سے مطلع کیا تو عمر نے یہ خط بھجوایا

'' عربوں کا مزاج اونٹ کا سا ہے جو آب و ہوا اونٹ کے لئے موزون ہے وہی ان کے موافق ہے بخلاف اس کے بکری سرسبز و شاداب وادی میں خوش رہتی ہے

فوج کے لئے ایسا مقام تجویز کیجئے جس کے ایک طرف سمندر اور اس کے دوسری طرف صحرا ہو''

مؤلف : تب سعد نے وہ مقام تجویز کیا جو آج کوفہ کے نام سے موسوم ہے سعد نے همراهیوں سمیت یہاں پڑاؤ کیا اور مسجد و رهایشی مکانات کے لئے احاطے کھینچ دیے

(۳۱۵)

مسلمان لشکریوں کا عریضہ بحضور عمر رض

یہ عریضہ انس بن حُلَیس کے ہاتھوں بھجوایا گیا

مضمون عریضہ !

سواد (عراق) کے جن باشندوں نے ہمارے ساتھ معاهدہ کیا تھا بعد میں ان میں سے تین مقامات بانقیا بسما اور الّیس کے سوا تمام اپنے معاهدوں سے منحرف ہو گئے تھے اور یہ جواب طلبی پر کہتے ہیں کہ انہیں اهل فارس کھینچ کر میدان میں لے آئے اتنا صحیح ہے کہ انہوں نے ہم پر ہتیار نہیں اٹھائے نہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر کہیں اور آباد ہوئے

(۳۱۶)

حضرت عمر کی طرف سے انس بن حُلَیس کے خط (نمبر ۱۱۵) کا جواب

اللہ تعالیٰ مجبوری کے ہر معاملہ میں رخصت کو ملحوظ کراتا ہے مگر

دو معاملات میں رخصت (رعایت) نہیں

الف : عدل

ب : یاد خدا

انصاف کرتے ہوئے ایک کو ترجیح اور دوسرے کو نظر انداز کرنا جائز نہیں اپنے بیگانے دونوں کے لئے ایک ہی ماپ تول ہونا چاہیے انصاف دیکھنے میں نرم ہے مگر نفوذ میں قوی اور جور و باطل کے اندسال میں مؤثر ہے اور اگر وہ (انصاف) دیکھنے میں بھی قوی ہو تو کفر کے حق میں بے حد مؤثر ہو جاتا ہے

کہنا یہ ہے کہ

باشندگان سواد عراق میں سے جو لوگ اپنے وعدہ پر رہے اور تمہارے دشمن کی مدد بھی نہ کی ان کے لئے تمہاری طرف سے امان ہے مگر وہ تمہیں جزیہ ادا کریں

لیکن جو لوگ خود کو مجبور کہتے ہیں یا وہ لوگ جو اپنا گھر بار چھوڑ کر دوسری جگہوں پر جا بسے ہیں ان کے بارے میں تم جو چاہو کرو انہیں معاف کر دو یا انہیں فارس میں بھجوا دو !

(۳۱۷)

سعد بن ابی وقاصؓ کا دوسرا عریضہ

سواد کے غیر مسلم باشندے جو لڑائی کے موقع پر اپنی بستیوں سے نکل گئے تھے ان میں سے ایک گروہ واپس لوٹ آیا یہ گروہ اپنے معاہدے پر قائم رہا اور ہمارے دشمن کے ساتھ ہو کر ہم سے جنگ نہیں کی ان کے ساتھ ہمارا جو معاہدہ تھا اسے ہم نے پورا کر دیا ہے !

دوسرا گروہ جو مدائن میں پناہ گیر ہؤا اس میں سے بھی ایک حصہ ہمارے خلاف میدان میں نہیں آیا — اور ان کا دوسرا گروہ ہمارے خلاف مجبور

Marfat.com

کر کے لایا گیا اور اس گروہ نے کسی نہ کسی طرح خود کو ہمارے حوالے کر دیا!

امیرالمؤمنین! یہاں کی مفتوحہ اراضی کا کہیں اُور چھور نہیں اس کے اصل باشندے ادھر آدھر بکھر گئے ہیں اور مسلمان قلیل تعداد میں ہیں جن مفتوحین سے ہمارا معاہدہ ہؤا ہے غنیمت ہے کہ ان کی تعداد ہنوز کافی ہے اگر ان کے ساتھ لطف و کرم کیا جائے تو ملک پھر سے آباد ہو سکتا ہے اس بارے میں کیا حکم ہے؟

(۳۱۸)

حضرت عمرؓ کا جواب — بنام سعد

اہل سواد میں جو لوگ اپنے گھروں میں چپکے بیٹھے رہے اگرچہ وہ کسی معاہدہ میں شریک نہیں چونکہ وہ تمہارے خلاف لڑائی میں شامل نہیں ہوئے ان کا معاملہ وہاں کے عام ذمیوں کا سا ہے اسی ذیل میں وہاں کے کسان شمار ہوں! اور ان کے سوا ہر وہ شخص جو تمہارے خلاف لڑائی میں شامل نہیں ہؤا آپسے بھی اسی ذیل میں رکھئے

ان میں سے غلط بیانی کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک خود چاہو وہ کرو!

جو لوگ تمہارے خلاف دشمن کے معاون ہوئے یا اپنا گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ان کے بارے میں بھی تمہیں اختیار ہے اگر چاہو تو انہیں ان کے گھروں میں پھر سے آباد کر دو اور ان کے ساتھ ذمیوں کا سا معاملہ کرو! وہ اسے بھی گوارہ نہ کریں تو ان کا متروکہ باعم غنیمت میں تقسیم کر لو!

Marfat.com

(۳۱۹)

سعد کا دوسرا خط (بخدمت امیرالمؤمنین عمرؓ بن الخطاب)

مضمون—

قادسیہ اور بہرشیر دونوں کے وسط میں خونریزی کے بعد ہم نے بہر شیر پر قبضہ کر لیا ہے وہاں کے باشندوں نے ہم سے کوئی تعرض نہیں کیا میں نے چاروں طرف سرکاری گھڑ سوار دوڑا دئے جو نواحی بستیوں اور پہاڑیوں میں دبکے ہوئے کسانوں کو سمیٹ کر بہر شیر میں لے آئے ہیں ان لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟

(۳۲۰)

خط نمبر ۳۱۹ کا جواب من جانب امیرالمؤمنین عمرؓ

ان میں سے ایسے کسانوں کے لئے جنھوں نے تمہارے خلاف جنگ میں اقدام نہیں کیا ان کے لئے امان ہے

اور جو لوگ تم سے لڑے ہیں ان کے ساتھ تم جو مناسب سلوک چاہو کرو!

(۳۲۱-۳۲۲)

نمبر ۳۱۹ کا جواب من جانب امیر المؤمنین عمرؓ

مؤلف: سعد نے مدائن کی نواحی بستیوں کے بکھرے ہوئے ایرانیوں کو مدائن میں جمع کیا جو گنتی پر ایک لاکھ تیس هزار سے زائد تھے ان میں ایک لاکھ کے سوا باقی سب لوگ گھر بار والے تھے سعد نے ان میں سے ہر ایک کے عمل کے مطابق انہیں تین قسموں میں تقسیم کر کے عمر سے ان کی بابت پوچھا

Marfat.com

حضرت عمر رض کا جواب

۱- جو کسان اپنے گھروں ہی میں رہے ان کے اموال سے تعرض مت کرو

۲- اور ان میں سے جو کسان چلے گئے یا دشمن کی حمایت میں تم سے لڑے اور آج وہ تمہارے رحم و کرم پر ہیں ان کے ساتھ وہ سلوک کرو جو تم نے سواد فتح کرنے پر وہاں کے کسانوں سے کیا تھا

۳- ان دونوں قسموں کے سوا جو نیا معاملہ پیش آئے اس میں میری ہدایت پر عمل کرنا!

(۳۲۳-۳۲۴ء)

سعد کا جواب بخدمت حضرت عمر رض

"لیکن ان مفتوحین میں جو لوگ کسان نہیں ان سے کیا سلوک کیا جائے ؟"

حضرت عمر رض کا جواب

۱- ان میں سے جو لوگ کسان نہیں اور ان پر تقسیم بھی لاگو نہیں ہوئی ان کا معاملہ تمہاری صواب دید پر موقوف ہے

۲- مگر جو لوگ تم سے لڑائی میں مغلوب ہونے کے بعد اپنی اراضی چھوڑ کر بھاگ گئے تو ان کی اراضی ریاست کی ملکیت ہے

۳- اور اگر تم نے ایسے لوگوں کو خود یک جا کرکے انہیں ذمی قرار دے دیا ہے تو اب وہ ذمی ہی رہیں گے

۴- اور اگر یہ لوگ تمہاری دعوت پر واپس نہیں آئے تو ان کا متروکہ تمہارے لئے مال غنیمت ہے

Marfat.com

(۳۲۵)

فرمان عمرؓ بنام سعد بر تقریب فتح عراق

آپ کا یہ خط ملا کہ مسلمان فاتحین عراق اب سے تقسیم غنیمت کے درپے ہیں

جواب یہ ہے کہ!

۱- لشکریوں نے جس قدر منقولہ مال جمع کیا ہے آسے شرکائے جنگ پر تقسیم کر دیا جائے

۲- مگر سواد کی اراضی اور دریاوں پر وہاں کے قدیم باشندوں ہی کو کاشت کے لئے بحال رکھا جائے

اس (نمبر ۲) سے مقصد یہ ہے کہ ذرائع پیداوار اور ان کی آمدنی ہمارے اور آپ کے بعد آنے والے مسلمانوں کے لئے بر قرار رہے جس کے آج تقسیم کر لینے سے آمدنی کے یہ سوتے بعد میں آنے والوں کے لئے خشک ہو جائیں گے!

سعد!

آپ کو یاد ہونا چاہئے کہ فتح سواد پر متوجہ ہونے سے قبل میں نے حکم دیا تھا کہ حملہ سے پہلے وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت دی جائے جو شخص مسلمان ہو جائے وہ اور دوسرے مسلمان دکھ سکھ دونوں میں مساوی ہیں اور ان نو واردان اسلام کو بھی غنیمت میں برابر کا حصہ دار قرار دیا جائے

مگر اہل سواد میں سے جو لوگ لڑائی کے بعد اسلام لائے ہوں وہ بھی دکھ سکھ دونوں میں عام مسلمانوں کے مساوی ہیں اس گروہ کے اموال پر مسلمان فوج قابض ہی ہو چکی ہے ۱ اس بارے میں میرا یہی حکم ہے

۱- اس لئے مال واپس نہیں ہو سکتا غنیمت میں اموال کی واپسی کا یہ اصول غزو حنین سے شروع ہؤا اور آخر تک قائم رہا (مترجم)

Marfat.com

(۳۲۶)

امیرالمؤمنین عمر رض کا فرمان بنام اهل بصره

(دربارۂ تقرر صوبه داریِ ابو موسیٰ اشعری)

۱- حضرت ابو موسیٰ اشعری اکابر صحابه میں سے هیں اور جن ۶ صحابه نے کتاب و سنته میں ملکه حاصل کیا ان میں ۶ وین (ابو موسیٰ) هیں بقیه پانچ یه حضرات هیں

۱- حضرت عمر رض
۲- حضرت علی رض
۳- حضرت ابی بن کعب رض
۴- حضرت عبد الله ابن مسعود
۵- حضرت زید بن ثابت رض

حضرت ابو موسیٰ ریاست کی طرف سے تیس سال تک مختلف شعبوں پر افسر اعلیٰ کی حیثیت سے متعین رہے

اهواز، فارس اور کرمان ان کی فتوحات سے هیں عهد عثمان میں امیرالمؤمنین کے اصرار سے کوفه کی گورنری قبول فرمائی مگر حضرت علی رض کی خلافت کے پہلے سال گورنری سے محروم کر دئے گئے بایں همه صفین میں جناب علی کی طرف سے تحکیم پر آپ کو مختار قضاة رکھا گیا

حضرت عمر کے عهد میں بصره کی قضاة بھی ابو موسیٰ کو تفویض تھی حضرت عمر کا وه مشهور اور مفصل فرمان انهی ابو موسیٰ اشعری کی طرف هے جو دستور ریاست اور فیصله جات میں فصل الخطاب کے درجه پر تسلیم کیا گیا هے یه خط نمبر ۳۲۷ پر هے (مترجم)

Marfat.com

اے باشندگان بصرہ !

واضح ہو کہ !

میں نے ابو موسیٰ کو تم پر گورنر مقرر کیا ہے اور انہیں ان امور میں پابند کر دیا گیا ہے

۱- کمزوروں کی داد رسی
۲- تمہارے دشمنوں سے مقابلہ
۳- تمہاری تکلیفوں میں کفالت
۴- اموال غنیمت کی نگرانی ۔ اور تقسیم
۵- اورآپ لوگوں کی صحیح رهنمائی

(۳۲۷)

فرمان عمر رض بنام ابو موسیٰ اشعری

''المشہور بہ کتاب سیاست و قضایا و طریق حکومت''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من جانب عبد اللہ عمر امیرالمؤمنین—بنام عبد اللہ ابن قیس (ابو موسیٰ اشعری)

سلام علیک!

واضح ہو کہ !

پیش آمدہ مقدمات میں صحیح فیصلہ قرآن کا مقررہ کردہ فرض اور سنتہ نبوی کا قابل تمسک فریضہ ہے

اس طریق سے کہ !

۱- دوران ساعت میں مقدمہ پر خوب غور کرو
۲- جو فیصلہ نافذ نہ ہو پائے اس کا حکم بے معنی ہے

Marfat.com

۳۔ اهل مقدمه میں بر سر اجلاس کسی گروہ یا فرد کے ساتھ امتیاز
مت رکھو جس سے مقتدر گروہ یا فرد تم سے اپنے بارے میں
رعایت کا متوقع ہو جائے اور کم درجه فرد یا فریق تمہاری طرف
سے بے انصافی کا خوف دل میں بٹھا لے

۴۔ مدعی سے اس کے دعویٰ پر شہادت طلب کرو

۵۔ اور مدعی کے انکار شہادت پر مدعاعلیه سے حلف[۱] لو

٦۔ عدالت میں مسلمان اهل معامله کے درمیان مصالحت کی کوشش کرنا
جائز ہے
مگر صلح میں جائز اور ناجائز کا امتیاز قائم رہے

نظر ثانی

٦۔ هر ایک فیصله (تجویز) پر بعد میں نظر ثانی جائز ہے اس لئے که
صداقت ازلی ہے اس کے خلاف قائم رہنے سے اس کی طرف رجوع
بہتر ہے

۷۔ ایسے مقدمات بھی پیش هو سکتے هیں جن میں فی الوقت کتاب
و سُنته سے رهبری نه هو سکے

(الف) ان مقدمات کے لئے دوسرے دوسرے نظائر سے مدد حاصل
کرو

۱۔ مدعی کے انکار شہادت پر مدعاعلیه سے حلف لینا صدیوں سے محل
نظر ہے امام ابن القیم نے اپنی مشہور کتاب الطرق الحکمیه میں اس سے
ان معنوں میں انکار کر دیا ہے که اب مسلمانوں میں دیانت اس حد تک نہیں رهی
که وه هر معامله میں سچا حلف لیں راقم مترجم بھی یہی کہتا ہے که اب
مدعاعلیه سے اس کے انکار پر حلف نه لیا جائے بلکه مروجه طریق پر اس کے
انکار کا ثبوت طلب هو : (مترجم)

(ب) یا قیاس١ واجتہاد سے کام لو

٨- مدعی اپنا ثبوت یا گواہ پیش کرنے کے لئے تاریخ مہلت کی درخواست کرے تو اسے یہ موقع دیا جائے

٩- اس کے بعد اگر وہ لیت و لعل کرے تو اس کے خلاف فیصلہ نافذ کر دو اس طرح ظلم و ستم کے داغ مٹ جائیں گے اور فریقین کے لئے فیصلہ پر اعتراض کا راستہ بند ہو جائے گا

١٠- شہادت میں ہر ایک برابر٢ ہے
مندرجہ ذیل افراد کے سوا کہ گواہ
(الف) سزا یافتہ نہ ہو
(ب) پیشہ ور (گواہ) نہ ہو
(ج) ایسا موالی نہ ہو جو اپنی غلامی کی نسبت اصل آقا کے سوا دوسروں سے کرتا ہو
(د) نہ وہ آزاد٣ جو اپنی خاندانی نسبت اور خاندان یا فرد سے کرے

١- یہاں قیاس و اجتہاد سے مراد عقل و دانش کے ساتھ اصطلاحی قیاس و اجتہاد مراد نہیں جس میں بعض قسم کے قیاس کو غلط اور فاسد قرار دیا گیا ہے مصطلحہ اجتہاد کی بحثیں علمائے فقہ کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے واضح ہوتی ہیں : (مترجم)

٢- بعض علماء کے نزدیک غلام کی شہادت آزاد سے کم درجہ پر ہے اور بعض علماء اس کی شہادت کے آزاد سے ہم پلہ ہونے پر روایت حدیث میں اس کے آزاد سے برابر ہونے پر اسے برابری کا درجہ دیتے ہیں : (مترجم)

٣- اس کی صورت یہ ہے کہ ایک موالی قبیلہ (الف) کے ایک فرد کا غلام تھا الف نے اسے آزاد کر دیا لیکن قبیلہ ب شہرت میں الف سے برتر ہے یہ آزاد شدہ غلام خود کو الف سے نسبت کی بجائے ب سے منسوب کرتا ہے چونکہ یہ غلام کاذب ہے اور کاذب کی شہادت ناقابل قبول ہے اسی طرح فرد آزاد جو اپنے خاندان یا ابویت کی نسبت اصل کی بجائے غیر سے کرتا ہے یہ آزاد بھی ناقابل قبول شہادت ہے : (مترجم)

Marfat.com

یاد رہے کہ انسان کوئی فریب کیوں نہ کرے خدا تعالیٰ حقیقت سے آگاہ اور انسانوں سے در پردہ برائیوں کا معاملہ اس کے ھاتھ میں ھے اگرچہ مقدمات کا فیصلہ ظاھری شہادت ھی پر موقوف ھوتا ھے

دوراں سماعت میں عدالت کا رویہ

۱۱- زنہار عدالت میں اھل معاملہ کے ساتھ ترش روئی سے پیش آؤ یا ان کا بیان سننے سے گھبرا جاؤ یا کسی فرد کے ساتھ سخت کلامی کرو

حاکم اگر بر سر اجلاس انصاف و صداقت قائم رکھنے کی کوشش کرے تو خدا کا انعام اور عوام میں اچھی شہرت حاصل کر سکتا ھے

والسلام علیک !

(۳۲۸)

ایضاً از حضرت عمر رض بنام ابو موسیٰ اشعری

۱- واضح ھو کہ عوام اپنے بادشاہ سے دور رھتے ھیں خدا کی پناہ اگر میں اور آپ ایسی کورانہ روش اور کینہ توزی پر گام زن ھوں (جس سے عوام ھم سے دور رھیں)

۲- روزمرہ عدالت کیجئے اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے ھو

۳- اگر ایک وقت دو ایسے امر پیش ھوں کہ ایک میں عاقبت اور

Marfat.com

دوسرے میں دنیا کا سود و بہبود ہے تو عاقبت کو ترجیح دیجئے
دنیا فنا ہونے والی ہے اور عاقبت کو دوام حاصل ہے

۴- بد کردار لوگوں پر پوری نگرانی رکھئے

۵- مسلمان مریضوں کی عیادت میں کوتاہی نہ کیجئے

٦- ان کے جنازہ میں شرکت کیجئے

۷- عوام کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھئے اور ان کے معاملات میں ذاتی طور پر بھی دلچسپی لیتے رہئے آپ بھی تو انہی میں سے ایک فرد ہیں البتہ ان کے مقابلہ میں آپ کی ذمہ داری کہیں زیادہ ہے

اے ابو موسیٰ !

۸- مجھے آپ اور آپ کے اہل بیت کی عوام کے مقابلہ میں خوش لباسی، پر تکلف کھانوں اور اعلیٰ سواری کی اطلاع ملی ہے اس سے بچتے رہئے کہ مویشی کی مانند ہری ہری دوب سے پیٹ بھرتے رہنا خود کو فربہ بنانا ہے اور فربہی کا نتیجہ آخر میں برا ہوتا ہے

۹- حاکم کی کج روی کے اثر سے رعیت بھی اسی قسم کی ہو جاتی ہے بد بخت ہے وہ حاکم جس کی وجہ سے عوام بد بخت ہو جائیں

والسلام

(۳۲۹)

فرمان حضرت عمر رض بنام معاویہ بن ابو سفیان

درباره سماعت مقدمات

واضح ہو کہ فصل مقدمات کے بارے میں تمہیں ۵ امور کی ہدایت

Marfat.com

کرتا ہوں جس میں تمہارے لئے بہتری ہے اور میری اس میں ذاتی غرض نہیں

۱- مدعی سے شہادت لو

۲- اور مدعی کے انکار شہادت پر مدعاعلیہ سے صاف اور قطعی حلف لو

۳- اہل معاملہ میں کمزور فریق کے ساتھ ایسی نرمی اختیار کئے رکھو جس سے وہ آپ کے انصاف کی توقع کر سکے اور (وہ) اپنا مقدمہ بلا خوف و ہراس پیش کر پائے

۴- اہل معاملہ میں سے غریب الوطن افراد کے ساتھ التفات برتو ورنہ وہ اپنا حق چھوڑ کر اُلٹے پاؤں لوٹ جائے گا اگر حاکم اس کی طرف دیکھنے کی زحمت تک نہ کرے تو وہ اپنے دعویٰ سے دستبردار بھی ہو سکتا ہے

۵- فریقین میں اس وقت تک صلح کی کوشش کرتے رہو جب تک حقیقت واضح نہ ہو جائے

(۳۳۰)

فرمان حضرت عمر رض بنام امیر لشکر نُعمان بن مُقَرّن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف عبد اللہ عمر امیر المؤمنین بنام نُعمان بن مُقَرّن

سلام علیک!

۱- خدائے واحدہ لا شریک کی حمد و ثنا کے بعد یہ کہ مجھے عجمیوں کے نہاوند میں لشکر جرار کے ساتھ جمع ہونے کی اطلاع پہنچی ہے

Marfat.com

۲۔ میرا یہ خط پہنچنے پر اپنے همراهی فوج کو خدا کے امر اور اس کے بھروسے پر لے کر نہاوند کا رخ کر لو

۳۔ اپنی فوج کو دشوار گزار راستوں پر نہ لے جانا انہیں تکلیف هوگی ان کے آرام اور قیام کا خیال رکھئے مبادا فوج کو گھنے نشیبی جنگل کی راہ پر ڈال دو میرے لئے ایک مسلمان کی قیمت ایک لاکھ دینار سے زیادہ هے

والسلام علیک !

(۳۳۱)

معاهدہ نُعمان بن مُقرِّن بہ اهل ماہ بہر اذان

(وهاں کے ذمیوں کے لئے !)

۱۔ ان کے اموال ، نفوس اور اراضی هر ایک پر ان کا قبضہ بدستور تسلیم کیا جاتا هے

۲۔ انہیں نہ تو ان کے دین سے هٹایا جائے گا اور نہ ان کی شریعت سے تعرض کیا جائے گا

۳۔ انہیں هر سال ایک مرتبہ جزیہ ادا کرنا هوگا یہ جزیہ همارے مقرر کردہ امیر کو پیش کرنا هوگا جزیہ کے عوض ان کی حمایت کی جائے گی

۴۔ جزیہ کے مکلف صرف بالغ مرد هوں گے

۵۔ جزیہ هر فرد کی وسعت مالی کے مطابق هوگا

۶۔ انہیں نو وارد مسافروں کی رهبری کرنا هوگی

۷۔ گذر گاهوں کی درستی اور حفاظت بھی ان کے ذمہ هوگی

۸۔ مسلمان فوجی دستوں کی ایک دن رات کی مہمانی اور قیام کا انتظام بھی ان کے ذمہ هے

۹- اگر انہوں نے کسی معاملہ میں دھوکا دیا اور شرائط میں کمی کی تو ہماری طرف سے امان کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی

گواہان : ۱- عبد اللہ بن ذی سہمین
۲- قعقاع بن عمرو
۳- جریر بن عبد اللہ

تاریخ تحریر ماہ محرم ۱۹ ھجری

(۳۳۲)

معاہدہ حذیفہ ابن یمان بہ اہل ماہ دینار

اس معاہدہ میں صرف ایک لفظ '' وفوا '' کا فرق ہے جو (۳۳۱) میں تو ہے مگر (۳۳۲) میں نہیں اور گواہوں میں بھی دو حضرات کا فرق ہے

(یہاں کے ذمیوں کے لئے !)

۱- ان کے اموال نفوس اور اراضی ہر ایک پر ان کا قبضہ بدستور تسلیم کیا جاتا ہے

۲- انہیں نہ تو ان کے دین سے ہٹایا جائے گا اور نہ ان کی شریعت سے تعرض ہوگا

۳- انہیں ہر سال میں ایک مرتبہ جزیہ ادا کرنا ہوگا یہ جزیہ ہمارے مقرر کردہ امیر کو پیش کرنا ہوگا جزیہ کے عوض میں ان کی حمایت کی جائے گی

۴- جزیہ کے مکلف بالغ مرد ہوں گے

۵- جزیہ ہر فرد کی وسعت مالی کے مطابق ہوگا

۶- انہیں نو وارد مسافروں کی رہبری کرنا ہوگی

Marfat.com

۷- گذرگاھوں کی درستی اور حفاظت بھی ان کے ذمہ ھوگی
۸- مسلمان فوجی دستوں کی ایک دن رات کی سہانی اور قیام کا انتظام بھی
ان کے ذمے ھے
۹- اگر انہوں نے کسی معاملہ میں دھوکا یا شرائط میں تبدیلی کی تو
ھماری طرف سے امان کی ذمہ داری ختم ھو جائے گی

گواھان : ۱- قعقاع بن عمرو
۲- نُعیم بن مُقرن
۳- سُوید بن مقرن
تاریخ تحریر ماہ محرم

(۳۳۳)

معاھدہ اصفہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وثیقہ من جانب عبد اللہ برائے اھل فاذو سفان۱ و اھل اصبہان اور نواح
این ھر در مقامات !

۱- تم سب اس جزیہ کے عوض میں مأمون ھو جو تم اپنی وسعت کے
مطابق سالانہ ادا کرو
۲- یہ رقم ھر مرد بالغ کی طرف واجب ھوگی اور ھمارے مقررہ محصل
کو پیش کرنا ھوگی
۳- آمد و رفت کے راستوں کی درستی اور نو وارد مسلمانوں کو ان کی
صحیح سمت بتانا بھی تمہارے ذمہ ھوگا

۱- حفاظتی چوکی " وھو موظف جندی " (شرح الالفاظ ضمیمہ کتاب
صفحہ ۳۳۱)

Marfat.com

۴- مسلمان سپاہیوں کی ایک دن رات کی مہمانی اور ان میں بے سوار سپاہی کے لئے سواری کا انتظام بھی تمہیں کرنا ہوگا

۵- کسی مسلمان کے ساتھ رعب و داب کے ساتھ پیش آنا جرم ہوگا

۶- مسلمان سے ہمدردی اور ان کے حضور مقررہ جزیہ ادا کرنا ہوگا

ان سب شرائط کی تکمیل کے عوض میں تمہیں امان ہے

اور اگر تم نے عائد کردہ امور میں سے کسی امر میں کمی کی یا تمہارے کسی فرد سے ایسا ہوا اور اس فرد کی حوالگی سے تم نے انکار کیا تو تمہاری امان سلب کر لی جائے گی

اگر تم میں سے کسی شخص نے مسلمان کو سبّ (دشنام) کیا تو اس کی سزا دی جائے گی اور مسلمان کے قتل پر تمہارے قاتل کو قتل کیا جائے گا

محرر : عبد اللہ بن قیس

گواہان : ۱- عبد اللہ بن قیس (مذکور)

۲- عبد اللہ بن ورقاء

۳- عصمہ بن عبد اللہ

(۳۳۴)

معاہدہ از نُعیم بن مُقرّن برائے اہل رَے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از نُعیم بن مقرن الزینبی بن قُوله ــ برائے اہل رَے اور ان کے معاہدین!

۱- تمہارے ہر ایک بالغ مرد پر حسب استطاعت سالانہ جزیہ عائد کیا جاتا ہے

Marfat.com

٢- جزیہ کے ساتھ مسلمانوں کی همدردی بھی تم پر لازم ہے ان میں سے مسافروں کو راستے بتانا دشمن سے ان کی مخبری نہ کرنا اور ان کے دشمن سے عدم تعاون اور ان کے حقوق و اموال میں خیانت سے باز رهنا بھی تم پر واجب ہے

٣- مسلمان نووارد کی ایک شبانہ روز مہمانی کرنا لازم ہے اور ان کی تعظیم و تکریم نیز !

٤- مسلمان کو مسب کرنا یا اس کی توهین سخت سزا کی مستوجب هوگی کسی مسلمان کو زد و کوب کرنے کی سزا قتل هوگی اگر حکومت کے ایسے باغیوں کو هارے حوالے نہ کیا گیا تو اس جرم پر تمام بستی[۱] پر حلہ بول دیا جا سکتا ہے

محرر اور گواہ — ؟

(٣٣٥)

معاهدہ نُعیم بن مُقرِّن بہ مردان شاہ قلعہ دنباوند و اهل دُنباوند و الخوار ولارز و الشرز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاہدہ از جانب نعیم بن مقرن برائے (مندرجہ ذیل افراد)

۱- متن میں لفظ " و من بدل منهم فلم یسلم برمته فقد غیر جماعتکم" ہے ان الفاظ کی شرح مؤلف علم نے ضمیمہ کتاب شرح الالفاظ (صفحہ ۳۰۷) میں یوں فرمائی ہے

" و الجماعة تشتمل علی جمیع اهل البلاد ممن لهم حق التصویت " (مترجم)

۱- مردان شاہ مصمغان ۱ دنباوند

۲- اہل دنباوند

۳- اہل خوار

۴- اہل لارز

۵- اہل شرز

۱- تم اور تمہارا ہر فرد اس وقت تک مأمون سمجھا جائے گا جب تک تمہاری سر زمین کے باشندے اطاعت گذار رہیں اور مسلمان امیر (جو سرحدوں کا محافظ ہے) کی فرماں برداری پر جان و دل سے کار بند رہیں

۲- تمہیں سالانہ دو لاکھ درہم جزیہ ادا کرنا ہوگا اور اس درہم کا وزن ۲ (۷) ...... ہوگا

۱- متن میں لفظ مصغان ہے '' وھو اسم قلعہ دنباوند من اعمال الری و یقال جرحد ایضاً و ھی من القلاع القدیمۃ و الحصون الوثیقۃ ــ الخ '' (شرح الالفاظ صفحہ ۳۴۸ از مؤلف علام (مترجم)

۲- درہم کا وزن ہر صوبہ اور ملک میں مختلف ہے مفتی محمد شفیع صاحب الخ دیو بندی نے بحوالۂ مظاہر حق اس کا وزن ۳ ماشہ ۱ رتی اور ۱/۵ رتی لکھا ہے یہ رقم اہل ایران پر لگائی گئی جہاں کا درہم حجاز سے مختلف تھا متن کتاب الوثائق صفحہ ۲۵۱ نمبر وثیقہ (۳۳۸) میں فارس کی سر زمین میں سے اہل طبرستان و اہل جیل جیلان سے معاہدہ میں یہ الفاظ ہیں '' و تتقی من ولی فرج ارضک ۵ لاکھ درہم من دراھم ارضک '' (مترجم)

Marfat.com

اگر تم ان شرائط کے پابند رہے تو ہماری طرف سے کسی قسم کا تعرض نہ ہوگا اور نہ تمہارے معاملات میں تمہاری خواہش کے بغیر دخل اندازی ہوگی

لیکن اس معاہدہ پر اظہار رضامندی نہ کرنے والے کے لئے ہماری طرف سے شرائط کے منحرف ہونے پر کوئی امان اور عفو نہ ہوگا

کاتب اور گواہ ـــ ؟

(۳۳۶)

معاہدہ سُوید بن مُقرّن بہ اہل قومس اور اس کے نواحی باشندگان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاہدہ از طرف سُوید بن مقرن برائے باشندگان قومس و نواح قومس مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ ان کے نفوس اموال و مذہب کے بارے میں امان دی جاتی ہے

۱- ہر مرد بالغ اپنی وسعت کے مطابق سال بسال جزیہ ادا کرے

۲- ہر فرد پر مسلمانوں کی خیر طلبی اور دشمن سے ان کی جاسوسی سے اجتناب واجب ہے

۳- تم پر مسلمانوں کی گذرگاہوں کی درستگی کی پابندی ہے

۴- اپنی بستی میں مسلمانوں کے ورود پر ان کی شبانہ روز اوسط درجہ کے کھانے کی مہمانی تمہارے ذمہ ہے

ان شرائط میں سے کسی ایک شرط کی عدم پابندی یا کسی مسلمان کی توہین پر ہماری طرف سے یہ امان ختم ہو جائے گی

کاتب و گواہ ـــ ؟

Marfat.com

(۳۳۷)

معاهدہ از سُوید بن مُقرّن برائے رُزبان صُول بن رزبان و اھل دھستان و جملہ باشندگان جُرجَان

یہ معاہدہ سُوید بن مُقرّن کی طرف سے مندرجہ بالا افراد کے لئے ھے تمہارے لئے مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی پر امان اور حمایت کا وعدہ کیا جاتا ھے

۱- ھر مرد بالغ اپنی وسعت کے مطابق سالانہ جزیہ ادا کرے

۲- جزیہ کے پابند افراد میں سے جو شخص اپنی مصیبت میں ھم سے اعانت کا خواستگار ھو ریاست کی طرف سے اس کی امداد کی جائے گی

۳- ایسے ھر فرد کا مال ، جان مذھب اور شریعت ھماری گرفت سے آزاد ھے

۴- انہیں ھمارے راہ گذر مسافروں کو ان کی صحیح سمت بتانا ھوگی

۵- مسلمانوں سے ھمدردی کرنا ان پر واجب ھے

۶- نو وارد مسلمانوں کی مہمانی ان پر لازم ھے

۷- مبادا تم لوگ ھماری مخبری کرو یا کسی رقم و جنس کی ادائیگی میں خیانت کا ارتکاب کرو

۸- اگر غیر متعلق افراد میں سے کوئی فرد یا قبیلہ ان کے ھاں آباد ھو جائے تو اس پر بھی یہی پابندی اور اس کے لئے یہی مراعات ھوں گی

۹- اور جو فرد یا قبیلہ یہاں سے ترک وطن کرنا چاھے اسے معاھدین کی سرحد تک امن کے ساتھ پہنچانا ریاست کا ذمہ ھے

Marfat.com

۱۰- مسلمان کی مسبب پر انہیں سزا ملے گی
۱۱- اور مسلمان کے قتل پر قاتل کو مباح الدم قرار دیا جائے گا

گواهان : سَواد بن قُطبه
هند بن عمر
سماک بن مَخرمه
عُتَیبه بن نهاس

محرره در ۱۸ هجری

(۳۳۸)

معاهده از طرف سُوید بن مُقرّن برائے فرخان سپه سالار[۱] و رئیس اعظم خراسان متعین بر طبرستان و جیل جیلان از محاربین به عساکر اسلامیه

بسم الله الرحمٰن الرحیم

معاهده از سُوید بن مُقرّن برائے فَرخان سپه سالار اعظم (و رئیس خراسان) متعین بر طبرستان و جیل جیلان از اربین به عساکر اسلامیه

تمہارے لئے مندرجه ذیل شرائط پر امان ہے

۱- اپنے خطه اور اس کے گرد و نواح کے چوری پیشه لوگوں پر نگرانی رکھنا

۱- متن میں لفظ اصبهبذ ہے فاضل مؤلف نے جس کی وضاحت یوں فرمائی ہے "۔۔۔ کلمة فارسیه مرکبه من اسپاه الجیش و بذ الرئیس اعظم فالاصبهبذ عظیم الجیش و قائده" (از شرح الالفاظ ملحق به الوثائق السیاسیه صفحه ۲۹۸) : (مترجم)

Marfat.com

۲- ہمارے دشمنوں کو اپنے ہاں پناہ نہ دینا
۳- اپنے ماتحت علاقہ پر ہمارے متعینہ صوبہ دار کو سالانہ ۵ لاکھ درهم بسکہ رائجُ الوقت در طبرستان بطور جزیہ ادا کرنا

تب ہماری طرف سے کوئی تعرض ہوگا نہ تمہاری سر زمین کو روندا جائے گا اور نہ تمہاری اجازت کے بغیر ہمارا لشکر ادھر سے گذرے گا فریقین کو ایک دوسرے سے بہتر سلوک کرنا ہوگا مبادا ہمارے دشمنوں[۱] کو اپنے ہاں پناہ دو یا ہماری مخبری کرو یہ خیانت ہوگی اور اس سے معاہدہ ختم ہو جائے گا

گواہان : ۱- سَواد بن قُطبہ تمیمی
۲- ہند ابن عمر المرادی
۳- سماک بن مخرمہ اسدی
۴- سماک بن عُبَید عبسی
۵- عُتَیبہ بن نَہاس البکری

تاریخ تحریر ۱۸ ہجری

(۳۳۹)

معاہدہ عُتبہ بن فَرقَد بہ اہل آذر بیجان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معاہدہ از عُتیبہ بن فَرقَد عامل امیر المؤمنین عمر بن الخطاب بہ اہل آذر بیجان !

۱- متن میں ''ولا تبو ون لنا بغی'' ہے ''بغی الشئی خیرا کان او شرا او ابتغاہ طلبہ'' ہے (شرح الالفاظ از مؤلف عدم صفحہ ۱۰۳)

Marfat.com

اس خطه کے لئے مندرجه ذیل امور میں کامل امن و امان اور آزادی ہے

هر قسم کی اراضی ، پہاڑ اور ان کے اطراف کی وادیاں ، چشمے ، هر که ومه کی آزادگی ، ان کی جان و مال ، مذهب اور شریعت سے عدم تعرض بالعوض اس حد تک جزیه کے جو وه اپنی استطاعت کے مطابق ادا کر سکیں اور یه بھی مندرجه ذیل افراد پر سے ساقط ہے

۱- کم سن بچوں پر سے ساقط ہے

۲- عورتوں پر سے ساقط ہے

۳- بے مایه مرد پر سے ساقط ہے

۴- جو شخص هماری طرف سے جہاد میں شریک هو اس سے اس سال کا جزیه ساقط ہے

۵- اگر دوسرے خطه کا فرد یا قبیله ان کے هاں آباد هو جائے تو وه بھی انهی شرائط کا پابند اور ان مراعات کا مستحق ہے

۶- اور اگر ان میں کوئی فرد یا قبیله اپنے وطن سے ترک اقامت کرنا چاهئے تو اپنی سرحد تک اس کی حفاظت هم پر واجب ہے

محرر : جُندُب

گواهان : ۱- بُکیر بن عبد الله اللیثی

۲- سِماک بن خرخشه انصاری

تاریخ ۱۸ هجری

(۳۴۰)

حضرت عمرؓ کے عہد میں ماتحت ذمیوں پر جزیه اور تشخیص کننده افسروں کے نام (صدر دفتر کے رجسٹر میں) لکھ دیے گئے ان افسروں کی متعین کرده رقم سرکاری طور

Marfat.com

پر تسلیم کر دی گئی جس پر ذیل کا فرمان بصورت قانون
نافذ کر دیا گیا (مؤلف)

۱- ہمارے ماتحت ذمیوں میں سے جو فلاں و فلاں و ـــ و ـــ و ـــ بستیوں اور ملکوں کے رئیس یا باشندے ہیں ان پر ہمارے سپہ سالار خالد بن ولید نے جزیہ کی صورت میں جو رقم عائد کی ہے ان ذمیوں کو اس رقم (جزیہ) کے علاوہ ہر قسم کے مالی بار سے سبکدوش کیا جاتا ہے مجھے خالد کی مقرر کردہ رقوم منظور ہیں

۲- جو شخص مقررہ جزیہ میں رد و بدل پر مصر ہو اس کے خلاف خالد اور تمام مسلمان ان کے معاون ہیں

۳- مسلمانوں کی طرف سے غیر مسلم کو پناہ دینا اور اس سے صلح دونوں کام ہمیں منظور ہیں اس بارے میں ہم تم سے متفق ہیں

۴- خالد کے سوا دوسرے مسلمان نگران اور سپہ سالار بھی ایسے معاہدوں پر مندرجہ ذیل صحابہ کی شہادت ثبت کرا لیا کریں

ہشام ، قعقاع ، جابر بن طارق ، جریر ، بشیر ، حنظلہ ، ازداد ، حجاج (بن ذوالعنق) ، مالک بن یزید

(۳۴۱)

فرمان عمر بنام مغیرہ ابن شعبہ امیر بصرہ
دربارہ خَصّی کردن اسپان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
از طرف عبداللہ عمر امیرالمؤمنین بنام مغیرہ ابن شعبہ
السلام علیکم !
خدائے برتر وحدہ لا شریک کی حمد و ثنا کے بعد !

Marfat.com

میری طرف ابو عبداللہ۱ نے لکھا ہے کہ وہ بصرہ میں ابن غزوان۲ کے عہد امارت میں دو کام کرتے رہے

۱- کھیتی باڑی

۲- نو عمر بچھڑوں کا خصی کرنا

ابو عبداللہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ بصرہ میں نمبر ۲ کا آغاز انہوں نے کیا ہے

میری رائے یہ ہے کہ ابو عبداللہ کے دونوں کام مفید ہیں آپ دونوں کاموں میں ان کی مدد کیجئے البتہ کھیتی باڑی کی اراضی ذمیوں کی خراجی زمین نہ ہو اور نہ ان چشموں سے اس کی آبپاشی کی جائے جو خراجی چشمے ہیں بہر صورت ابو عبداللہ سے مناسب سلوک کیجئے

والسلام علیکم و رحمة الله و برکاتہ

کاتب معیقیب بن ابو فاطمہ
تاریخ تحریر ماہ صفر ۱۷ھ

(۳۴۲)

از حضرت عمر : نافع ابو عبداللہ کی سفارش بنام عامل بصرہ ابو موسیٰ اشعری

بصرہ سے قبیلۂ ثقیف کے ایک صاحب نافع ابو عبداللہ مدینہ آئے اور حضرت عمر سے عرض کیا

۱- نافع (: م :)
۲- عتبہ (: م :)

Marfat.com

''بصرہ میں بود و باش پر وہاں کی آب و ہوا۱ سے ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی وہاں کی اراضی بھی خراج سے مستثنٰی ہے میں وہاں بچھڑوں کو خصی کرنا چاہتا ہوں مناسب ہو تو مجھے اجازت دی جائے'' ۔ اس پر حضرت عمر نے عامل بصرہ ابو موسیٰ اشعری کی طرف یہ خط لکھا

''اگر نافع کی یہ اطلاع صحیح ہے تو اسے کاشت کی اجازت دی جائے''

بروایت ابو جُمَیلہ

میں نے حضرت عمر کا یہ خط بنام ابو موسیٰ پڑھا کہ

ابو عبداللہ نے مجھ سے دجلہ کے کنارے کی اراضی طلب کی ہے اگر ان کی یہ اطلاع صحیح ہے کہ وہ اراضی خراجی نہیں اور لگان سے بھی مستثنٰی ہے اور خراجی چشمے سے اس کی آبپاشی بھی نہیں ہوتی تو یہ اراضی ابو عبداللہ کے سپرد کر دیجئے

۱۔ بخلاف اس کے کوفہ میں آبادکاری سے عرب مسلمانوں کی صحت گر گئی تھی (: م :)

Marfat.com

اهل افغانستان سے معاہدہ

Marfat.com

Marfat.com

(٣٤٣)

من جانب امیر لشکرِ مسلمانان عبداللہ بن عامر

افغانستان کے صوبۂ ہَرات کے بادشاہ سے معاہدہ !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکم نامہ از عبداللہ بن عامر بنام بادشاہ ہَرات و بُوشَنج و باد غیس !
جس معاہدہ میں عبداللہ بن عامر نے انہیں مندرجہ ذیل امور کا پابند کیا

۱- خوف خدا ملحوظ رہے !
۲- مسلمانوں کی ہمدردی پیش نظر ہو !
۳- اپنے ماتحت کاشتکاروں کی اصلاح اور ان پر مزروعہ اراضی کی منصفانہ تقسیم کی جائے اور انہیں ماتحت علاقہ کی جملہ اراضی اور پہاڑوں کی پیداوار پر بدستور قابض رکھا جائے
۴- بادشاہ ہَرات کو ہمارے حضور مقررہ جزیہ ادا کرنا ہوگا اور عدم ادائیگی کی صورت میں معاہدہ و امان دونوں ختم ہو جائیں گے

کاتب : رَبیع بن نَہشَل
مُہر : ابن عامر

Marfat.com

پھر تذکرہ ایرانیاں

(۳۴۴)

سپہ سالار سرحد مررو الروزا کا خط بنام امیرالجیش احنف بن قیس

بخدمت امیرالجیش !

میں اس ''اللہ'' برتر و بالا کی حمد و ثنا بیان کرتا ھوں جس کے ھاتھ میں کامل غلبہ ھے اور جسے وہ ھر لمحہ اپنی مشّیت کے مطابق استعمال کر سکتا ھے آج ایک شخص قعر مذلت میں ھے تو کل وھی ممتاز و سربلند ھے اور بالعکس ازیں ایک شخص آج ممتاز و سربلند ھے تو کل وھی سرنگوں پڑا ھے

مصالحت کے لئے عریضہ ھذا پیش کرنے کا سبب یہ ھے کہ میں اس راہ میں مسلمانوں کی جد و جہد دیکھ کر بہت متأثر ھوا خصوصاً ان کے صاحب‌الامر[۲] کی لشکریوں میں تکریم و تعظیم سے ! اے مسلمانان مرحبا !

درخواست ھے کہ میں ان شرائط پر آپ سے مصالحت کے لئے حاضر ھو سکتا ھوں

ایران کا یہ حصہ جس پر میں قابض ھوں اسے ملوک کسریٰ نے یکے بعد دیگرے ھمارے ایک جداعلی کو اس خدمت کے عوض میں بطور جاگیر عنایت فرمایا جو ھمارے اس جد نے ایک اژدھے کے کچل دینے کی شکل میں کی یہ اژدھا انسان کو سموچا نگل جاتا تھا اس کی دھشت سے راستے بند ھو گئے اور گرد و نواح کی بستیاں خالی ھو گئیں !

۱- متن میں لفظ مروزبان مروالروز ھے جس کے معنی مؤلف علام نے (۳۴۷ میں) ''صاحب‌الثغر'' قائم رکھے ھیں (: م :)

۲- امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب (: م :)

Marfat.com

میں آپ کے حضور ساٹھ ہزار درہم سالانہ بطور خراج بھی پیش کر دیا کروں گا مگر نہ تو میرے قبیلۂ مرزبانی میں سے کسی فرد سے اراضی کا لگان وصول فرمائیں اور نہ میرے اہل بیت میں سے کسی مرزبانی کو اس کے گھر سے نکالا جائے

اگر یہ درخواست منظور ہو تو میں حاضر خدمت ہونے کی عزت حاصل کروں ؟

یہ عریضہ اپنے حقیقی بھائی مالک کے ہاتھوں بھجوا رہا ہوں جو معاہدہ کے لئے ان مبادی پر گفتگو کریں گے !

(۳۴۵)

(جواب خط نمبر ۳۴۴) از احنف ابن قیس بنام باذان محافظ سرحد و سرداران ریاست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف صخر[۱] بن قیس امیرالجیش بنام باذان محافظ و سرداران ریاست ایران !

سلامتی ہے اس کے لئے جو راہ ہدایت کا متلاشی اور امن و آشتی کا خواہاں ہے

واضح ہو !

کہ تمہارے بھائی مالک میرے ہاں آئے اور انہوں نے تمہاری طرف سے صلح کی درخواست مناسب پیرائے میں پیش کی جسے میں نے اپنے ہمراہی مسلمانوں کے سامنے بیان کیا کہ وہ اور میں صلح کے معاملہ میں یکساں مختار ہیں

۱۔ ایضاً ان کے دو نام ہیں۔ احنف و صخر : از مؤلف

Marfat.com

۱- ہم آپ کے ساتھ بالعوض ۶۰ ہزار درہم سالانہ جزیہ کے صلح منظور کرتے ہیں جو رقم آپ اپنے خطہ کے کاشتکاروں سے وصول کر کے جمع کرائیں گے میرے بعد اس ملک میں اور آنے والے مسلمان امیر بھی اس معاہدہ کے پابند رہیں گے

ہمیں یہ شرط بھی منظور ہے کہ آپ کے ایک جد اعلیٰ نے اس اژدہا کے قتل میں جو بنی آدم کے لئے موت بنا ہوا تھا ایسا کارنامہ دکھایا جس کے عوض میں کسریٰ جیسے دشمنان خویش نے آپ کے جد اعلیٰ کو جاگیر کے طور پر اس اراضی پر قابض کر دیا ہم بھی اس جاگیر پر خراج وصول نہ کریں گے تمام زمین اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے خدا جسے چاہے عطا فرما دے

۲- مگر اس رعایت کے عوض میں اگر مسلمان لڑائی کے موقعہ پر آپ سے مدد کے طلب گار ہوں تو آپ کو اپنے سرداروں سمیت ان کی اعانت کرنا ہوگی

۳- اگر آپ کے خلاف آپ کے ہم مشرب لڑائی میں نکلیں تو مسلمان فوج آپ کی امداد کرے گی !

۴- ہماری طرف سے امداد کی یہ شرط میرے بعد میرے قائم مقام بھی پوری کریں گے

۵- ہم آپ کو اور آپ کے قریبی اہل بیت کو ہر قسم کے خراج سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں

اگر آپ مسلمان ہو جائیں اور رسول اللہ کی اطاعت پر قائم رہیں تو مسلمان آپ کے لئے جود و کرم کا دروازہ کھول دیں گے اور آپ کا احترام اپنا فرض سمجھیں گے اس سے آپ میں اور مسلمانوں میں بھائی چارہ بھی ہو جائے گا

Marfat.com

بہر صورت میں اس معاہدہ کا پابند ہوں میرا باپ ، مسلمان اور ان کے آبا و اجداد سب پابند ہیں

گواہان : جَزء ابن معاویہ ــ (یا معاویہ ابن جَزءالسعدی)

حَمزہ بن ہَرماس از قبیلہ مازنی

حُمَید بن خیار از قبیلہ مازنی

عیاض بن وَرقاء اَسَیدؔی

محرر : کیسان مولٰی بنی ثعلبہ

تاریخ دو شنبہ ماہ محرم بہ نشان مہر احنف ''(نعبداللہ)۱''

۱۔ لفظ ''نعبداللہ'' احنف صخر کی مہر کا طغریٰ تھا : م :

Marfat.com

اہلِ ارمینیا سے معاہدہ

Marfat.com

Marfat.com

(۳۴۶)

معاهدہ امن اهل دَبیلؔ (در اَرمینیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معاهدہ امن من جانب حبیب بن مَسلمہ برائے باشندگان دَبیلؔ از نصاریٰ و مجوس و یہود — موجودین در وطن خویش و غیر موجودین (بہر یک!)

بعوض ادائے جزیہ و خراج — اور وفاداری!

تمہارے نفوس، اموال، گرجے، خانقاهیں اور بستیوں کی فصیلیں کسی سے تعرض نہ هوگا!

تم میں سے هر ایک کے لئیے امان اور هماری جانب سے ایفائے عہد هوگا!

(۳۴۷)

خط من جانب حَبیب بن مَسلمہ بنام باشندگان طِفلس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف حبیب بن مَسلمہ بنام اهالیان طِفلس!

سلامت باشید! میں خدائے برتر وحدہ لا شریک کی حمد و ثنا کے بعد لکھتا هوں

کہ تمہارے سفیر تفلی نے مجھ سے میرے همراهی مسلمانوں کے بالمواجہ گفتگو میں کہا کہ

''خدا نے همیں با عزت بنایا ہے'' ۔ جواباً لکھا جاتا ہے کہ اسی طرح اللہ نے همیں قلت تعداد اور ناقابل بیان جہالت و ذلت کے بعد معزز و محترم فرمایا ہے جس پر هم بصد عجز اس کے احسان کا اعتراف کرتے هیں! فالحمد للہ رب العالمین والسلام علی رسولہ و صلوٰتہ ۔ جیسا کہ آس نے همیں راہ حق دکھایا

Marfat.com

آپ کے سفیر تفلی نے یہ بھی کہا ہے کہ '' ہم آپ لوگوں کے رعب و داب سے تھرا اٹھے ہیں'' تو یہ اللہ کا رعب ہے نہ کہ ہمارا دبدبہ! تفلی نے یہ بھی کہا ہے کہ '' آپ لوگ ہم سے صلح کرنا چاہتے ہیں'' تو صلح سے مجھے اور میرے ہمراہیوں کو بھی انکار نہیں!

تمہارے سفیر (تفلی) نے ہمارے سامنے کچھ ہدیہ بھی پیش کیا ہے جس کی قیمت میں نے اپنے ہمراہیوں سمیت لگائی تو یہ ایک ہزار دینار تک پہنچ گئی یہ چیزیں ہدیہ کی بجائے جزیہ میں محسوب، ہوں گی اور جزیہ صرف ایک ہزار دینار سالانہ نہ ہوگا

بلکہ ہماری طرف سے ہر ایک کنبہ پر ایک دینار کامل سالانہ جزیہ یہ ہوگا (جو فدیہ نہیں)

اور میں نے مومنین کی جماعت کے بالمواجہ آپ لوگوں کے لئے شرائط صلح اور امان پر ایک خط لکھ دیا ہے جو ہماری طرف سے عبد الرحمٰن بن جز السلمی آپ کے پاس لا رہے ہیں وہ بڑے عالم و صائب الرائے اور کتاب اللہ کے ماہر ہیں اگر آپ کو اس خط کے شرائط منظور ہوں تو وہ اسے آپ کے حوالے کر دیں گے بصورت انکار میں تمہیں خدا اور رسول سے جنگ کا الٹیمیٹم دیتا ہوں جس میں مسلمان بھی شریک ہیں ان اللہ لا یحب الخا ئنین[1] والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(۳۴۸)

الفاظ امان نامہ برائے اہالیان طفلس

من جانب حبیب بن مسلمہ

۱۔ خداوند عالم خائن کو پسند نہیں کرتا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ معاہدہ ہے حبیب بن مسلمہ کی طرف سے برائے اہل طفلس (سابق رعایائے ہرمز)

۱- فی گھر ایک کامل دینار جزیہ (سالانہ) کے بالعوض تمہارے لئے یہ مراعات تسلیم کی جاتی ہیں

۲- تمہارے نفوس ، اولاد ، اور اہل و عیال ، گرجوں ، خانقاہوں ، دین اور طریق عبادت پر کامل امان ہے لیکن رقم جزیہ کم کرنے کے لئے ادھر اُدھر کے گھروں کو ایک گھر میں منضم نہ کر لینا اسی طرح ہم بھی جزیہ کی رقم بڑھانے کے لئے ایک گھر کو زیادہ گھروں پر تقسیم نہ کریں گے

۳- تمہیں خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کے خلاف بحسب استطاعت ہماری امداد کرنا ہوگی

تم پر ذیل کے شرائط بھی عائد کئے جاتے ہیں

۴- رہ گذر مسلم مسافر کی ایک شبانہ روز دعوت! جو اہل کتاب کے حلال خور و نوش سے ہو!

۵- رہ گذر مسلمانوں کو ان کی منزل کا راستہ بتانا اُس حد تک کہ تمہیں ان کے ہمراہ دور تک نہ جانا پڑے

۶- اگر تمہاری بستیوں کے گرد و نواح میں کسی مسلمان کی لاش پائی گئی تو اس لاش کے قریب رہنے والوں پر مقتول کی دیت واجب ہوگی جس کی ادائیگی ان مسلمانوں کے حضور ہوگی جو اس لاش کے قریب رہتے ہوں اگر مسلمان قریب میں نہ ہوں تو دوسری بات ہے (یعنی دیت دور کے مسلمان کے حوالے کرنا ہوگی)

۷- اور اگر تم لوگ کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہو جاؤ اور ادائے نماز اور زکوٰۃ کی پابندی کر لو تو تم ہمارے بھائی بن جاؤ گے

Marfat.com

۸۔ بخلاف اس کے تم میں سے جو شخص کفر پر رہ کر بھی جزیہ ادا نہ کرے وہ اللہ اس کے رسول اور مومنین کا دشمن ہے اور ایسوں کے خلاف خداوند عالم مسلمانوں کا معاون ہے

۹۔ اگر مسلمان اپنی جگہ کسی معاملہ میں مشغول ہوں اور اس لمحہ تمہارا دشمن تمہیں گھیر لے تو اس حالت میں مسلمان تمہاری امداد نہ کرنے پر معذور ہوں گے! نہ کہ اپنی ذمہ داری سے پہلوتہی کرنے والے! مگر یہ مسلمان اپنی مشغولیت سے یک سو ہو کر تمہاری حمایت ضرور کریں گے

یہ ہے فریقین کی ذمہ داری!

شہد اللہ و ملائکتہ و رسلہ والذین آمنوا و کفی باللہ شہیداً

(اس پر گواہ ہے اللہ ، اس کے فرشتے ، رسول اور مومنین! اور اللہ کی شہادت کافی ہے)

(۳۴۹)

امان نامہ برائے اہالیان طِفلس کی تجدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجدید امان نامہ از جرّاح بن عبد اللہ برائے اہل تَفلیس از پرگنہ منجلیس (در علاقہ جُرزان!)

یہاں کے رئیس میرے پاس وہ امان نامہ لائے جو (میرے مقدّم) حُبیب بن مَسلمہ نے بالعوض جزیہ کے لئے انہیں عطا فرمایا اور اپنے علاقہ میں پن چکیوں اور انگوروں کی پیداوار پر سالانہ ایک سو درہم مزید جزیہ کے آن پر عائد کیا

حبیب بن مسلمہ کے اس امان نامہ کی تفصیل یہ ہے

Marfat.com

۱- ان کے پرگنہ منجلیس کے مواضع آواری اور سابینا پر ان کا قبضہ بر قرار رکھا جاتا ہے

۲- اور ان کے مواضع طعام و دیدونا از پرگنہ قُحویط در علاقہ جُرزان پر بھی ان کا قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے

۳- اس تمام علاقہ کی پن چکی اور انگوروں کے باغات پر بھی ان کا حق تسلیم کیا جاتا ہے

میں (جرّاح بن عبد اللہ) ان کے پیش کردہ امان نامہ کو نافذ کرتا ہوں اور اپنے ہم مسلک مسلمانوں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ جزیہ اور خراج (ایک سو درہم سالانہ) پر اضافہ نہ کریں

جس فرد حکومت کے سامنے میرا یہ تصدیق نامہ پڑھا جائے وہ ان ذمیوں پر زیادتی نہ کرے انشاء اللہ

محرر (؟)

(۳۵۰)

امان نامہ از بُکیر ابن عبداللہ بہ اھالیان مُوقان از قَبج !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ معاہدہ ہے بُکیر بن عبداللہ کی طرف سے اھالیان موقان از کوۂ قَبج کے لئے !

ان کے اموال و نفوس اور مذہب و شریعت ہر ایک کے لئے امان ہے بالعوض !

الف : سالانہ ایک دینار یا اس قیمت کی کوئی شے ان کے ہر ایک مرد بالغ کی طرف سے بطور جزیہ کے !

ب : مسلمانوں کی همدردی، ان کے رہ گذر مسافروں یا فوج کی رہبری اور ایک رات دن کی خور و نوش بھی ان کے ذمے ہے

ج : ان کی طرف سے تا ایفائے شرائط ہر سہ ہماری طرف سے امان ہے

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ اس میں ہمارا معاون ہے !

اگر ان شرائط میں غداری ہوئی تو جب تک تمام غداروں کو ہمارے حوالے نہ کریں گے دونوں قسموں کو ایک دوسرے کا معاون سمجھا جائے گا

گواہان :

۱- شمّاخ بن ضرار
۲- رُساس بن جنادب
۳- حَملہ بن جُویَّہ

تاریخ تحریر ۲۱ھ

(۳۵۱)

معاہدہ بہ شہر براز و اہل ارمینیا و رئیس ارمن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ ہے جو سراقہ بن عمرو عامل امیرالمؤمنین عمرو بن الخطاب نے رئیس شہر براز اور اہالیان ارمینیا کو لکھوا کر دیا

۱- ان کے جان و مال اور مذہب ہر ایک کے لئے پوری امان ہے

۲- آرمینیہ کے قدیم اور نو آباد اور ان کے گرد و نواح کے ذمی اپنے مسلمان صوبہ دار کے اعلان عام پر اس کے ہمراہ کوچ کریں اگرچہ ان کے نزدیک بظاہر خطرہ ہی کیوں نہ ہو۱ ایسے لوگوں پر کوئی مالی جزیہ نہ ہوگا! مگر جزیہ کے عوض میں جنگوں پر ہماری امداد کرنا ان پر واجب ہوگا جو شخص اس امداد سے پہلوتہی کرے اسے اہل آذر بیجان پر عائد کردہ جزیہ کے مطابق رقم ادا کرنا ہوگی۲

۱- جنگ میں فوجی شرکت یا جزیہ میں سے ایک کام ان کے ذمہ ہوگا (مترجم)

۲- آذر بیجان سے معاہدہ کا نمبر ۳۳۹ ہے (مترجم)

Marfat.com

۳- جزیہ حسب مقدور ہوگا
۴- رہ گذر مسافران کو ان کی منزل تک رہنمائی کرنا ہوگی
۵- اپنے ہاں نو وارد مسلمانوں کی ایک شبانہ روز ضیافت کرنا لازم ہوگی

گواہان :

۱- عبد الرحمٰن بن ربیعہ
۲- سلیمان بن ربیعہ
۳- بُکیر بن عبداللہ
۴- مَرضی بُن مُقرّن

محرر اور گواہ نیز

(۳۵۴)

معاہدہ خالد بن ولید به اہل دمشق از شام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ تحریری معاہدہ ہے خالد بن ولید کی طرف سے اہل دمشق کے لئے!

۱- میں ان کی جان و مال اور عبادت خانوں کی حفاظت کی ذمہ داری اس طرح سے لیتا ہوں کہ!

۱- ان کے شہر کی فصیلیں منہدم نہ کرائی جائیں گی
۲- مسلمان ان کے سکونتی مکانوں میں آباد نہ ہوں گے
۳- ان کے ساتھ ہر طرح سے بہتر سلوک کیا جائے گا

جن مراعات کے عوض میں انہیں جزیہ ادا کرنا ہوگا

ہماری طرف سے ان شرائط کی پابندی خدا ، اس کے رسول صلعم اور

Marfat.com

خلفاء و مومنین پر ہے

گواہان :

۱- ابو عُبیدہ بن جراحؓ

۲- شُرحَبیل بن حَسنہ

۳- قضاعی بن عامر

محررہ ۱۳ھ

(۳۵۳)

معاہدہ ابو عُبیدہ جراح بہ اہل دمشق۱

بہ پابندی شرائط ذیل نصاریٰ کے گرجوں اور یہود کی عبادت گاہوں سے تعرض نہ کیا جائے گا

۱- یہود اور نصاریٰ دونوں میں کوئی فریق نئی عبادت گاہ تعمیر نہ کرے

۲- مسیحی اپنی صلیب کے جلوس مسلمانوں کے مجالس اور آبادیوں میں نہ لائیں

۳- مسلمانوں کی اذان و نماز سے قریب اور ادائے نماز کے دوران میں یہود اور نصاریٰ میں سے کوئی فرقہ ناقوس نہ بجائے

۴- اپنی اپنی عیدوں پر یہود و نصاریٰ دونوں میں کوئی فریق اپنا مذہبی عَلَم نہ نکالے

۵- اور عید کے دن بھی یہ دونوں ہتھیار لگا کر نہ نکلیں

۱- دمشق پر بیک وقت دو طرف سے حملہ ہؤا اور دونوں سمتوں کے باشندوں نے امان طلب کر لی مگر حملہ آوروں یعنی خالد اور ابو عبیدہ دونوں حضرات کو ایک دوسرے کی سرگذشت کا علم نہ تھا مفتوحین کے طلب امان پر دونوں فاتحین نے تحریری امان مفتوحین کے حوالے کر دی اور دونوں نافذ العمل تسلیم کی گئیں (مترجم)

Marfat.com

۶- دونوں فریق اسلحہ بندی اپنے گھروں میں بھی نہ کریں ورنہ انہیں سزا دی جا سکے گی

۷- اپنے سوروں کے گلے مسلمانوں کے میدانوں اور اراضی کی طرف نہ لائیں

۸- راستہ بتانے میں مسلمان رہ گذر کی رہنمائی کریں

۹- دریاؤں پر اپنے خرچ سے پل تعمیر کرائیں

۱۰- نو وارد مسلمانوں کی تین شبانہ روز ضیافت کریں

۱۱- زینہار! جو کسی مسلمان کو دشنام سنائیں یا آیے زد و کوب کریں

(۳۵۵-۳۵۴)

فرمان امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب بنام ابو عبیدہ بن جراح دربارہ تقسیم اراضی سواد عراق

از مؤلف : فتح سواد عراق پر ابو عبیدہ بن جراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشرکین کی شکست کی اطلاع کے ساتھ مندرجہ ذیل امور کے لئے اجازت طلب کی

(الف) جملہ اموال غنیمت کی تقسیم پر اصرار

(ب) مفتوحہ بستیوں کی تقسیم کی درخواست

(ج) مغلوب باشندوں کی تقسیم کا تقاضا

(د) اراضی و باغات کی تقسیم پر ضد

حضرت عمر نے ان میں سے ہر ایک شے کی تقسیم سے منع فرمایا اور ابو عبیدہ کی طرف مندرجہ ذیل خط لکھا

اے ابو عبیدہ!

آپ کے خط میں لکھے ہوئے یہ دونوں مسئلے میری نظر سے گذرے

(الف) مفتوحین سے شرائط صلح !

(ب) ان کے اموال کے ساتھ جملہ غنیمت کی تقسیم کا مطالبہ !

میں نے آپ کا خط اصحاب رسول‌اللہ صلعم کے سامنے رکھ دیا اور ان میں سے ہر ایک صاحب نے اپنی اپنی صواب دید کے مطابق اظہار رائے فرمایا

اس بارے میں میری رائے کتاب‌اللہ کے تابع ہے

بہ تفصیل ذیل

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً
بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ
الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

(۵۹ : ۸/۷)

جو (مال) اللہ اپنے رسول کو (ان) بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوا دے تو وہ اللہ کا (حق) ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور (بے توشہ) مسافروں کا حق ہے ! یہ حکم

(اس لئے دیا گیا) کہ جو لوگ تم میں مال دار ہیں یہ (مال)
(ان ہی) میں دائر نہ رہے (مسلمانو!) جو چیز پیغمبر تم کو
ہاتھ اٹھا کر دے دیا کریں تو وہ لے لیا کرو اور جس چیز
(کے لینے) سے تم کو منع کریں (اس سے) دست کش رہو اور
خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو (کیونکہ) خدا کی مار بڑی
سخت ہے (وہ مال جو بے لڑے مفت میں ہاتھ لگا ہے
من جملہ اور حق داروں کے) محتاج مہاجرین کا (بھی حق)
ہے جو (کافروں کے ظلم سے) اپنے گھر اور مال سے بے دخل
کر دیے گئے اور اب وہ خدا کے فضل اور (اس کی)
خوشنودی کی طلب گاری میں لگے ہیں اور خدا اور اس کے
رسول کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں یہی تو سچے
(مسلمان) ہیں![1]

ان دونوں آیتوں کے منطوق وہ حضرات ہیں جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی
جن کے بعد (ان اموال کے مستحق) مدینہ کے انصار ہیں جن کا یہ استحقاق اسی سلسلہ اور اسی سورۃ کی مندرجہ ذیل آیت سے واضح ہے

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ
فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ
أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ
شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (۵۹ : ۹)

۱- نذیر احمد

Marfat.com

اور ہاں ! (وہ مال جو بے لڑے ہاتھ آیا ہے) ان کا (بھی حق) ہے جن مسلمانوں نے ابھی ہجرت نہیں کی اور وہ ان کے آنے سے پہلے مدینہ میں رہتے اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے اس سے وہ محبت کرنے لگتے ہیں اور (مال غنیمت میں سے) مہاجرین کو جو (کچھ بھی دے) دیا جائے اس کی وجہ سے یہ اپنے دل میں اس کی کوئی طلب نہیں پاتے اپنے اوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو (مہاجرین بھائیوں کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اور بخل تو سب ہی کی طبیعتوں میں ہوتا ہے مگر جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ فلاح پائیں گے ! ۱

اور انصار مدینہ کے بعد (آنے والی) اولاد آدم میں سے ہر وہ سفید و سیاہ مسلمان ہے جو مہاجرین اور انصار دونوں طبقوں کے دنیا سے گذر جانے کے بعد آنے کو ہے بمصداق این الفاظ

وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ - (۵۹ : ۱۰)

(اور ہاں ! جو مال بے لڑے ہاتھ آیا ہے) ان کا (بھی حق) ہے جو مہاجرین اولین کے بعد (ہجرت کر کے) آئے

اے ابو عبیدہ !

متذکرۃ الصدر اشیاء (اراضی اور باغات وغیرہ) ذمیوں ہی کے پاس رہنے دیجئے ۲

۱- نذیر احمد ۲- تا بہ قیامت ! (مترجم)

Marfat.com

اُن سے اُن کی وسعت کے مطابق جزیہ وصول کر کے مسلمانوں میں تقسیم کرتے رہئے

ان (ذمّیوں) کی بحالی سے وہاں کی زمین آباد رہے گی اور وہی اپنی زمین پر کاشتکاری کے لئے زیادہ موزوں ہیں

آپ اور آپ کے ہمراہی فاتحین کو ان ذمیوں کی ذات پر بھی تقسیم کا حق نہیں

آپ نے ان سے کیے ہوئے جس معاہدہ کی اطلاع دی ہے اس کے مطابق اب آپ ان باشندوں کو تقسیم کر کے غلام نہیں بنا سکتے ان سے جس قسم کے جزیہ پر آپ نے معاہدہ کیا ہے اس سے زیادہ ان سے کچھ وصول نہیں کیا جا سکتا

خدا وند عالم نے ہمارے اور آپ دونوں کے لیے اپنی کتاب میں فرمایا ہے

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ۔ (۹ : ۲۹)

لڑائی کرو ان لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نہ ساتھ دن پچھلے کے اور نہیں حرام سمجھتے اس چیز کو کہ اللہ نے اور رسول اس کے نے حرام کیا اور نہیں قبول کرتے دین سچا ان لوگوں میں سے جو دیے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیویں جزیہ ہاتھ اپنے سے اور وہ ذلیل ہوں۱

۱۔ بہ ترجمہ شاہ رفیع الدین دھلوی

Marfat.com

جزیہ پر فیصلہ ہونے کے بعد آپ ان سے کوئی اور شے وصول نہیں کر سکتے اس کے جواز کے لئے ہمارے پاس کوئی دلیل ہی نہیں

پھر دیکھئے ! اگر ہم انہیں تقسیم ہی کر لیں تو ہمارے بعد آنے والوں کے لئے کیا رہ جائے گا ان کی متروکہ اراضی لق و دق میدان ہو کر نہ رہ جائے گی! ہمارے بعد آنے والے مسلمانوں کو اس سر زمین کے اندر کوئی بات چیت کرنے والا بھی تو نظر نہ آئے گا مگر ان (ذمی مفتوحین) کو ان کی اراضی پر آباد رکھنے کی صورت میں ہم اور آپ تازیست ان کی وجہ سے معیشت حاصل کر سکیں گے

ہمارے اور ان ذمیوں کے بعد نسلاً بعد نسل ہماری اولاد ان کی اولاد سے خراج وصول کر کے اپنی گذر بسر میں سہولت حاصل کرتی رہے گی

اور یہاں کے (یہ) ذمی اس وقت تک مسلمانوں کے غلام بھی رہیں گے جب تک اسلام غالب رہے

حاصل کلام یہ ہے کہ

۱- ان سے صرف جزیہ پر اکتفا کیجئے

۲- زنہار ! جو انہیں غلام بنایا جائے

۳- مسلمانوں کو ان پر ظلم نہ کرنے دیجئے

۴- مبادا ! ان کا مال ناجائز طریق سے کھایا جائے

۵- معاہدہ میں کی ہوئی شرائط کا ایک ایک حرف پورا کیجئے اور معاہدہ میں ان کے عید دن پر صلیب کے بغیر جلوس کی شرط قلم زن کر دیجئے وہ شہر سے باہر صلیب اور عَلَم کے ساتھ دونوں اپنے اپنے جلوس سال بھر میں ایک مرتبہ اجازت سے نکال سکتے ہیں لیکن مسلمانوں کے محلوں اور مسجدوں کے قریب سے انہیں صلیب کا جلوس نہ لے جانے دیجئے

(۳۵۶)

امان نامه از ابو عُبیده بن جَرّاح به رؤسائے بعلبک

مؤلف : ابو عُبیدہ بن جراح شہر دمشق فتح کرنے کے بعد اہل حمص کو مغلوب کرنے کے لئے بڑھے تو راستے میں بعلبک آ گیا وہاں کے باشندوں نے امان طلب کی جس پر یہ معاهده قرار پایا

یہ امان نامہ ہے فلاں — و — فلاں اور باشندگان بعلبک کے لئے جن میں رومی ، ایرانی اور عرب سب شامل ہیں

۱- ان کے جان و مال اور مکانات آبادی اور آبادی سے باہر دونوں قسموں کے لئے امان و حفاظت کی ذمہ داری ہے

۲- رومی باشندوں کے لئے صرف اس میں استثنٰی ہے کہ وہ اپنے گھوڑوں کے ریوڑ بستیوں سے ۱۵ میل دور رکھیں اور آبادی میں ہرگز نہ لائیں البتہ ماہ ربیع الثانی اور جمادی الاول میں وہ ان ریوڑوں کو بستیوں میں رکھ سکتے ہیں

۳- معاہدین میں سے جو افراد اسلام قبول کر لیں ان کے لئے کوئی پابندی نہیں جیسے ہم ہیں ویسے ہی وہ !

۴- ان معاہدین کے تاجر ہمارے اور ہمارے معاہدین کے ملک جہاں چاہیں جائیں جس طرح یہ لوگ ہمارے ذمّی ہیں اسی طرح وہ ہمارے ذمّی ہیں

شہد اللہ و کفٰی باللہ شہیدا (اس معاہدہ پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اس کی شہادت کافی ہے)

Marfat.com

(۳۵۷)

امان نامه برائے باشندگان بیت المقدس از امیرالمؤمنین عمر بن الخطاب

مؤلف : حضرت عمر نے باشندگان ایلیا (بیت المقدس) کو مقام جابیہ پر امان دی امان نامہ میں بیت المقدس کے علاوہ اس کی نواحی بستیوں کے لئے ایک ہی تحریر امن نامہ لدّ¹ پر اکتفا فرمایا (بہ حسب نمبر ۳۵۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ عبداللہ عمر امیرالمؤمنین کی طرف سے باشندگان ایلیا کے لئے ہے

مشروط بہ دفعات ذیل!

۱۔ ان کے اموال ، جان ، عبادت گاہیں ، صلیب ، مریض و توانا ہر ایک شے سے عدم تعرض کیا جائے گا

۲۔ گرجوں کے لئے رعایت یہ ہے ! نہ وہ مسمار کیے جائیں گے نہ ان کو مرتبہ کم کیا جائے گا نہ ان کے اندر اور باہر سے کوئی شے دور کی جائے گی ان کی صلیب کے طول و عرض اور نقش و نگار سے بھی تعرض نہ ہوگا

۳۔ یہ مراعات ان کے ساتھ ان کے بھلے بُرے دونوں قسم کے حلیفوں کے لئے بھی ہیں

۴۔ ان کے اموال بھی دخل اندازی سے مستثنیٰ ہوں گے

۱۔ بالضم دہی بفلسطین ، گویند کہ عیسیٰ علیہ السلام دجّال را بر درِ آن دہ خواهد کشت (منتهی الارب) : م :

Marfat.com

۵- ان کے دینی اعمال سے بھی مواخذہ نہ ہوگا
۶- ان سے بلا وجہ پرسش ہوگی نہ ضرر رسانی ہوگی
۷- اور ایلیا میں ان کے جوار میں کسی یہود کو بھی آباد نہ کیا جائے گا

باشندگان ایلیا کے لئے شرائط

۱- جزیہ میں ان پر اہل مدائن کی شرائط کی پابندی (امن نامہ نمبر ۳۲۱ تا ۳۲۴) کے ساتھ مندرجہ ذیل شرائط کے پابند بھی ہوں گے
۲- وہ اپنے علاقہ سے رومی اور چوری پیشہ لوگوں کو نکال دیں
۳- اگر دونوں گروہ ہماری رعیت بن کر وفاداری سے ایلیا میں رہنا چاہیں تو رہیں ان کے لئے وہی مراعات اور شرائط ہوں گی جو ایلیا کے اصلی باشندوں کے لئے ہیں
۴- ایلیا کی اقامت اگر یہ چھوڑنا چاہیں تو ہماری مفتوحہ مملکت میں ہم ان کی جان اور اموال کی حفاظت کریں گے ان کے ایلیا سے نکل جانے کی صورت میں ان کے متروکہ گرجے اور صلیب بحال رہیں گے
۵- ساکنان ایلیا میں سے جن لوگوں نے ہمارے خلاف جنگوں میں حصہ لیا مثلاً ان کے فلاں شخص کے ہاتھ سے ہمارا فلاں سپاہی قتل ہوا ایسے لوگوں سے باز پرس نہ ہوگی اور ان کے لئے جزیہ میں بھی وہی شروط ہوں گے جو ایلیا کے عوام کے لئے ہیں
۶- ایلیا سے ملک بدر ہونے والوں کے سوا ملک میں مقیم باشندوں سے فصل کی کٹائی کے موقعہ پر جزیہ وصول کیا جائے گا

اس تحریر پر اللہ ، اس کے رسول ، خلفاء اور مومنین سب کی ضمانت ہے بشرطیکہ وہ (طے شدہ) جزیہ ادا کرنے میں کوتاھی نہ کریں !

گواہان : (۱) خالد بن ولید (۲) عمرو ابن العاص
(۳) عبدالرحمن بن عوف (۴) معاویہ ابن ابو سفیان
کاتب : معاویہ ابن ابوسفیان
بتاریخ : ۱۵ھ

Marfat.com

(۳۵۸)

نامہ امان از امیر المومنین عمر بن الخطاب برائے ساکنانِ شہر لُدّ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ مراعات ہیں عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے باشندگان لُدّ اور ان کے فلسطینی حلیفوں کے لئے!

۱- ان کے اموال ، جانیں ، عبادت گاہیں ، صلیب ، مریض اور توانا اور تمام ملت کو امان دی جاتی ہے

۲- ہم ان کے گرجے نہ مسمار کریں گے نہ ان میں سکونت اختیار کریں گے نہ ان لوگوں کو تکلیف پہنچائی جائے گی

ان مراعات کے عوض میں!

باشندگان لُدّ اور ان کے فلسطینی حلیف ہمیں باشندگان مدائنِ شام کے برابر جزیہ ادا کریں اور اہل مدائن کے جملہ شروط کی پابندی ان پر واجب ہوگی (بمطابق نمبر ۳۲۱ تا ۳۲۴)

(۳۵۹)

معاہدات عِیاض بہ غَنَم

الف : بہ ساکنان رَقّہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ ہے عِیاض بن غَنَم کی طرف سے اہل رَقّہ کے لئے بعوض مقررہ جزیہ کے!

حفظ و امان ہے ان کے مال و جان اور عبادت گاہوں کے لئے جن کو نہ

Marfat.com

مسمار کیا جائے گا نہ ان میں سکونت کی جائے گی

بشرطیکہ!

۱- وہ مقررہ شرائط میں خیانت کے مرتکب نہ ہوں

۲- اور از سر نو کسی کنیسہ کی تعمیر نہ کریں

۳- گرجوں اور عید فصح میں ناقوس نہ بجائیں

۴- اور نہ صلیب کا جلوس نکالیں

۵- کسی مسلمان کو فریب سے قتل نہ کریں

اس تحریر پر خدا گواہ ہے و کفیٰ باللہ شہیداً

بہ مہر عیاض

(۳۶۰)

ب : امان نامہ (مقام) رُھا کے پادری کے لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ ہے عیاض بن غَنَم کی طرف سے رُھا کے پادری کے واسطے

۱- اگر تم ہمارے لئے شہر کا دروازہ کھول دو

۲- اور فی کس ایک دینار مع دو مُدّ گندم کے سالانہ جزیہ ادا کرو

۳- ہمارے آدمیوں کی انہیں راستہ بتانے میں رہبری کرو

۴- پلوں اور راستوں کی درستگی کی پابندی کرو

۵- مسلمانوں کی خیر خواہی کرتے رہو

تب!

تمہاری اور تمہارے حلیفوں کی جان و مال کے لئے امان ہے

اس تحریر پر خدا گواہ ہے و کفیٰ باللہ شہیداً

Marfat.com

(۳۶۱)

امان نامہ نمبر ۳۶۰ کی دوسری شکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ ہے عیاض بن غنم اور ان کے همراهی مسلمانوں کی طرف سے ساکنان مقام رُھا کے لئے

اگر وہ مندرجہ ذیل امور کی پابندی کریں تو ان کی جان ، مال ، اولاد ، مستورات ، شہر اور پن چکیاں ہر ایک کے لئے حفظ و امان ہے

شرائط یہ ہیں!

۱- مقررہ جزیہ کی ادائیگی

۲- پُلوں کی درستگی

۳- اور ہمارے آدمیوں کو راستہ بتانے میں سبقت

اس معاہدہ پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور مسلمان گواہ ہیں

Marfat.com

معاهدات عمرو بن العاص

Marfat.com

Marfat.com

(۳۶۲)

فرمان امیر المؤمنین عمر بنام عَمرو بن العاص

بر موقعہ سفر عَمرو بن العاص برائے تسخیر مصر

اگر یہ خط مصر کی سرحد میں داخل ہونے سے قبل پہنچے تو الٹے قدم واپس لوٹ آؤ

اور اگر مصر کے حدود میں قدم رکھنے کے بعد پہنچے تو فامض لو جہک! (تب آگے بڑھتے چلے جاؤ !)

(۳۶۳)

ایضاً

اے عَمرو !

اس خط کے جواب میں ملک مصر کی جغرافیائی اور قدرتی حالت کے ساتھ دریائے نیل ، اس کی روانی و سیرابی اور اس کے منافع اس انداز سے قلم بند کرکے بھیجو گویا میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں!

(۳۶۳)

ایضاً

اے عَمرو!

اس خط کے جواب میں مصر کی طبعی حالت ، دریائے نیل کی افادیت اور مضرت ہر دو اس انداز سے لکھئے جیسے میں اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ رہا ہوں!

Marfat.com

(۳۶۴)

مصر کی تعریف میں عَمرو بن عاص کا خط۱ (بجواب استفسار حضرت عمر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصر کی سر زمین ایسی سر سبز و شاداب ہے جسے سدا بہار کہیے یہ دو پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا ملک ہے جن دو میں ایک پہاڑ ریتلا اور پتلا سا ہے جس کی تشبیہ کوھان بریدہ آونٹ سے دی جاتی ہے ملک کی پیدا وار کا منبع وہ اراضی ہے جو ایک طرف ساحل سمندر سے ہم آغوش اور دوسری طرف اسوان (امان نامہ ۳۶۹) سے بغل گیر ہے جس زمین کے بیچوں بیچ پانی کی ایک دھار ہے سراپا برکت ، اس دھار کی صبح پر یمن اور شام سراسر رحمت ہے یہ اٹکھیلیاں کرتی ہوئی ادھر سے آدھر جا رہی ہے سہر و ماہ کے عروج و زوال کی مانند کبھی فروزاں اور گاھے نظروں سے آوجھل ، ایک ایسا وقت بھی آ جاتا ہے جب اطراف کے چشمے اور ندی اس سے ہم کنار ہو کر خود کو گمنام کر بیٹھتے ہیں ان کی یہی خدمت ہے تب یہ ٹھاٹیں مارنا شروع کر دیتی ہے اور اس کی نواحی بستیوں تک ڈونگی یا بڑی کشتی

۱۔ اس خط کے مآخذ سے معلوم ہوا کہ یہ خط ابھی تک صرف دو کتابوں میں منقول ہوا ہے

(۱) نخبہ الدہر

(۲) نجوم الزاہرہ

فاضل گرامی محمد حسین ہیکل مصری نے بڑی الفاروق عمر بن الخطاب میں یہ خط نقل کیا ہے مگر ان کی عادت ماخذ قلمبند کرنے کی نہیں مقابلہ سے معلوم ہوا کہ وہ خط الوثائق سے لفظاً مختلف مگر معناً تقریباً یکساں ہے مرحوم ہیکل نے اس خط کی وضیعت پر بڑی بحث کی ہے کچھ سہی دونوں خطوں کے الفاظ لغات نادرہ سے بڑی زیادہ نادر ہیں (مترجم)

Marfat.com

کے بغیر پہنچنا محال و ناممکن ہو جاتا ہے پانی پر تیرنے والی یہ کشتیاں جیسے ابابیل کے پر کانوں میں آویزاں ہوں طغیانی ختم ہونے پر اس کا اصلی حالت میں لوٹ آنا طبعی امر ہے اور اپنے اصلی کناروں کے اندر اندر بہنے لگتا ہے لیجئے اب وہ اپنے مخفی خزانے اگلنے لگا ذرا دیر بعد یہ خزانے سطح ارضی پر بکھر گئے کسان ویرانی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے کے باوجود پیداوار کے لئے تگ و دو میں منہمک ہو جاتے ہیں پہلے انہوں نے پانی کے بہاؤ سے بنی ہوئی نالیوں کو ارد گرد کی مٹی سے برابر کیا اور تخم ریزی کے ساتھ خدائے برتر کی رحمت کا آسرا لگا کر بیٹھ گئے کچھ عرصہ بعد کھیت لہلانے لگے جوشے پھوٹ نکلے پودوں کی شاخوں کو آمنڈھ اور پائیں میں نمی نے شاداب کیا بسا اوقات تو برتو کالی گھٹائیں آمنڈھ کر آ گئیں اور ایک بوند بہانے کے بغیر جیسے خالی ھاتھ آئی تھیں ویسے ہی واپس لوٹ گئیں

اے امیر المؤمنین !

ھمارے آنے کے وقت نیل کا یہ انداز دودھ سے زیادہ نافع ثابت ھوا کل تک نیل کی وادی چٹیل میدان تھی اچانک جوار بھاٹھا اٹھا نیلے رنگ کی موجیں آسمان سے ٹکرانے لگیں ساحلی زمین مختلف رنگوں کے تختے بن گئی یہاں سفید براق موتی بکھر رہے ہیں آدھر سیہ چادر بچھی ہوئی ہے اور ایک طرف تا حد بہ نظر زمردیں فرش اپنی بہار دکھا رہا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین

یہاں کے باشندوں کے لئے ۳ چیزیں یکساں کار آمد ہیں

۱- وہ اپنے سے بڑے آدمی کی بات قبول کر لینا ضروری نہیں سمجھتے

۲- ملک کی آمدنی میں سے پلوں اور ندی نالوں کی درستگی میں خرچ کرنا ان کے نزدیک ضروری ہے

۳- ہر ایک جنس کا لگان اس کے کھلیان میں آ جانے پر وصول کیا جاتا ہے

السلام و

Marfat.com

(۳۶۵)

امان نامہ عمرو بن العاص بہ اہل عین شمس

مؤلف : عمرو بن العاص نے مصر کے مشہور تاریخی شہر عین شمس پر دھاوا بول دیا ادھر سے مقابلہ کے لئے مصر کے قبطی اور نوبہ کے بربری تل گئے حضرت زبیر بن العوام فصیل شہر پر سے اچانک شہر میں داخل ہو گئے اہل شہر نے اپنی ہلاکت کا پیش خیمہ دیکھ کر امان کی درخواست پیش کی جو ان شرائط پر ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمرو بن عاص نے ان شہریوں کو مندرجہ ذیل شرائط پر امان بخش دی ہے!

۱- ان کی جان ، مال ، گرجے ، صلیب ، ہموار اور نشیبی اراضی اور پانی کے ذخائر ان میں سے کسی شے سے تعرض نہ ہوگا لیکن وہ اپنی عبادت گھوں میں اضافہ نہ کریں اور نہ ہماری طرف سے ان میں کمی ہوگی

۲- اہل نوبہ کو اپنے ہاں آباد نہ کریں

۳- جزیہ اور اطاعت اس حلقہ کے تمام باشندوں کے اتفاق رائے پر ہے جزیہ نیل کی طغیانی کے سال میں ۵ لاکھ اور اس کے آثار کے سال پیداوار میں کمی کے مطابق (جزیہ میں بھی) کمی ہوتی رہے گی

۴- اگر (یہ) ماتحت جزیہ میں بلا سبب کمی کے مرتکب ہوں تو ہماری طرف سے امان کے شرائط میں بھی کمی لازماً ہوگی

۵- اور جزیہ کے مطلق انکار پر امان مطلقاً ساقط ہو جائے گی

۶- چوری کی واردات پر اصلی مجرم کے سوا کسی اور سے تعرض نہ ہوگا

Marfat.com

اگر اس خطه کے قدیم رومی اور اهل نوبه شریک معاهده رهنا چاهیں
تو همیں منظور هے ان کے شرائط مصریوں هی کے موافق هوں گے

۷۔ اور ان پر جزیه وهاں کی پیدا وار میں سے نواں حصه هے

۸۔ اهل نوبه کو سالانه اتنے ... گھوڑے همارے حواله کرنا هوں گے اس رعایت کے بالعوض که هم نه تو ان پر حمله کریں گے اور نه انهیں داخلی اور خارجی تجارت سے روکا جائے گا

۹۔ اگر ان غیر ملکی (رومی اور بربری) باشندوں میں سے کوئی شخص هماری اطاعت نه کرنا چاهے تو اسے یهاں سے ترک سکونت پر اس کی سرحد تک امن سے پهنچانے کی ذمه داری هم پر هوگی

گواهان

۱۔ زُبیر

۲۔ عبداللہ و ۳۔ محمد پسران زبیر

۴۔ وردان

(۳۶۶ — ۳۶۷)

فرمان امیر المومنین عُمر درباره اسیران مصر

بروایت زیاد بن جزء الزبیدی

میں فتح مصر کے دوران میں عَمرو بن عاص کے لشکریوں میں تھا — جب مصر کا شهر بلهیب فتح هو جانے کے بعد وهاں کے اسیروں کو مدینه و مکه اور یمن میں تقسیم کر دیا گیا تو اسکندریه کے رئیس نے عَمرو بن العاص سے اپنے اسیروں کی واپسی کی درخواست کی عَمرو نے یه درخواست امیر المؤمنین عُمر کی خدمت میں بھجوا دی هم لوگ

Marfat.com

حضرت عمر کے فرمان کے منتظر تھے کہ مدینہ سے جواب آ گیا جو عَمرو بن العاص نے ہمیں پڑھ کر سنایا

تمہارا یہ خط ملا کہ اسکندریہ کے رئیس اس شرط پر جزیہ ادا کرتے ہیں کہ ان کے اسیر واپس کر دئے جائیں جزیہ ہماری زندگی میں ہمارے لئے اور ہمارے بعد آنے والے مسلمانوں کے لئے ہے یہ آمدنی مجھے اس فے سے زیادہ پسند ہے جو فوراً تقسیم ہو جانے سے اس طرح ختم ہو جاتی ہے جیسے وہ تھی ہی نہیں

اسکندریہ کے رئیس سے اس شرط پر جزیہ قبول کر سکتے ہو کہ جو اسیر اماں پر تمہارے قبضہ میں ہیں انہیں اسلام قبول کرنے یا اپنے قدیم مذھب پر رہنے کا اختیار دیا جائے ان میں سے جو شخص مسلمان ہو جائے اس کا معاملہ پہلے مسلمانوں کی مانند ہے کہ ہماری جانب سے ان پر کوئی شرط نہ ہوگی اور ان اسیروں میں سے جو شخص اپنے قدیم مذھب پر رھنا چاھے اسکی خوشی! اسے آزاد کر دیا جائے مگر اسے دوسروں کی مانند جزیہ ادا کرنا ہوگا

اور ان میں جو اسیر عرب میں لے جا کر مکہ و مدینہ اور یمن میں منقسم ہو چکے ہیں ان کے سمیٹنے کی ہم میں قدرت نہیں اور ہم صلح میں خود پر ایسی شرط عائد نہیں کر سکتے جس کے ایفا پر ہمیں قدرت نہ ہو!

(۳۶۸)

اھل اَنطَابُلُس سے معاھدہ

فتح اسکندریہ کے بعد عَمرو بن العاص نے مغرب کی طرف کوچ کر دیا اور بَرقَہ پہنچے جو اَنطَابُلُس کا دار السلطنت

Marfat.com

تھا وہاں کے باشندوں نے تیرہ ہزار دینار سالانہ جزیہ پر صلح کر لی پہلی قسط انہوں نے اپنے بیٹے اور گھر بار کا سامان بیچ کر پوری، کی اور انہیں تحریری امان نامہ دے دیا گیا

مگر اس امان نامہ کی نقل نہیں ملی

Marfat.com

Marfat.com

(۳۶۹)

معاهدہ از سعد بن ابی سرح برائے اہل نوبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ عہد نامہ عبداللہ سعد[۱] ابن ابی سرح اور نوبہ کے رئیس اور وہاں کے ان تمام باشندوں کے ساتھ قرار پایا ہے جو مقام اسوان سے لے کر اس کے دوسری سمت کی پہاڑی سرحد تک پھیلے ہوئے ہیں

متن !

عبداللہ سعد ابن ابی سرح نے اہل نوبہ سے ایک لڑائی کے بعد انہیں امان دے دی ہے اس معاہدہ میں ہماری طرف سے ''صعید مصر'' کے مسلمان وہاں کے ذمی اور مصر کے دوسرے خطوں کے مقیم مسلمان یا نومسلم اور ذمی بھی شریک ہیں

اے اہل نوبہ !

اب سے تم اللہ اور اس کے رسول محمدالنبی صلعم کی پناہ میں ہو بایں معنی کہ !

(الف) نہ ہم تمہارے ساتھ لڑائی کریں گے

(ب) اور نہ تمہیں مرعوب کرنے کے لئے لشکر لائیں گے

اور ہماری طرف سے تم پر مندرجہ ذیل شرائط عائد کی جاتی ہیں

۱- اگر تم ہماری بستیوں یا علاقہ سے گذرو تو اقامت کئے بغیر آگے نکل جاؤ

۱- مصر کے فاتح عمرو ابن العاص ہیں جو حضرت عمر کی وفات تک مصر پر گورنر بھی رہے اب حضرت عثمان نے عمرو کو معزول کر کے اپنے سوتیلے بھائی سعد ابن ابی سرح کو وہاں کا گورنر مقرر کیا : م :

۲- ''صعید مصر'' وہاں کے ایک خطہ کا نام ہے : م :

Marfat.com

۲- اور اسی طرح اگر ہم تمہاری بستیوں سے گذریں تو اقامت کیے بغیر آگے نکل جائیں

۳- لیکن تمہاری بستیوں میں گذرنے والے مسلمان یا ہمارے معاہد کی حفاظت تم پر لازم ہوگی

۴- اگر مسلمانوں کا کوئی غلام بھاگ کر تمہارے ہاں آ پہنچے، تو اسے ہمراہ لا کر ہمارے سپرد کرنا ہوگا مبادا اس غلام پر قبضہ یا اس کے گرفتار کنندہ مسلمان سے تعرض کرو !

۵- تمہاری سرزمین میں مسلمانوں نے جو مسجدیں تعمیر کی ہوں ان مسجدوں کی حفاظت، صفائی، ان میں روشنی اور ان کی تعظیم تم پر عائد کی جاتی ہے

۶- تم سالانہ ۳۶۰ عدد غلام مسلمانوں کے محضور جزیہ میں پیش کرو ! مگر یہ غلام بربری ۱ ہوں

۷- ان غلاموں میں ظاہری کوئی کجی نہ ہو (جیسے کانے ، بہرے ، گونگے ، لنگڑے ، لولے اور اندھے نہ ہوں : م :)

ان غلاموں میں مرد اور عورت دونوں قسمیں ہوں مگر نابالغ بچے ، بوڑھی عورتیں اور بوڑھے مرد نہ ہوں

۸- یہ غلام اسوان میں ہمارے متعینہ صوبہ دار کے حوالے کیے جائیں

۹- اگر تم نے مسلمانوں کے کسی غلام کو پناہ دی

۱۰- مسلمان یا ہمارے معاہد کو قتل کیا

۱۱- جو مسجدیں مسلمانوں نے تعمیر کی ہیں انہیں مسمار کر دیا

۱۲- مقررہ جزیہ (۳۶۰ غلاموں) میں کمی کر دی

تب ! امان اور صلح دونوں ختم کر دیے جائیں گے پھر فریقین میں جو

۱- بربری نہایت سرکش اور بغاوت پیشہ قوم تھی ان کی سرکشی توڑنے کے لئے یہ جزیہ مقرر کیا گیا : م :

فیصلہ خدا کرے ! و ھو خیر الحا کمین !

ہم پابند ہیں خدا کے حکم اور اس کے میثاق اور اس کی پناہ کے اور پابند ہیں ہم اس کے رسول محمد صلعم کی پناہ کے !

اسی طرح تم پابند ہو اپنے دین کے مطابق حضرت مسیح ، ان کے حواریوں اور اپنے اکابر اھل دین اور ملت کے احکام کے ! — اللہ الشاھد بیننا و بینکم علیٰ ذالک (اس معاھدہ پر فریقین کے درمیان خدا شاھد ہے)

کاتب : عَمرو بن شر حبیل
تاریخ تحریر : ماہ رمضان ۱۰ھ

(۳۷۰)

فرمان حضرت عثمان (امیرالمؤمنین) بنام وَلید بن عُقبہ گورنر کوفہ

مصر سے عَمرو بن العاص کے عزل اور سعد بن ابی سرح کے تقرر نے روم کے مسیحیوں کو اپنا کھویا ھوا وقار حاصل کرنے پر پھر آمادہ کر دیا اس موقعہ پر حضرت عثمان نے عمرو بن العاص کو (مکہ میں) لکھا کہ آپ مصر میں سپہ سالار افواج کی حیثیت سے تشریف لے جائیے عمرو نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ "مر کھنی گائے کے سینگ میں تھامے رھوں اور سعد اس کا دودھ نکال کر نوش فرمائیں ! معاف فرمائیے !" عمرو کے انکار پر عثمان نے گورنر کوفہ کو یہ حکم دیا : م :

Marfat.com

''معاویہ بن ابو سفیان نے میری طرف اس مضمون کا خط بھیجا ہے کہ رومی مصر پر لشکر جرار لے کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے نکل آئے ہیں میری رائے میں کوفہ کے مسلمانوں کو اپنے مصری مسلمان بھائیوں کی مدد کرنا چاہئے

جہاں بھی آپ مقیم ہوں یہ خط پہنچنے کے ساتھ ۸ - ۱۰ ہزار دلاور مسلمانوں کا لشکر ان کی امداد کے لئے بھجوا دو! ''

(۳/۱)

قرار داد معاہدہ صفّین مابین حضرت علی و امیر معاویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱- یہ دستاویز ہے علی ابن ابی طالب اور معاویہ ابن ابو سفیان کے درمیان ، جس دستاویز کے مضمون میں علی اور معاویہ دونوں کے لشکری بھی شامل ہیں اور فریقین میں سے ہر ایک فرد کتاب‌اللہ اور نبی صلی‌اللہ علیہ و سلم کی سنت کے مطابق تصفیہ پر رضامند ہے

۲- علی ذمہ دار ہیں موجودین و غیر موجودین دونوں قسم کے اپنے درست داروں کی طرف سے فیصلہ پر رضامندی کے — اور اسی طرح معاویہ ذمہ دار ہیں اپنے شامی دوست داران حاضرین و غیر حاضرین دونوں کی طرف سے !

بایں معنی کہ !

۳- ہم دونوں (علی اور معاویہ) اپنے باہمی اختلاف پر الف سے لے کر یے تک فیصلۂ قرانی تسلیم کرنے کا وعدہ کرتے ہیں قرآن دونوں میں سے جسے زندہ (بحال) رکھے وہ زندہ ہے اور جسے مردہ (معزول) بنا دے وہ مردہ ہے

Marfat.com

۴- علی اور ان کے درستدروان نے اپنا وکیل ۱ عبداللہ بن قیس اور معاویہ نے اپنے طرفداروں سمیت اپنا وکیل عمرو بن العاص کو مقرر کیا ہے

۵- علی اور معاویہ دونوں نے اپنے اپنے وکلاء (ابو موسلی — اور — عمرو) سے خدا اور اس کے رسول کے عہد و میثاق و ذمہ کے ساتھ یہ وعدہ لے لیا ہے کہ دونوں وکلاء اولاً کتاب اللہ سے حکم حاصل کریں اگر قرآن سے یہ حکم نہ ملے تو سنۃ رسول اللہ سے تمسک کریں گے مبادا! ان وکلاء میں سے کوئی ایک یا دونوں سنۃ سے خلاف راستہ پر گامزن ہوں

۶- دونوں وکلائے مقدمۂ ھذا ابو موسیٰ اور عمرو نے اپنے اپنے مؤکل علی اور معاویہ سے بھی کتاب اللہ اور سنۃ نبی پر فیصلہ ہونے کی صورت میں تسلیم و رضا کا وعدہ لے لیا ہے

۷- علی اور معاویہ دونوں اپنی اپنی زیر نگین حکومت میں مأموں ہیں اپنی جان و مال و طریق بود و ماند اور اہل و عیال و اولاد اور ماتحتوں کے بارے میں جب تک دونوں وکیل طوعاً یا کرھاً صداقت سے منحرف نہ ہوں فیصلۂ حکمین کے بعد اُمت ان کی مددگار ہے

بشرطیکہ تحکیم کتاب اللہ کے مطابق ہو!

۸- ہر دو وکلاء میں سے قبل از فیصلہ کسی ایک وکیل کی وفات پر اس کے مؤکل اپنا دوسرا وکیل نامزد کر سکتے ہیں جو عدل و صلاحیت میں ممتاز ہو اور ایسے وکیل کو اپنے پیشرو کے نقش قدم پر چلنا ہوگا

۹- اگر دونوں مدعیانِ امارت میں سے کوئی امیر تاریخ فیصلہ سے قبل دنیا سے چل بسے تو اس امیر کے پیرو دوسرا پسندیدہ شخص اس منصب پر مقرر کر سکتے ہیں

۱- ابو موسلی اشعری : م :

Marfat.com

۱۰- فریقین میں تنازع اور اسلحہ بندی دونوں ختم کئے جاتے ہیں

۱۱- دونوں وکلاء اور ہر دو امراء پر اس دستاویز کی ہر ایک دفعہ کی پابندی لازم ہے ورنہ اُمت ان کی اطاعت اور سعیت سے ایک طرف ہو جائے گی و اللہ اقرب شہیداً و کفیٰ بہ شہیداً (جس پر خدائے اقرب کی شہادت کافی ہے)

۱۲- عوام کی جان و مال اور رہالی و موالی تا فیصلہ مأمون و محفوظ ہیں اسلحہ بندی ختم کر دی گئی ہے اور راستوں کی حفاظت کا بندوبست کر دیا گیا ہے

فریقین میں سے جو فرد یہاں موجود نہیں انہیں بھی حاضرین میں شمار کیا جاتا ہے

۱۳- دونوں وکلاء (ابو موسیٰ و عَمرو بن عاص) کو عراق و شام کے وسط[1] میں بیٹھ کر سماعت اور فیصلہ نافذ کرنا ہوگا

۱۴- سماعت کے موقعہ پر وہی فرد عدالت میں آ سکتا ہے جسے دونوں وکیل طلب کریں

۱۵- تاریخ فیصلہ اسی سال کے ماہ رمضان کے آخر تک ہے اور اگر وکلاء تعجیل یا تاخیر دونوں میں سے کسی امر کے خواہاں ہوں تو انہیں اس کا اختیار دیا جاتا ہے

۱۶- اگر ان کا فیصلہ کتاب و سنت کے خلاف ہوا تو فریقین کو لڑائی جاری کرنے کا حق حاصل ہے

۱۷- اُمت اس بارے میں خدا کے حکم اور عہد ایفا کی پابند ہے اگر فریقین میں کوئی شخص ظلم و عدوان اور فیصلہ کی مخالفت کرے تو اُمت کو اس کے خلاف یک جا ہو کر اس کے ظلم و الحاد سے عہدہ برآ ہونے کا حق بھی حاصل ہے

۱- یہ مقام دومۃالجندل قرار پایا (مترجم)

Marfat.com

گواہان

(از طرف داران علی)

۱ - حسن ۲- اور حسین پسران علی

۳- عبداللہ بن عباس

۴- عبداللہ بن جعفر بن ابو طالب

۵- اشعث بن قیس کندی

۶- اشتر بن حارث

۷- سعید بن قیس ہمدانی

۸/۹ حصین اور طفیل پسران حارث بن عبدالمطلب

۱۰- ابو سعید بن ربیعہ انصاری

۱۱- عبداللہ بن خباب بن ارت

۱۲- سہل بن حنیف

۱۳- ابو بشر بن عمر بن انصاری

۱۴- عوف بن حارث بن عبدالمطلب

۱۵- یزید بن عبداللہ اسلمی

۱۶- عقبہ بن عامر الجہنی

۱۷- رافع بن خدیج انصاری

۱۸- عمرو بن الحمق الخزاعی

۱۹- نعمان بن عجلان انصاری

۲۰- حجر بن عدی کندی

۶۱- یزید ابن حجیہ نکری

۲۲- مالک بن کعب ہمدانی

۲۳- ربیعہ بن شرجیل

۲۴- حارث بن مالک

۲۵- حجر ابن یزید

۲۶- علبہ بن حجیہ

واز شامیان درستداران معاویہ

۱- حبیب بن مسلمہ فہری

۲- ابوالاعور سلمی

۳- بشر بن ارطاة قرشی

۴- معاویہ ابن خدیج کندی

۵- مخارق بن الحارث (الزبیدی)

۶- مسلم بن عمرو السکسکی

۷- عبداللہ بن خالد بن ولید

۸- حمزہ بن مالک

۹- سبیع بن یزید الحضرمی

۱۰- عبداللہ بن عمرو بن العاص

۱۱- علقمہ بن یزید الحضرمی

۱۲- یزید ابن ابجر عبسی

۱۳- مسروق بن جبله العکی
۱۴- بسر بن یزید الحمیری
۱۵- عبدالله بن عامر القرشی
۱۶- عتبه بن ابو سفیان
۱۷- محمد بن ابو سفیان
۱۸- محمد ابن عمرو بن العاص
۱۹- عمار بن احوص الکلبی
۲۰- مسعده بن عمرو العتبی
۲۱- صباح بن جلهمة الحمیری
۲۲- عبدالرحمن بن ذوالکلاع
۲۳- ثمامه بن حوشب
۲۴- علقمه بن حکم

تاریخ تحریر : چهار شنبه ۱۷ صفر - ۳۷ھ

ضمیمہ ۸

حضرت نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے منسوب فرامین

جو

یہود و نصاری اور مجوس کے لئے ہیں

بشمول

تعزیت نامہ بر وفات پسر معاذ بن جبل بنام معاذ !

Marfat.com

Marfat.com

ا

فرمان نبوی برائے اقارب سلمان فارسی (المجوسی)

مؤلف علام نے یہ فرمان حاصل کیا - سر جمشید
جیتجی بھائی نیت رئیس اعظم از مجوس ہند بمبئی سے جو کہ
۱۲۲۱ یزد جردی مطابق ۱۸۵۱ء میں چھپا

(یہ فرمان امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کے قلم سے سرخ رنگ کے چمڑے پر لکھا ہؤا ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ وثیقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف سے ہے مہدی فروح ابن شخسان برادر سلمان رضی اللہ عنہ، ان کے اہل بیت اور جملہ پس ماندگان سلمان سہدی فروح کے لئے! ان میں سے جو لوگ اسلام قبول کر لیں اور وہ لوگ بھی جو اپنے قدیم دین پر قائم رہیں دونوں طبقوں کے لئے ہے!

سلام ہو تم پر!

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور تمام بنی نوع بشر کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہنے کا حکم دیا ہے

خدا ہی مخلوق کا پیدا کنندہ اور تمام امور کا سبب ہے اس کے خالق ہونے کے ساتھ تمام مخلوق کی حیات و ممات اس کے ہاتھ میں ہے اور حشر کے بعد سب کو اسی کے سامنے پیش ہونا ہے

۱- مؤلف علام نے ضمیمہ سے پھر عدد اول شروع کر دیا ہے اور اس میں ہندسوں کی بجائے حروف تہجی استعمال کئے ہیں (مترجم)

Marfat.com

بالآخر ہر ایک کے لئے زوال و فنا ہے ، کل نفس ذائقة الموت، اللہ کے امر (حکم) کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا نہ اس کی سلطانی کو زوال کا خطرہ ہے اس کے جلال کی کوئی حد و نہایت نہیں

نہ کوئی اس کی بادشاہت میں شریک ہے

سبحان مالک السمٰوات والارض الذی یقلب الامور کما یرید

(وہ ہر خامی سے منزہ مالک ہے زمین اور آسمان کا اور خود مختار ہے اپنے کاموں کے نفاذ میں !)

وہ مخلوق کے اقسام میں سدا تنوع اور اضافہ فرماتا رہتا ہے اور منزہ ہے قیل و قال سے، تعریف اس کے اوصاف کا احاطہ کب کر سکتی ہے ذہن اس کی کنہ کے لئے لاکھ سعی کرے مگر بے سود ہے اس نے اپنی کتاب (قرآن) کو اپنی تعریف سے شروع فرمایا اور ہمارے لئے اس تعریف کو عبادت قرار دیا بندوں کی طرف سے اپنی حمد و شکر پر خوش ہوتا ہے بنی آدم کی طرف سے اس کی حمد و ثنا اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اس کی حمد کرنے والوں میں سے بھی کوئی اس کا شمار نہیں کر سکتا میں اس ذات وحدہ لا شریک کا اقرار کرتا ہوں جو ہر غیب و سر پر خوبی کے ساتھ نگران ہے

یَا اَیُّھا النَّاس اتَّقُوا وَاذْکُرُوا اللہَ یَوْمَ ضَغْطَۃِ۲ الارض و نفخ نار الجہنم ! و الفزع الاکبر و الندمۃ

...

۱- ہر شے موت سے دو چار ہو کر رہے گی : (مترجم)

۲- ض غ ظ ہ غالباً کوئی لفظ نہیں یہ ۔ ۔ ۔ ط ہ تھا ۔ جو ماخذ میں طباعت کی غلطی سے ظ ہو گیا ۔ یہاں اس کے معنی ''فشارش'' (منتہی الارب) موزوں ہیں (مترجم)

Marfat.com

والخوف بین یدی رب العالمین آذنتکم کما
اذن المرسلون لتسئلن عن النبإ العظیم
و لتعلمن نبأه بعد حین

(اے بنی آدم! خدا سے ڈرو اور اس دن کا تصور کرو جس روز زمین شق ھو جائے گی جہنم کی آتشین تپش سے فضا کرۂ نار ھو جائے گی اس خوف ناک دھشت و پشیمانی اور رب العالمین کے حضور جواب طلبی سے

میں تمہیں سابقہ رسولوں کی مانند متنبہ کرتا ھوں قیامت کے دن سے! جس کا یقین تم بھی ذرا دیر کے بعد کر لو گے)

جو شخص میری رسالت پر ایمان لائے اور مجھ پر خدا کی طرف سے نازل شدہ وحی کی تصدیق کرے وہ ھم میں سے ھے دنیا میں اس سے ھمارا کوئی مقابلہ نہ ھوگا اور عقبیٰ میں ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے پہلو بہ پہلو جنت میں رھے گا عذاب دوزخ سے اُسے خدا کے لئے امن اور نجات ھے یہ وعدہ اللہ ھی نے مومنین کے لئے فرمایا :— وَاَنَّ اللّٰہَ یَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ وَ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ :— (اللہ تعالیٰ مختار ھے رحم کرنے میں اور وہ رحم کے لئے حکمت کام میں لاتا ھے) عاصی کے لئے اس کی گرفت سخت ھے اور وہ غفور و رحیم ھے

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ
خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (۵۹ : ۲۱)

Marfat.com

(یہ قرآن اگر ہم پہاڑوں پر نازل کرتے تم دیکھتے کہ وہ
خشیۃ الٰہی سے کس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جاتے
ہیں خدا کا منکر گمراہ اور اس کی طرف سے نازل کردہ دین اور
رسول پر ایمان لانے والا بلند درجات پر فائز ہوگا)

میرے اس فرمان کے مطابق ! ان لوگوں کے لئے خدا کی امان ہے ان کی اولاد اور مال پر بھی امان ہے جب تک وہ زمین پر آباد ہیں وہ اپنی مقبوضہ زمین کے ہموار اور پہاڑی علاقے، چشموں، چراگاہوں پر ان کا قبضہ اور استحقاق ہمیشہ کے لئے تسلیم ہے ان مراعات میں وہ افراد بھی شامل ہیں جن کے بالواجہ فرمان ھذا پڑھا جائے

مہدی فروح اور ان کے پس ماندگان کا فرض ہے کہ وہ اس فرمان میں لکھے ہوئے احکام کی پابندی کا خیال رکھیں ۔

مسلمان ان پر ظلم نہ کریں نہ انہیں کسی قسم کی تکلیف میں مبتلا کریں اور ان کے لئے یہ مراعات بھی ہیں

۱۔ وہ غلاموں کی مانند پیشانی کے بال نہ کٹوائیں

۲۔ اپنا زنار زیب گلو رہنے دیں !

۳۔ جزیہ انہیں تا قیامت معاف ہے !

۴۔ ان کے آتش کدوں کی بحالی اور ان کی آمدنی اور فروغ میں انہیں آزادی ہے

۵۔ لباس فاخرہ اور ہر قسم کی سواری کا انہیں اختیار ہے

۶۔ رہائش کے لئے تعمیر مکانات اور اصطبل کی اجازت ہے

۷۔ اپنے طریق پر جنازے لے جانے کے مجاز ہیں

Marfat.com

۸۔ اپنے مذہب کے ہر ایک شعار کی پابندی کا اختیار ہے

۹۔ ہمارے تمام ذمیوں کے مقابلہ میں وہ معزز و موقر ہیں

ان کے لئے یہ مراعات سلمان رضی اللہ عنہ کی وجہ سے تمام مؤمنین رحمہ اللہ پر واجب ہیں ان مراعات پر مجھے وحی الہیٰ سے یہ اطلاع ہوئی ہے کہ :—

ان الجنة سلمان اشوق من سلمان الی الجنة
(جنت سلمان کے لئے ان کی زیارت کی مشتاق ہے اس شوق کے مقابلہ میں جو سلمان کو جنت کے بارے میں ہے)

سلمان معتمد اور امین و خیر اندیش ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ساتھ جملہ مؤمنین کے نزدیک اور وہ ہم ہی میں سے تو ہے

اس فرمان میں سلمان کے اہل بیت اور پس ماندگان کے لئے جن مراعات اور احسان کا تذکرہ کیا گیا ہے زنہار کوئی مسلمان ان میں دخل انداز ہو یہ مراعات سلمان کے خاندان میں سے مسلمانان اور ان میں سے اپنے قدیم دین پر قائم رہنے والے ہر دو صنف کے لئے یکساں ہیں

مسلمانوں میں سے جو شخص میرے ان احکام پر عمل پیرا ہو اس کے لئے خدا تعالیٰ کی رضامندی یقینی ہے

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے اور پر تا بہ قیامت خدا کی لعنت ہے

جس شخص نے پس ماندگان سلمان کی تعظیم کی اس نے میری تکریم کی اور وہ عند اللہ بھلائی کا حقدار ہوا اور جس کسی نے ان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے تکلیف دی میں قیامت کے روز اس سے انتقام لونگا اس کی جزا جہنم ہے

اور میں اس کی شفاعت سے بری ہوں

والسلام علیکم و التحیة لکم من ربکم

(تم پر سلامتی اور تمہارے رب کی طرف سے انعام ہو)

کاتب : علی بن ابی طالب

بحکم : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بموجودگی : ابوبکر ، عمر ، عثمان ، طلحہ ، زبیر ، عبدالرحمٰن بن عوف ، سلمان ، ابوذر ، عمار ، حبیب ، بلال ، مقداد بن اسود بشمول بے شمار مؤمنین کے! رضی اللہ عنہم و علی الصحابة اجمعین

ب

فرمان نبی صلعم برائے یہود

(فرمان نمبر ۳۴ — ملاحظہ ہو!)

ج

فرمان نبی صلعم برائے نصرانیان

بعد از وثیقۂ ۹۶ ، ۹۷

از مؤلف علام

راقم الحروف مندرجہ ذیل ملکوں اور شہروں میں بار ہا گیا شام میں ، مصر میں ، ماوراء النہر ، عراق اور ہندوستان میں! جہاں اپنے مقالہ کے متعلقات کی تلاش اور مآخذ کے مطالعہ سے مستفیض ہوا ، یورپ کے ان کتب خانوں میں مشرق کے متعلق وہاں کا لٹریچر پڑھا

Marfat.com

(الف) پیرس میں
(ب) لندن ,,
(ج) روما ,,
(د) لیدن ,,

جن میں وثائق نبوی صلی اللہ علیہ و سلم کا تذکرہ عام ہے بعنوان ''نبی الاسلام بنام فرق النصاری'' اور اسی طرح خلفائے راشدین خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر بن الخطاب کے فرامین بھی عام ہیں ان وثائق و فرامین کے نقل و حمل میں ہم نے اپنی پوری قوت صرف کر دی اس لئے بھی کہ ان میں اسلام اور اس کے مخاطب فرقوں کے درمیان باوجود اختلاف عقائد کے الفت اور اتحاد کا پیغام ہے ــ ان جگہوں سے راقم مؤلف کو اس قسم کے فرامین ۱۵ - ۱٦ کے قریب دستیاب ہوئے

مگر جب ہم نے ان تحریروں کا جائزہ لیا اور ان مآخذ سے حاصل شدہ وثائق کا مشہور و متداول کتب اسلام سے مقابلہ کیا تو نہ صرف انہیں سیاق و سباق عبارت بلکہ نفس مضمون میں بھی کتب متداولہ کے فرامین سے مختلف پایا کہیں بے جا کمی ہے اور کہیں بے محل اضافہ ! باوجودیکہ ان اور آن (ہماری کتب متداولہ) دونوں کے فرامین کے منابیع ایک ہی ہیں جس سے ہم گونہ شکل میں اُلجھہ گئے کہ دونوں (مآخذ) میں سے کس کی تصدیق کریں اور کس سے انکار ! اسی اثناء میں معلوم ہوا کہ آرمینیہ کے ایک کیتھولک پادری نے اپنے آخری عہد زندگی میں آستانہ میں ایک خط بھجوایا جسے دار الاسلام کے موقت رسالوں نے شائع کیا اور ان سے رسالۂ ''احوال'' نے اسی سال

میں (اپنے) عدد ۳۸۹۳م بابت ۲۶ شباط۱ ۱۹۰۹ء میں نقل کیا
اب ''احوال'' کے حوالہ سے یہی خط کچھ عرصہ بعد
رسالہ (موقت) '' اوضۃ المعارف '' نے اپنے پہلے سال سے کی
جلد اول کے ۱۳ ویں نمبر میں ص ۲۸۹ تا ۲۹۵ پر نقل کیا
جس کا عنوان ہے ''عـہـد ۃ محـمـد یـۃ آ خـر ی لـلـمـلـۃ
ا لـنـصـر ا نـیـۃ '' (جسے ہم اس خط کی تنقید سے پہلے
ذیل میں نقل کرتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مندرجہ ذیل وثیقہ اور اس کے مشروط محمد رسول‌اللہ
صلی‌اللہ علیہ و سلم کی طرف ملت نصرانیہ کے لئے ہیں جن
میں ان کے تارک دنیا درویش اور پادری بھی شامل ہیں

یہ وثیقہ مدینہ میں اس (وثیقہ) کے آخر میں لکھی
ہوئی تاریخ کے روز لکھا گیا ہے کاتب معاویہ بن ابو سفیان
ہیں اور جس مجلس میں لکھا گیا اس میں کئی صحابی بطور
گواہ کے بھی موجود ہیں جن کے نام آخر میں لکھ دیے
گئے ہیں

یہ وثیقہ محمد رسول‌اللہ نے لکھوایا جو تمام بنی آدم کے لئے خدا تعالیٰ
کی عطا کردہ امانت کی بدولت بشیر و نذیر ہیں

اس وثیقہ سے مقصد یہ ہے کہ خدا وند عالم کی طرف سے ایک ایسی
دستاویز وجود میں آسکے جو اطراف عالم میں مشرق و مغرب کے نصاریٰ کے لئے
کارآمد ہو عام اس سے کہ وہ نصرانی عرب نژاد ہوں عجمی ہوں عرب کے

۱- رومی مہینہ مطابق ماہ فروری : لغات جدیدہ (مترجم)

Marfat.com

قرب و جوار کے باشندے ہوں یا دور دراز کے رهنے والے ، تاریخ عالم میں ان کا وجود معروف ہو یا غیر معروف کسے باشد ! وہ خدا کی امانت ہیں

یہ وثیقہ ان کے لئے محمد رسول اللہ کی طرف سے بے شمار مراعات کی سند ہے جس میں ان (نصرانیوں) کے لئے عدل اور امان کی ذمہ داری ہے

مسلمانوں میں سے جس کسی نے اس وثیقہ کے شرائط کی پابندی کی وہ اسلام کا پابند اور اس کی تعلیم کا حامل ہوا اور جس مسلمان نے یہ شرائط نظر انداز کر دیئے یا ان کی مخالفت کی اور غیر مومن کے ساتھ ہو کر ان (نصاریٰ) کے خلاف ہم نوا ہوا ایسا شخص کسی درجہ کا مسلمان یا مومن سہی مگر وہ خدا کے عہد و میثاق سے پھرنے والا ہے

از مؤلف : ان لفظوں کے بعد وہی مضمون ہے جو وثیقہ نمبر ۹۷ میں ہے ۳ گواہوں کے ناموں کے سوا (۱- حمزہ ۲- عبداللہ بن عباس ۳- معاویہ) اور اس (میثاق) کے آخری الفاظ یہ ہیں !

کاتب : معاویہ بن ابو سفیان بالفاظ رسول اللہ

بروز دو شنبہ

۴ھ

سد ینه علی ما حبہما ا فضل ا لسلا م و کفی با لله شہید ا علی ما فی ھذ ا ا لکتا ب و ا لحمد للہ ر ب ا لعا لمین

(اور اس کا نام شہادت میں اس تحریر پر کافی ہے و ا لحمد ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ)

Marfat.com

از مؤلف :

۱- اس وثیقہ میں حمزہ کی گواہی مسطور ہے چہ جائے کہ وہ سن تحریر یعنی ۴ھ سے ایک سال پہلے (۳ھ میں) احد میں شہید ہو گئے

۲- اور معاویہ ۴ھ کی بجائے ۸ھ میں فتح مکہ کے روز اسلام لائے

۳- تیسرے گواہ عبداللہ بن عباس ہیں جو اس تحریر کے سال سن ۴ھ میں عمر کے ساتویں سال میں تھے

(اس وثیقہ کے ناقل شیخو نامی مستشرق کا بقیہ نقل کردہ میثاق آگے آئے گا)

جو وثیقے ہم نے بعض مخطوطات (قلمی) میں دیکھے ان میں سے کچھ وثیقے ہمارے کتب خانہ میں بھی ہیں ان کے آخر میں مرقوم ہے کہ یہ (سب) اس ایک خطی نسخہ سے نقل کئے گئے ہیں جو محمد رسول اللہ صلعم نے ۲ھ میں علی بن ابی طالب کو اپنے لفظوں میں املا کرائے اور اس وقت ان خطی نسخوں کے نقول مندرجہ ذیل کتب خانوں میں موجود ہیں

۱- خزینۃ السلطان میں!
۲- طور سینا کے معبد یہود میں!
۳- جبل زیتون کے ایک رہبان کی ملک میں!
جن کا حرف اول یہ ہے

یہ امان نامہ اور میثاق نصاریٰ اور ان کی بستیوں کے لئے ہے جس کے مطابق ہماری طرف سے ان کی حفاظت اور نگہداشت کی ضمانت ہے اس لئے کہ وہ (عیسٰی علیہ السلام)

Marfat.com

کے بعد بنی آدم میں خدا کی امانت اور ان لوگوں پر حجۃ ہیں جو حضرت عیسیٰ کی بعثت کے منکر ہوں رسول اللہ نے اس وثیقہ کو خدائے عزیز و حکیم کے حکم سے ان کی حفاظت کے لئے نافذ فرمایا اور اپنے نائبین کو اس فرمان کی تعمیل کا پابند فرما دیا یہ کہ ہر نصرانی کے ساتھ اس وثیقہ کے مطابق اچھا برتاؤ کیا جائے وہ دنیا کے کسی کونے سے عرب ، عجم ، مشہور و گمنام جگہ اور بحر و بر میں کہیں نہ ہوں میرے ہر ایک نائب اور والی پر اس وثیقہ سے تمسک لازم ہے اور ان میں سے جو شخص اس وثیقہ کی خلاف ورزی اس میں کمی یا زیادتی کرے بہر صورت وہ عہد خدا وندی کا ناقص اور اس کی امانت میں دخل انداز ہے اور ایسا مسلمان خدا کی لعنت کا مستوجب ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امان نامہ قوم نصاریٰ اور اس کی بستیوں کے لئے ہے

۱- میری طرف سے ان کی امان اور عدم تعرض کی ضمانت ہے اس لئے کہ وہ حضرت عیسیٰ کے بعد بنی آدم میں حضرت عیسیٰ کی یادگار اور خدا کی امانت ہیں تاکہ غیروں کے لئے حضرت عیسیٰ کی بعثت کے خلاف عذر نہ رہے

محمد رسول اللہ نے یہ امان نامہ خدائے برتر و بالا کے فرمان کے مطابق اپنی بربت کے طور پر انہیں سپرد کیا اور اپنے بعد اپنے تمام نائبین کو مکلف فرمایا کہ وہ ہر ایک نصرانی کے ساتھ اس تحریر کے مطابق بہتر برتاؤ کریں اور دنیا کے کونے کونے میں عرب و عجم ، مشہور و گمنام ، بحر و بر ہر جگہ اور ہر طبقہ کے سامنے جو میری نبوت کا قائل ہے اس عہد نامہ پر تعمیل کا اعلان کر دیں

Marfat.com

اس عہد نامہ کا مخالف اور اس کی کسی دفعہ کا ناقض اور وہ شخص جو اس کے کسی جزو کو عملاً نظر انداز کر دے اس نے خدا کے عہد و میثاق کی خلاف ورزی کی اور اس کی امان میں دخل انداز ہوا ایسا مسلمان خدا کی لعنت کا مستوجب ہے !

از مؤلف : مابقی الفاظ حذف کرنے کے بعد جو اسی انداز میں ہیں ان میں سے بہت سے الفاظ و مطالب مکتوب نبوی نمبر ۹۷ کے مطابق ہیں مگر یہ کہ اس فرمان (ج) کے گواہوں میں ان گواہوں کے نام ہیں (۱) حمزہ (۲) عبداللہ بن عباس (۳) معاویہ

محرر : معاویہ بن ابو سفیان بہ الفاظ فرمودہ رسول اللہ

تاریخ : بروز دو شنبہ در خاتمہ ماہ چہارم از ۴ ھ

بہ مقام مدینہ علی صاحبہا افضل السلام و کفلی باسمہ شہیدا

یہ ہیں اس وثیقہ کے بقیہ الفاظ مع اضافات از کتاب روضۃ المعارف باختلاف و ترتیب مضمون ......

مگر ہمارے نزدیک متذکرۃ الصدر تین نسخوں کے سوا چوتھی شکل وہ ہے جو نصاریٰ ہی کا فرقہ یعقوبیہ بیان کرتا ہے یہ کہ ـــ حضرت محمد (صلعم : م :) نے (مسیحی) جبریل مطران سریانی کو بشمول قبطی نصرانیوں کے ایک امان نامہ عطا فرمایا جس (امان نامہ) کے الفاظ اس کو ف نسخہ کے مطابق ہیں جو معاویہ کی طرف منسوب ہے اور اس فرقہ (سریانی) کی خانقاہ دیر الزعفران متصل ماردین (مقام) میں محفوظ ہے بالفاظ ذیل !

یہ امان نامہ ہے من جانب نبی اللہ محمد (صلعم : م :) برائے فرقہ ہائے نصرانیان ذیل

۱- قبطی

۲- سریانی یعقوبیہ آبادکاران مصر

۳- و برائے ہمہ نصرانیان روئے زمین

یہ امان نامہ میری طرف سے ہے تمام گرد و نواح کے سریانی اور قبط کی امان کے لئے خدا وند عالم کی طرف سے ان کے ساتھ باندھے ہوئے میثاق اور رعایۃ کی صورت میں! وہ روئے زمین میں خدا کی امانت اور انجیل و زبور و تورات کے محافظ ہیں تاکہ اس کی وجہ سے ان پر خدا کی گرفت نہ ہو یہ وثیقہ خدا ہی کے حکم کے مطابق ان (نصاریٰ) کے حق میں وصیت اور حفاظت کی غرض سے اس طرح لکھا گیا کہ رسول اللہ نے معاویہ سے فرمایا کہ ان کے لئے میری طرف سے امان نامہ تحریر کر دو تا کہ مسلمان ان کے بارے میں مطلع ہو جائیں (علی ھذا القیاس) اور میرے نائبین و عمال و وزراء اور مسلمان بادشاہ و علماء اور فقہاء میں سے جو شخص میری ہدایت پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھے اسے میرے منشا کا علم ہو جائے ...

از مؤلف :

... متذکرۃ الصدر الفاظ کے بعد یہ مضمون اپنے سے اوپر والے عہد ناموں کے مطابق ہے سوا بعض اضافات و زیادات کے ...

رہا وہ امان نامہ جو حضرت محمد (صلعم : م :) نے ارمن کے ساتھ کیا تو اس کے الفاظ و مطالب فرقہ یعقوبیہ کے اس معاہدے کے مطابق ہیں جس کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے (قدرے اختلاف کے ساتھ) اسی لئے اس معاہدہ کی نقل ضروری نہیں

Marfat.com

د

مکتوب نبوی بصورت تعزیت (فرزند برائے معاذ بن جبل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از طرف محمد رسول‌اللہ بنام معاذ بن جبل

السلام علیکم! خدائے برتر وحدہ لا شریک کی حمد و ثنا کے بعد! دعا کرتا ہوں کہ خدا اس مصیبت میں تمہیں زیادہ سے زیادہ اجر عنایت فرمائے اور نعمت صبر سے مستمند کرے ہم دونوں کو شکر کی توفیق عنایت ہو! بات صاف ہے کہ ہمارے اموال، جانیں، اهل و عیال اور اولاد سب اللہ کی دین اور مستعار ہیں وہ بھی ایک وقت تک کے لئے جو خدا کے علم میں ہے جنہیں وہ اس وقت پر واپس لے لیتا ہے اس نے ان نعمتوں کی عطا پر شکر اور ان کی واپسی پر صبر واجب کر دیا ہے تمہارا فرزند بھی خدا کی عنایت کردہ مستعار نعمتوں میں سے تھا جب تک اس نے چاہا تمہیں اس کے وجود سے مسرور رکھا بعد میں اس کے واپس لینے سے آپکے تمہارے لئے اجر بے حساب کا ذریعہ بنا دیا اگر تم نے صبر کیا اور خدا سے اجر و ثواب کی اُمید رکھی تو اس کی طرف سے رحمت و برکت اور هدایت مزید لازم ہے

اے معاذ! ایسا نہ ہو کہ تم جزع و فزع سے اپنا اجر تلف کر دو اور بعد میں ندامت اٹھاؤ اگر اپنی مصیبت کو ثواب سے ختم کر سکو تو تمہیں علم ہی ہے کہ مصیبت اور اجر دونوں پہلو بہ پہلو ہیں ایسا ہونے کی صورت میں خدا وند عالم تمہارے لئے اجر کا وعدہ پورا کرے گا اور اس سے تمہارا غم ہلکا ہو جائے گا غم کے اندمال کا یہی طریقہ ہے

ختم شد

ذخیرہ

Marfat.com